دکن لا رپورٹ

جلد (۲۱) بابتہ سنہ ۱۳۴۰ف

حصہ سوم

مالگزاری

ایڈیٹوریل بورڈ

پنڈت کیشو راؤ صاحب ایڈوکیٹ

پنڈت گوپال راؤ صاحب ایڈوکیٹ

مولوی حافظ عبد العلی صاحب ایڈوکیٹ

پنڈت سرینواس راؤ صاحب شرما بی اے بیرسٹر ایٹ لا

پنڈت کاشی ناتھ راؤ صاحب راجورکر بی اے ایل ایل بی

رپورٹر

پنڈت شنکر راؤ صاحب بورگاؤنکر ایل ایل بی بار ایٹ لا

باہتمام

ونایک راؤ وی اے ۔ ایل ایل بی (لندن) بار ایٹ لا

مطبوعہ دکن لا رپورٹ پریس جام باغ حیدرآباد دکن

دکن لا رپورٹ

فہرست سالانہ حصۂ مالگذاری جلد بست و یکم بابۃ سنہ ۱۳۴۰ف

اسماء فریقین	صفحہ	اسماء فریقین	صفحہ
(الف)		(ر)	
احمد بادشاہ علوی وغیرہ بنام فصیح اللہ حسینی	۳۰	رام تپی راجیا بنام گنڈاپلیا	۱
(ب)		راما راؤ ״ جنیدر بہا گا بائی	۱۷
برہان الدین وغیرہ بنام طاہر بی چھوٹو بیگم	۲۵	(س)	
بندو بھائی ״ بختاور مل	۶۱	سردار الدین بنام محمد عبدالخلیل	۸۲
(ت)		سید شاہ معین الدین محمد الحسینی سجادہ ״ سید اسد اللہ حسینی سجادہ	۸۷
تلسی رام بنام ماروتی	۵۹	״ ״ ״ ״ فتح بی حبیبہ بنت سید سجاد حسینی	۹۰
(ج)		سید غوث وغیرہ ״ بتلی بیگم	۵۰
جنیدر راؤ بنام دوڑلبیا وغیرہ	۷۲		
(د)			
دولت بیگم بنام خیر النساء بیگم وغیرہ	۱۱۵		

(ش)	
شاہ میر رام راؤ بنام شاہ میر جوڑ ما	۹۳
شیوراج وینکٹ راما رر شیوراج رام راؤ	۱۰۸
(ع)	
(محمد) عبدالقادر بنام محمد عباس	۱۱۰
(ک)	
کشٹا ریڈی وغیرہ بنام ہنگی راما وغیرہ	۴۱
(راجہ راجایان مہاراجہ) کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار سرکار عالی رر سید باقر حسین خان ولد نواب حسین نواز جنگ مرحوم	۷۸
(گ)	
گنیتی بنام گرسا بائی	۵۴
(مٹ پلی) گنگا چاری وغیرہ رر (مٹ پلی) لچھمن آچاری	۳۳
گنگا ریڈی رر نرسہوان ریڈی	۴۲
گوپال دھونڈو رر سرکار عالی	۴۵
(ل)	
لکشمی بائی بنام نرہری	۷۵
لوکے راؤ / رادھا کشن راؤ بنام نندنور رام راؤ	۱۰۵
(م)	
مینا کشماز وجہ رامیا بنام سرکار عالی	۵
(ن)	
نارائن راؤ بنام کونڈیا وغیرہ	۲۸
ناگوبا رر گنگا رام	۲۲
نرسہوان راؤ رر سرکار عالی	۲۴
(و)	
(راجہ) واسدیو نائک بنام رانی لچھما	۹۷
وینکٹ رام راؤ رر سرکار عالی	۵۶
وینکٹش رر جیونت راؤ	۶۹
(ھ)	
ہمت النساء بیگم وغیرہ بنام میر معین الدین علیخان وغیرہ	۷
ہیرامن رر سرکار عالی	۴۷
ہنمنتا رر لمیا وغیرہ	۶۷

مضامین فہرست سالانہ حصہ مالگذاری جلد نسبت یکم بابتہ سنہ ۴۰ فصلی

مضامین	صفحہ
مضامین	
(الف)	
اجرائی اشتہار حضوری دعویداران کا جواز	۸۷
احکام و منشاء عطار۔	۵
اختیار تحصیل سررشتہ عطیات میں نہ ہونا۔	۹۰
اختیار سررشتہ مال نسبت تبدیل پٹہ۔	۵۹
اسٹیٹ کے کاروبار میں بلا وجہ دست اندازی نہ کرنا۔	۷۸
اشتہار حضوری دعویداران کے اجراء کا جواز۔	۸۷
اقبال شکمیداری۔	۱
اقبال شکمیداری بہ صیغہ عطیات	۱
اقتدار منظوری اقساط دہ سالہ تحت گشتی نہ ہونا۔	۶۱
اناث کا حصہ شرعی گذارہ میں۔	۷
انتخاب بہ لحاظ گشتی۔	۲۰
ایسی شخص کے مقابلہ میں اقبالی ڈگری حاصل کرنا جس کے نام کاغذات میں پٹہ اراضیات نہو۔	۱۰۵
ایسے شخص کی استدعا منظوری تبنیت جبکہ تا وطن کی وراثت نامنظور رہو۔	۱۰۸

مضامین	صفحہ
(ب)	
بحالی معاش بقید حیات اولاد نرینہ۔	۵
بحالی معاش "تا بقاء اولاد صلبی" کے معنے۔	۱۱۰
بحق متبنی غیر منظورہ سرکار وراثت کا ہونا۔	۹۷
برطرفی۔	۶۵
برطرفی سزایاب پٹیل۔	۶۵
برطرفی کے لئے شکایت کا پیدا ہونا کافی ہے۔	۲۸
بڑے حصہ والے کا حق۔	۷۲
بہو کے نام وراثت تا حیات منظور ہونا۔	۵
بیوہ کے نام شکمی قائم نہ ہونا۔	۷۵
بیوہ کے نام شکمی کا نہ ہونا درخاندان مشترکہ	۷۵
(پ)	
پٹہ دار۔	۵۹
پٹہ داری کی نسبت مال کا فیصلہ۔	۲۵
پٹہ دہانی۔	۴۷
پٹہ دہانی کی نسبت حقوق سررشتہ بندوبست	۴۷
پٹہ کی وراثت۔	۲۲
پیر نمبوک زمین کا پٹہ دینا۔	۴۷

پولیس پٹیل کی شکایت ۔	۲۸
پولیس پٹیل کی نااہلی ۔	۲۸
(ت)	
تبدیل پٹہ ۔	۵۹
تبدیل پٹہ کے متعلق سررشتۂ مال کا اختیار	۵۹
تبنیت کا تصفیہ ۔	۴۲
تبنیت کی منظوری کا بے سود ہونا جبکہ تبنیت گیرندہ کی وراثت نامنظور ہو ۔	۱۰۸
تبنیت کی منظوری کے نسبت ایسے شخص کی استدعا جسکے نام وطن کی وراثت نامنظور ہو	۱۰۸
تبنیت منظورہ نہ ہونے سے کارروائی وراثت نہ رُکنا ۔	۹۳
تبنیت و وراثت کی کارروائی کا ایک ساتھ جاری رہنا ۔	۹۳
تبنیت و وراثت کے تصفیہ کا ایک جائے فیصلہ کرنا ۔	۴۲
تجویز تحت میں دیگر وجوہ نہ ہونے کی صورت میں دست اندازی نہ ہونا ۔	۵۶
تجویز ثانی ۔	۱۱۵
تجویز ثانی بعد از مدت دراز پیش کرنا ۔	۳۰
تجویز ثانی کے دیگر وجوہ ۔	۱۱۵
تجویز ثانی کے وجوہ ۔	۱۱۵
تحت گشتی اقتدار منظوری اقساط دہ سالہ نہ ہونا ۔	۶۱

تحصیل کو اختیار تحقیقات سررشتۂ عملیات میں نہ ہونا ۔	۹۰
تحقیقات محکمۂ مجاز میں ہونے کا لزوم	۹۰
تحنہ وراثت جدید میں دیگر حصہ داران کے شریک کئے جانے کا جواز ۔	۴۳
تحنہ وراثت کس کے نام سے منظور ہونا چاہیئے ۔	۷۴
تصفیہ تبنیت ۔	۴۲
تصفیہ تبنیت و تصفیہ وراثت کا ایک جا فیصلہ کرنا ۔	۴۲
تصفیہ وراثت ۔	۴۲
تصفیہ وراثت کا بانتظار تصفیہ تبنیت نہ رُکا جانا ۔	۴۲
تعمیل ڈگری ۔	۶۱
(ج)	
جائداد موقوعہ اسٹیٹ کی ضبطی بہ توسط اسٹیٹ عمل میں آنا ۔	۷۸
جدید شہادت دستیاب نہ ہونا ۔	۱۱۵
(چ)	
چارہ کار ۔	۳۰
(ح)	
حصہ اثاثات شرعی گذارہ میں ۔	۷
حصہ دار کلاں کا حق ۔	۷۲

حصہ داران اور گذارہ یابان محروم نہ ہونا۔	۱۱۰
حصہ داران دیگر کے حقوق تسلیم کرلئے جائیں تو جدید تختہ وراثت میں اونکے نام شریک کئے جانا۔	۳۳
حصہ داران دیگر کے نام تختہ وراثت میں شریک کئے جانے کا جواز۔	۳۳
حصہ شرعی گذارہ میں پانے کا جواز۔	۷
حضوری دعویداران کے اجرائی اشتہار کا جواز۔	۸۷
حق حصہ دار کلان۔	۷۲
حق قابض دیرینہ بمقابلہ سرکار	۶۹
حقوق حصہ داران دیگر تسلیم کرلئے جائیں تو جدید تختہ وراثت میں اون کے نام شریک کئے جانا۔	۳۳
حقوق فرزند متبنی۔	۹۳
(خ)	
خاندان مشترکہ میں بیوہ کے نام شکمی نہ ہونا۔	۷۵
خاندان مشترکہ میں وراثت کی منظوری	۷۲
(د)	
دست اندازی بہ نگرانی جبکہ قانونی عذر نہ ہو۔	۱۰۵
دعوی رفع مزاحمت میں قبضہ ایک سالہ دیکھنا	۸۲
دفعہ ۵۹ قانون مالگذاری۔	۲۲ و ۲۵
دفعہ ۸۷ " "	۶۷
دفعہ (۸) قواعد بندوبست۔	۲۰
دہرم شاستر کا مرجح ہونا۔	۱۷
دیرینہ قابض کا حق بمقابلہ سرکار۔	۶۹
دیگر وجوہ تجویز ثانی۔	۱۱۵
دیگر وجوہ نہ ہونے کی صورت میں تجویز تحت میں دست اندازی نہ ہونا۔	۵۶
(ڈ)	
ڈگری کی تعمیل۔	۶۱
(ذ)	
ذمہ داری نقصان نسبت مال منضبط۔	۵۴
(ر)	
راضی نامہ و قبولیت۔	۵۹
رفع مزاحمت۔	۶۷ و ۸۲
رفع مزاحمت کی کارروائی قبضہ کی نسبت پیچیدہ مباحث کا غیر ضروری ہونا۔	۸۲
رفع مزاحمت کے دعوے میں قبضہ ایک سال دیکھنا۔	۸۲
(س)	
سررشتہ بندوبست کے حقوق نسبت پٹہ دہانی	۴۷
سررشتہ مال کا اختیار نسبت تبدیل پٹہ۔	۵۹

سررشتہ مال کو بیوہ کی پرورش کے انتظام کا حق ہونا۔ ۵۴
سرکار کا ذمہ دار نہ ہونا نسبت ضبط شدہ مال کے۔ ۴۵
سزایابی پٹیل کی برطرفی۔ ۶۵

(ش)

شخص متضرر کو اندرون مدت مرافعہ یا تجویز ثانی کرنا لازم ہونا۔ ۳۰
شکایت پولیس پٹیل۔ ۲۸
شکایت کا پیدا ہونا ہی برطرفی کے لئے کافی ہے۔ ۲۸
شکمی قائم نہ ہونا برائے تحفظ نان ونفقہ۔ ۷۵
شکمی کا قائم نہ ہونا بنام بیوہ ۷۵
شہادت جدید کا دستیاب نہ ہونا۔ ۱۱۵
شہادت نا اہلی۔ ۲۸

(ص)

صحیح جادہ کار کا ترک کرنا۔ ۳۰
صیغہ عطیات میں اقبال بابت تکمیداری۔ ۱

(ض)

ضبط شدہ مال کا واپس لیا جانا۔ ۴۵
ضبط شدہ مال کی نسبت سرکار ذمہ دار نہ ہونا ہے ۴۵
ضبط شدہ مال کے نقصان کی ذمہ داری ۴۵

ضبطی جائداد موقوعہ اسٹیٹ بتوسط اسٹیٹ عمل میں آنا۔ ۷۸

(ط)

طویل مدت قابل معافی نہ ہونا۔ ۳۰

(ع)

عدالت دیوانی کی ڈگری کا فیصلہ مال سے مرجح ہونا۔ ۲۲
عدالت دیوانی کی ہدایت کی بناء پر ڈگری حاصل نہ کیجائے تو ایسی حالت میں کسی امداد کا مستحق نہ ہونا۔ ۳۰
عذر عدم جوازی بعد اجرائی اشتہار پیش ہوسکنا۔ ۸۷

(غ)

غیر خاندان میں معاش منتقل نہ کی جانا۔ ۵۰

(ف)

فیصلہ دیوانی جو بر بناء اقبال ہو اوس کی پابندی۔ ۱۰۵
فیصلہ سے حقوق شناستری کا متاثر نہ ہونا۔ ۱۷
فیصلہ عدالت دیوانی مال سے مرجح ہونا۔ ۲۲
فیصلہ مال کا اثر۔ ۱۷
فیصلہ مال کا قطعی نہ ہونا۔ ۲۲
فیصلہ مال نسبت پٹہ داری۔ ۲۵

(ق)

قابض دیرینہ کا حق بمقابل سرکار۔ ۶۹
قابض ناجائز۔ ۴۷
قابض ناجائز کے حق میں پٹہ نہ ہونا۔ ۴۷
قانون مالگذاری دفعہ ۵۹۔ ۲۲و۲۵
قانون ،، دفعہ ۴۷۔ ۶۷
قبضہ ایک سالہ کا دیکھنا بدعوی رفع مزاحمت ۸۲
قبضہ کی نسبت کارروائی رفع مزاحمت میں
پیچیدہ مباحث کا غیر ضروری ہونا۔ ۸۲
قبولیت و راضی نامہ۔ ۵۹
قواعد بند و بست دفعہ (۸) ۲۰

(ک)

کارروائی رفع مزاحمت میں قبضہ کی نسبت
پیچیدہ مباحث کا غیر ضروری ہونا۔ ۸۲
کارروائی لاوارثی۔ ۶۹
کارروائی وراثت۔ ۲۴و۹۷
کارروائی وراثت کا تبنیت منظورہ نہ
ہونے سے نہ رکنا۔ ۹۳
کارروائی وراثت و تبنیت کا ایک ساتھ
جاری رہنا۔ ۹۳
کاروبار اسٹیٹ میں بلاوجہ دست اندازی
نہ کرنا۔ ۷۸
کاشتکار کس رعایت کا مستحق ہے۔ ۶۱

(گ)

گذارہ۔ ۷
گذارہ میں حصہ شرعی پانیکا جواز۔ ۷
گذارہ پابان اور حصہ داران محروم
نہ ہونا۔ ۱۱۰
گشتی نشان ۶ بابتہ ۱۳۳۰ف۔ ۶۱
گشتی نشان ۱۰ بابتہ ۳۵ف فقرہ (۴) ۹۰
گماشتہ کا انتخاب۔ ۲۰

(ل)

لاوارثی کی کارروائی ۶۹
لزوم تصفیہ قابل تحقیقات ہونے کا ۹۰

(م)

مال کا فیصلہ قطعی نہ ہونا۔ ۲۲
مال کا فیصلہ نسبت پٹہ داری۔ ۲۵
مال منضبط کا واپس لیا جانا۔ ۴۵
مال منضبط کی نسبت سرکار ذمہ دار نہ
ہونا۔ ۴۵
مال منضبط کے نقصان کی ذمہ داری۔ ۴۵
متبنی غیر منظورہ سرکار کے حق میں مداخلت ہونا ۹۷
متبنی فرزند کے حقوق۔ ۹۳
مدت دراز کے بعد تجویز ثانی پیش کرنا۔ ۳۰
مرافعہ بیرون میعاد قبول کیا جانا۔ ۵۶
مرافعہ یا تجویز ثانی اندرون مدت شخص متضرر کو کرنا لازم
ہونا۔ ۳۰

مسئلہ خفیف کا محکمہ سرکار تک نہ آنا۔	۳۰
معاش غیر خاندان میں منتقل نہ کی جانا۔	۵۰
معاش کی بحالی بقید حیات اولاد ذرینہ۔	۵
معاش کی بحالی "تا ابقاء اولاد صلبی" کے معنے	۱۱۰
مقدمہ قابل تحقیقات ہونیکا تصفیہ اولاً گزرنیکا لزوم	۹۰
منظوری تبنیت کا بے سود ہونا جبکہ تبنیت گیرندہ کی وراثت نامنظور ہو۔	۱۰۸
منظوری تبنیت کی نسبت ایسے شخص کی استدعا جس کے نام وطن کی وراثت نامنظور ہو۔	۱۰۸
منظوری وراثت بہ خاندان شرکہ۔	۷۲
میعاد۔	۵۶
(ن)	
نااہلی پولیس پٹیل۔	۲۸
نااہلی کی شہادت۔	۲۸
ناجائز قابض۔	۴۷
ناجائز قابض کے حق میں پٹہ نہ ہونا۔	۴۷
نان ونفقہ۔	۵۴
نان ونفقہ کے تحفظ کیلئے شکمی قائم نہ ہونا۔	۷۵
نگرانی میں دست اندازی جبکہ قانونی عذر نہ ہو	۱۰۵
نواسی۔	۵۰
نواسی کو بمقابلہ اشخاص غیر یکجدی وراثت میں حق ترجیح حاصل ہونا۔	۵۰
(و)	
وجوہ تجویز ثانی۔	۱۱۵
وجوہ دیگر تجویز ثانی۔	۱۱۵
وراثت تاحیات ہبو کے نام منظور ہونا۔	۵
وراثت جدید میں دیگر حصہ داروں کے نام شریک کئے جانے کا جواز۔	۳۳
وراثت کا تصفیہ	۴۲
وراثت کا متبنی غیر منظورہ سرکار کے حق میں ہونا	۹۷
وراثت کی کارروائی۔	۲۲و۹۷
وراثت وتبنیت کی کارروائی ایک ساتھ جاری رہنا۔	۹۳
وراثت کی کارروائی کا تبنیت منظور نہ ہونے سے رکنا۔	۹۳
وراثت کی منظوری بہ خاندان مشترکہ۔	۷۲
وراثت کے تصفیہ کا بانتظار تصفیہ تبنیت نہ رکا جانا۔	۴۲
وراثت میں نواسی کو بمقابلہ اشخاص یکجدی حق ترجیح حاصل ہونا۔	۵۰
(ھ)	
ہدایت عدالت دیوانی کی بنا پر ڈگری حاصل نہ کی جائے تو ایسی حالت میں کسی دادرسی کا مستحق نہ ہونا۔	۳۰

ختم شد

دکن لا رپورٹ

جلد بست و یکم بابتہ سنہ ۱۳۴۰ فصلی

حصہ مالگذاری

مرافعہ صیغہ عطیات

رام پلی راجیا — مرافع بوکالت مسٹر گوبندر راؤ صاحب وکیل

بنام

کنڈا پلیا — مرافعہ علیہ ....

اقبال شکمی داری ۔ صیغہ عطیات میں اقبال بابت شکمیداری ۔

تجویز ہوئی کہ کسی معاش دار کو کسی حالت میں ایسا استحقاق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ بصیغہ عطیات کسی دوسرے شخص کو جو شریک منتخب انعام یا تختہ وراثت میں نہیں ہے ۔ اپنا شکمی دار قبول کرے ۔

واقعات ۔ یہہ ہیں کہ موضع اکنے پلی جاگیر کا منتخب وزیعہ نشان (۲۷۴) مورخہ ۱۵ شہریور سنہ ۱۲۹۸ف بنام مسمیان وینکٹ راجم ولد بھگوان بھٹ و کشٹیا ولد رامیا

مرافعہ بنا راضی تجویز جناب صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مورخہ ۲ بہمن سنہ ۱۳۳۸ف

رام بلی راجیا بنام کنڈا پلیا

بعنوان خیرات باین الفاظ صادر ہوا کہ یہہ جاگیر بلا خذ دو روپیہ فیصد حق مالکانہ سرکار بحال و جاری رہے۔ ہر دو صاحبان منتخب یکے بعد دیگرے ۱۳۰۸ف میں انتقال کئے تو صاحب منتخب نمبر (۱) کی وراثت اوس کے فرزند صلبی گنگا نیٹا کے نام و صاحب نمبر (۲) کی وراثت اوس کے فرزند صلبی کنڈا پلیا کے نام باین شرط سرکار سے منظور ہوئی کہ مسمی نلہ گنڈہ لنگیا و ہنمیا شکمی حصہ دار پلیا رہیں گے۔ حسبہ ہر ایک حصہ دار بحصّہ مساوی قابض و متصرف رہنا اور پلیا کے حصہ داران مسمیان لنگیا و ہنمیا فوت ہونے سے متوفیان کے حصہ سے خود پلیا قابض اور فائدہ اوٹھا یا روئداد مثل سے ظاہر ہے۔

۲- رام بلی راجیا ولد پدمانا ہم نے اپنے والد کی فوتی کی اطلاع ڈویژن میں دے کر باین استدعا روراثتاً رجوع ہوا کہ جاگیر زیر بحث میں میرے والد پدمانا ہم کا ۲ر کا حصہ ہے۔ میرے نام وراثت منظور فرمائی جاے۔ بنابراں ڈویژن میں تحقیقات آغاز ہوئی اور کنڈا پلیا نے اس بیان سے عذر دار ہوا کہ متوفی کے نام باضابطہ وراثت منظورہ ہے اور نہ وہ باضابطہ حصہ دار ہے۔ اس پر ڈویژن افسر نے تجویز کی کہ عذر دار باوجود مواقع دہی حاضر ہوکر پیروی نہیں کرتا ہے۔ بوجہ عدم حضوری و ثبوت عذر داری خارج و وراثت رام بلی پدمانا ہم ذیلی حصہ دار ۲ر بنام راجیا فرزند صلبی متوفی منظور۔ اس تجویز کی ناراضی سے کنڈا پلیا نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا کہ ڈویژن صاحب نے پیروی و ثبوت وجوابدہی کا سائل کو موقع دیئے بغیر وراثت دعویدار کے نام منظور کی ہے جو لایق تنسیخ ہے۔ جس پر بہ منسوخی تجویز زیر بحث ڈویژن افسر صاحب ضلع نے حکم دیا کہ مرافعہ کے عذرات سماعت کرکے تصفیہ کریں ڈویژن سے تحقیقات نہ ہونے پائی تھی کہ بلحاظ اقتدارات کارروائی ضلع میں منتقل ہوئی۔ اور دعویدار نے شجرہ وراثت پلیا و نقل بیان گشتیا نصف حصہ دار پیش کرنے پر بہ سماعت بحث وکلا فریقین بہ منظوری عذر داری دعوے پیش شدہ کو اس بنا پر

رام پلی راجیا
نیام
کنڈا ملیا

صاحب ضلع نے نامنظور کردیا۔ یہ مانا ہم و اوس کے لڑکے کی حصہ داری کو دوسرے حصہ داروں نے تسلیم کیا ہے۔ لیکن کسی حاکم مجاز نے تسلیم کرکے منظوری دی ہے و نہ عطائے سلطانی کا بیع و رہن و ہبہ درست ہے اس تجویز کی ناراضی سے صاحب ضلع کے اجلاس پر تجویز ثانی پیش ہوئی تو نواب منظور جنگ بہادر نے یہہ تجویز فرمائی کہ تجویز ثانی خواہ نے کشتیا کے بیان بابتہ سنہ ۱۲۸۴ ف مصدقہ پیش کی ہے۔ اس بیان میں بتایا گیا ہے کہ معاش کیونکر دعویداروں کو حاصل ہوئی۔ نیز تجویز ثانی خواہ کی قرابت کا معاش داروں میں حوالہ درج کیا ہے۔ جس کی تائید خود صاحب منتخب کے متعدد بیانات سنہ ۱۳۰۸ ف و سنہ ۱۳۲۲ ف سے ہوتی رہی ہے۔ تجویز ثانی علیہ کا عذر یہہ ہے کہ وراثت خواہ کے والد کو جس حیاتی حق دیا گیا تھا جو وفات پر مسدود ہوگیا۔ وراثت خواہ کا کوئی نسبی تعلق معاش داروں سے نہیں ہے اسکے متعلق خواہ مخواہ ضروری نہیں ہے کہ صاحب منتخب کے نسب سے ہو مگر نواسہ ہونا خلاف واقعہ نہیں ہے اور ابتک دو آنہ حصہ مساوی اراضی تجویز ثانی خواہ کے زیر قبضہ ہے۔ اور انعامی امثلہ میں تجویز ثانی خواہ کے باپ کا تذکرہ آیا ہے بوقت تجویز اولی واقعات پر غور نہیں فرمایا گیا۔ اور چند قانونی نکات پر فیصلہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے تجویز ثانی خواہ کے حق میں بے انصافی ہوئی۔ لہذا تحت گشتی نشان ۱۶ سنہ ۱۳۰۱ ف یہہ وراثت قابل سماعت سررشتہ مال ہے اور قدیم سے ۲ر حصہ دار ثابت ہے۔ لہذا تجویز ثانی منظور۔

تجویز بالا کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہوا۔ جہاں سے قرار داد تاریخ پیشی بسماعت بحث وکلائے فریقین بتاریخ پیشی ۲ر مہر سنہ ۱۳۳۸ ف جناب صوبہ دار صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے جو فیصلہ فرمایا ہے اوس کے ایک جز سے مجھے اتفاق ہے۔ یعنے جب کہ حصہ داری مسلمہ یا منظورۂ سرکار نہ ہو اس وقت تک منشاء معطی کے خلاف

رام پلی راجیا بنام کنڈا پلیا

غیر خاندان میں اس طریق سے حصہ جاگیر جا نہیں سکتا۔ گویا حافظ صاحب نے دعویٰ راجیا کو خارج فرما دیا ہے۔ اصولاً ایسی تجویز ثانی جائز نہ تھی۔ اور جو عذرات کہ پیش ہوئے ہیں وہ مرافعہ کے تھے۔ صاحب ضلع کو اس تجویز بالا پر غور کرنا چاہیے تھا مگر نواب صاحب نے فیصلہ بحق راجیا صادر فرمایا کہ حصہ دار ایک صدی سے زاید مدت کے ہیں۔ وراثت پد مانا ہم بنام رامیا منظور کی گئی۔ اس تجویز کی ناراضی سے ہمارے پاس مرافعہ پیش ہوا ہے۔ ہردو صاحبان منتخب کی وفات کے بعد اون کے فرزندان کے نام وراثت منظور ہو چکی ہے۔ اب صرف ایک صاحب منتخب کشٹیا کے حصہ دار مبتلا کر پد مانا تہم کی وفات پر دعویدار رامیا رجوع ہوا ہے بقدر حصہ ۲/ کی وراثت اس کے نام منظور کی جائے۔ فریق ثانی پلیا جو فرزند کشٹیا ہے اس میں عذردار ہوا ہے۔ اور عذرداری کی۔ اگر کوئی حصہ خانگی میں دیا جاتا ہے اوس سے حقیت حصہ جاگیر بقدر ۲/ پیدا نہیں ہوتی ہے رویداد پر غور کیا گیا بلحاظ حالات شجرہ غور کیا جائے تو راجیا نہایت دور کا حصہ دار ہوتا ہے۔ صاحبان منتخب کی وفات پر پد مانا تہم متوفی کا کوئی حصہ تحتہ دریافت انعام یا وراثت میں منظورہ سرکار نہیں ہے یہ ممکن ہے کہ بطور خانگی کوئی حصہ دیا جاتا ہو تو اب ہی وہ بطور خانگی پا سکتا ہے۔ سرکار سے اوسکو سروکار نہیں ہے کیونکہ عطائے سلطانی میں بلا منظوری سرکار صاحب منتخب کسی کو حصہ دے تو وہ خانگی متصور ہوگا۔ اور اس طریقہ سے جاگیر کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا معطی کے منشاء کے خلاف ہے۔ میری رائے میں پد مانا تہم کا کوئی حصہ منظورہ سرکار نہیں ہے۔ تو اب اوس کی وراثت ہی جائز متصور نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے قبل کوئی وارثت اس ۲/ حصہ کے متعلق ہونا ثابت نہیں ہے۔ لہذا مرافعہ نا منظور فیصلہ تحت کالعدم

پد مانا تہم کی وراثت کی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

اب اس تجویز کی ناراضی سے مرافعہ پیش ہے۔

رامم پی رامیا
بنام
کنڈا لمپیا

عالیجناب رائے جگموہن لعل صاحب بی ۔ اے ناظم عطیات۔

تمہید ۔ قبل ازین بحث سماعت ہو چکی ہے اب روئداد پر فیصلہ صادر کیا جاتا ہے واقعات مقدمہ صاف ہیں پد مانا تیمم کی وفات کے بعد اوس کا لڑکا ورانتاً رجوع ہوا اگر وہ اس امر کو کہیں بھی ثابت نہ کرسکا کہ متوفی کا نام شریک منتخب انعام یا تختۂ وراثت میں درج تھا۔ ایسی صورت میں بصیغۂ عطیات ایسے شخص کی وراثت جائز نہیں ہے اگر متوفی کی حصہ داری کو صاحب منتخب یا اوس کے جائز ورثاء نے کبھی تسلیم کیا ہے تو ایسے اقبال کی قوت پر متوفی کو چاہیئے تھا کہ وہ بصیغۂ انتظامی عطیات میں رجوع ہو کر اپنا نام درج منتخب کراتا۔ تاوقتیکہ ایسا عمل اندراج نہ ہو۔ محکمۂ عطیات ابتدائی اوس کی حیثیت حصہ دار یا شکمیدار کی قبول نہیں کرسکتا اگر کسی قابض معاش کو بلا قید یہ حق دیا جائے کہ وہ کسی قرابتدار قریب یا بعید کی شکمیداری کا اعتراف کرکے اوس کو معاش کا کوئی جز و بطور خود دلا سکتا ہے تو عملاً اوس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہوں گے کہ وہ بلا منظوری سرکار کامل حق انتقال رکھتا ہے۔ ایسا استحقاق کسی حالت میں کسی معاشدار کو نہیں دیا جاسکتا۔ اور نہ قانوناً جائز ہے۔ بذریعہ فرمان مبارک قطعی ممانعت کردیگئی ہے۔ پس

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال رہے۔ فریقین کی دستخط شنوائی لیجائے۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

نمبر ۱۱ بابت ۱۳۳۰ف
فیصلہ ۲۱ بہمن ۱۳۳۱ف

منیا کشتماز وجہ رامیا مرافعہا بوکالت مسٹر نرسہوان راؤ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل

بنام

سرکار عالی - - - - - - - - - - - - مرافعہ علیہ

ہو کے نام وراثت تاحیات منظور ہونا معاش بحالی بقید حیات اولاد نرینہ۔

تجویز ہوئی کہ معاش بقید اولاد صلبی نرینہ بحال ہوئی ہے۔ دعوے دار وراثت صرف ہو رہے ہے۔ بہ اعتبار احکام و عمل درآمد جبکہ قابض آخر بلا اولاد نرینہ فوت ہو تو

مرافعہ نبار اخی فیصلہ صدر ناظم صاحب مال سمت تلنگانہ مورخہ ۲۷ مہر ۱۳۳۰ف

منیا کستما بنام سرکار عالی

سرکار نے یہ رعایت جائز رکھی ہے کہ اس کی بیوہ کے نام تاحیات وراثت منظور کی جائے۔ چونکہ بہو زمرۂ ورثا سے خارج نہیں ہے۔ اس لئے اس کے نام وراثت تاحیات منظور کی جاتی ہے۔

واقعات۔ یہ ہیں کہ حسب فیصلہ نظر ثانی نشان (۶۴) بابتہ سنہ ۱۳۰۸ف اراضی انعام موازی للہ بیگہ محاصلی (للہ ۱۲) بنام پارسندی راجیا بہ الفاظ ذیل بحال ہوئی۔

چونکہ یہ تمام انعامات گذراوقات کے واسطے ملے ہیں یعنے بطور مدد معاش ہیں۔ اس لئے یہ انعامات حسب دفعہ (۱۵) باخذ پن مقررہ سابق دعویدار و اوس کے اولاد صلبی نرینہ پر تا بقاء رواجی نسل دعویدار دواماً بحال رہے۔ انعامدار مذکور فوت ہونے پر ضلع نے کارروائی ضابطہ کر کے تختہ جات مرتب و باین رائے برائے منظوری صدر نظامت کو روانہ کیا کہ انعامدار کا فرزند اوس کی زندگی میں فوت ہوگیا ہے اب اوس کے لڑکے کی زوجہ منیا کستما موجود و رجوع ہوئی ہے۔ اگرچیکہ بلحاظ الفاظ منتخب اب چونکہ کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے تو معاش قابل شریک خالصہ ہے۔ لیکن ایسی حالت میں معاشدار کے ساتھ بطور خاص رحم و کرم رعایت کا برتاؤ فرمایا گیا ہے۔ اس کے متعدد نظائر موجود ہیں اور گشتی نشان (۵) سنہ ۱۳۲۹ف میں ایسی رعایت کرنے کا حکم ہے چونکہ معاشدار کی بہو مسماۃ منیا کستما رجوع ہوئی ہے اور شاستراً یہ وارث بھی ہے اس لئے زندگی تک معاش اس پر بحال رکھی جاسکتی ہے اوس کے بعد ضبط و شریک خالصہ ہو جائے گی۔

اس پر جناب صدر ناظم صاحب نے باین وجوہ کہ گشتی مذکورہ میں محکوم ہے کہ جو معاش سررشتۂ انعام سے بقید صلبی اولاد نرینہ دواماً بحال ہوئی اور صاحب منتخب بلا اولاد فوت ہونے کی صورت میں متوفی کی زوجہ یا ماں کی موجودگی تک تاحیات رعایتاً بحال رکھی جاسکتی ہے۔ یہاں زوجہ ہے نہ ماں۔ دعویدارہ لڑکے کی بیوی ہے معاش کے شریک خالصہ کا حکم دیا۔ جس کی ناراضی سے منیا کستما نے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش کی ہے۔

اہم عذرات یہ ہیں کہ (۱) رائے ضلع منظر قانون و شاستر بالکل واجبی و مبنی بر وارثی بیوہ ہے۔

ملیا کشماٹ بنام سرکار عالی

(۲) یہ کہ بیوہ کو بجز جائداد زیر بحث کے اور کوئی ذریعہ پرورشی نہیں ہے جس سے بھوکے مرنے کی نوبت آئے گی۔ استدعا یہ ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

عالیجناب رائے جگموہن لعل صاحب بی، اے ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج مثل پیش ہوئی۔ مسٹر بیسا ملہ نرسیموان راؤ صاحب بار ایٹ لا بی، اے، ایل، ایل، بی وکیل مرافع حاضر مثل ملاحظہ ہوئی۔ یہاں دعویدار وراثت صرف بہو ہے۔ اوس کے مقابلہ میں اور کوئی وارث رجوع نہیں ہوئے۔ معاش بقید اولاد صلبی نرینہ بحال ہوئی ہے۔ بہ اعتبار احکام عملدرآمد ایسی صورتوں میں جبکہ قابض آخر بلاگزاشت اولاد نرینہ فوت ہو تو یہ رعایت سرکار نے جائز رکھی ہے کہ اوس کی بیوہ کے نام تاحیات وراثت منظور کی جائے بہو بھی خاندان کی بیوگان میں شامل ہے۔ جب حرمان کو سرکار نے رعایتاً نظر انداز فرمایا ہے۔ چونکہ عورت اپنے مرد کی سپنڈ ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے وہ اپنے خسر کی بھی سپنڈ ہوتی ہے۔ وہ زمرہ ورثار سے خارج نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ وراثت متوفی تاحیات بنام ملیا کشما کے نام منظور کی جاتی ہے۔ بعد اوس کی وفات کے عمل شرایب خالصہ ہو۔ حاضر الوقت کی دستخط ستنوائی لیجائے۔

مرافعہ بابِ حکومت صیغہ عطیات

نشان مثل ۶۰ مرافعہ ۱۳۳۹ف منفصلہ ۱۹ اسفندار ۱۳۳۹ف

ہمت النساء بیگم و دلاور النساء بیگم .... مرافعہا

بنام

میر معین الدین علیخان و جہانگیر علیخان .... مرافعہ علیہم

گذارہ۔ حصہ شرعی گذارہ میں پانیکا جواز۔ اناث کا حصہ شرعی گذارہ میں۔

تجویز ہوئی کہ ہمارے علم میں کوئی قاعدہ یا حکم ایسا نہیں ہے جس کی رو سے اناث گذارہ میں اپنا حصہ شرعی پانے سے باز رکھے گئے ہوں۔ علاوہ اس کے گذارہ

مرافعہ بنار اضی تجویز جناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات مورخہ ۲۷ ۔ آبان ۱۳۳۸ف

تہنیت النساء بیگم بنام نیر الدین علیخان

زیر بحث کی ابتدا انات سے ہوئی ہے یہ امر افغان کو اپنے والد مرحوم کے گذارہ میں حصہ شرعی پانے کے لئے کافی وجہ ہے۔

واقعات۔ ابتداءً بذریعہ منتخب نشان (۱۸۶۱) مورخہ ۲۵ مہر ۱۳۰۰ف مواضعات امن گاؤں محاصلی (الـ ...) وبرلی محاصلی (لعمہ ...) بشرط عطارمد معاش نور الباقی صاحب کے نام بحال ہوئی۔ من بعد سارا بیگم صاحبہ ہمشیرہ نور الباقی کی درخواست پیشگاہ حضرت عفرانمکان میں اپنے حصہ کے متعلق پیش ہونے پر بذریعہ کرنل مارشل و نواب سر خورشید جاہ بہادر بحیثیت ثالثی فیصلہ کرنے کا حکم شرف اصدار پایا۔ بہ تعمیل حکم فیصلہ ثالثی مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۰۵ھ کے ذریعہ پچاس پچاس روپیہ حلبنی مسماتان سارا بیگم و تہنیت النساء بیگم ہمشیرگان صاحب منتخب کو قابض معاش ادا کرنا فیصل پایا۔ حسبہ تعمیل ہوتی رہی۔ بعد کو جب ماہوار مقررہ بروقت ادا نہ ہوئی تو بمعاوضہ ماہوارات جاگیر برلی کا ایک مزرعہ گادی واڑی محاصلی (الـ ...) سالانہ امانتاً سارا بیگم کے قبضہ میں دیا گیا۔ جو اون کے انتقال پر پھر مزرعہ مذکور صاحب منتخب کے قبضہ میں واپس آیا۔

بتاریخ ۲۵ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ سارا بیگم کا انتقال ہونے پر اون کے فرزند کو قابض معاش نے ماہوار مقررہ ادا نہیں کی (اگرچہ کہ مزرعہ معاوضہ ماہوار واپس ہوچکا تھا) بدین عذر یہ ماہوار تاحیات تھی۔ یہ معاملہ مکرر جب ملاحظہ بندگان اعلیحضرت میں پیش ہوا تب اوس پر فرمان مبارک صادرہ ۳۰ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ بالفاظ مندرجہ ذیل شرف اصدار پایا۔

"میرے فرمان مصدرہ ۱۸ رمضان ۱۳۳۵ھ سے صاف ظاہر ہے کہ مزرعہ گادی واڑی کا بشرط ادائی ماہوارات مقررہ سارا بیگم کے قبضہ میں اون کی حیات تک ہی رہیگا قادر الدولہ مرحوم کے فرزند سید نور الباقی کے قبضہ میں چلا جائیگا جن کے نام جاگیرات بحال ہوئی ہیں۔ اس فرمان میں سارا بیگم کی مقررہ ماہوار جس کو وہ اس مزرعہ کی آمدنی سے پاتی ہیں وہ ماہوار فقط حین حیاتی ہونے یا نہ ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے لہذا صیغہ ال کی رائے درست ہے یہ سارا بیگم کی ماہوار (اون کی ہمشیرہ تہنیت النساء بیگم کے موافق) جب تک جاگیرات جس میں مزرعہ شریک ہے سید نور الباقی کے نام بحال رہیں گے۔ اوس وقت تک سارا بیگم

ہمت النساء بیگم بنام میر معین الدین علیخان

اور اُن کے ورثاء پر جاری رہے گی۔ جب سارا بیگم کی مقررہ پچاس روپیہ چلنی اون کی وفات کے بعد اون کے جو وارث قرار پائے اون کو جاگیر دار ادا کرتے رہنا ضرور ہوگا جن کے قبضہ میں مزرعہ سارا بیگم کے انتقال کے بعد دیدیا جائیگا" جب فرزند سارا بیگم نواب عظام الدولہ نظامت عطیات میں رجوع اور خواہان وراثت ہوئے چنانچہ نظامت مذکور نے بعد تکمیل تحقیقات تختۂ وراثت مرتب اور سابق زائد ناظم صاحب عطیات نواب رحیم یار جنگ بہادر نے بتاریخ ۲۵ آذر ۱۳۳۴ف فیصلہ وراثت بہ الفاظ ذیل منظور فرمائی۔

"سارا بیگم کی وراثت تا بحد ۵۰ روپیہ ماہوار چلنی اون کے فرزند عظام الدولہ بہادر کے نام منظور کی جاتی ہے۔ قابض جاگیرات کو حکم دیا جائے کہ تاریخ قبضۂ مزرعہ گاوی واڑی سے سارا بیگم مرحومہ کو جو رقم بقایا ایصال طلب ہو وہ بروئے حساب اندرون مدت ایک ماہ عظام الدولہ کے حسب ضابطہ ادا کر دیجائے"

۳۔ بتاریخ ۱۴ امرداد ۱۳۳۷ف میر معین الدین علیخان خلف نواب عظام الدولہ نے نظامت عطیات میں درخواست پیش کی کہ نواب صاحب ممدوح کا انتقال بتاریخ ۲۰ خورداد ۱۳۳۷ف ہوا ہے۔ لہذا تنخواہ ایام حیات مع بقایا ایصال کیا جائے اس پر بذریعہ مراسلہ نشان (۶۱۵۸) مورخہ ۳ شہریور ۱۳۳۷ف درخواست گذار کو لکھا گیا کہ ادلاً کارروائی وراثت آغاز کرے۔ جس پر بتاریخ ۲۹ شہریور ۱۳۳۷ف بذریعہ درخواست تحقیقات وراثت و انعقاد تاریخ بغرض پیش سازی شہادت کے متعلق مستدعی ہوئے۔ بعد ازاں اشتہار عذرداری مدتی شش ہفتہ اجراء ہوکر جریدہ اعلامیہ نشان (۴۴) مورخہ ۲۲ آبان ۱۳۳۷ف کے جز رابع میں شایع ہوا اس کے بعد بتاریخ ۱۷ اردی ۱۳۳۸ف نظامت عطیات میں ہمت النساء بیگم و دلاور النساء بیگم دختران نواب عظام الدولہ مرحوم درخواست عذرداری بدین عذرات پیش کی کہ

۱۔ مرحوم کے ورثاء میں اُن کی بی بی قطب النساء بیگم فرزندان ہیں معین الدین میر وجہانگیر علیخان (فرزند شمس الدین علیخان مرحوم) اور ہم لڑکیاں ہیں۔

ہمت النسا بیگم
بنام
میر معین الدین علیخان

۲ - نبیرہ کے والد حیات پدر میں انتقال کرنے کے باعث محروم الارث ہیں اور والدۂ جاگیردارہ وسیع معاش محلات مبارک سے پاتی ہیں اس لئے اس قلیل معاش میں رجوع نہ ہوں گے - لہذا ہمارے پدر مرحوم کی وراثت ہم تینوں (معین الدین علی خان، ہمت النسا بیگم و دلاور النسا بیگم) کے نام منظور فرمائی جائے - اس کے جواب میں میر معین الدین علیخان نے بتاریخ ۲۴ ، مہر ۱۳۳۸ ف درخواست پیش کی - جس میں تبلایا ہے کہ :-

۱ - ہمشیرگان کی عذرداری بیرون میعاد ہے اگر اندرون میعاد ہوتی ہی تو اناث کو حصۂ شرعی دینے کا رواج اس خاندان میں نہیں ہے -

۲ - یہہ معاش میری دادی سارا بیگم کو منظوری حضور پر نور اجرا ہوئی تھی دادی کے انتقال کے بعد میرے والد کے نام سرکار سے منظور ہوئی - والد نے اپنی حیات میں ظاہر کر دیا ہے کہ مرحوم کے وارث صرف ہم دو ہیں - یعنے سائل و نبیرہ چنانچہ اپنی حیات میں تنخواہ پائیگاہ خورشید جاہی ہم دونوں کے نام ہی اجرا کرائی ہی

۳ - سارا بیگم کے نام محلات مبارک سے بھی معاش تھی جن کے انتقال کے بعد مرحوم نے اپنی حیات میں سائل کے نام کرائی اوس وقت کوئی عذرداری نہیں ہوئی -

۴ - والد مرحوم کو (اللہ ﷺ) محلات مبارک علاقہ صرفخاص مبارک سے ملتے تھے بعد انتقال محلات مبارک میں وراثت کی کارروائی کی گئی - جس میں ہمشیرگان نے عذرداری کیں - لیکن خارج کر دی گئیں -

۵ - جبکہ ہر دو علاقہ جات پائیگاہ و صرفخاص مبارک میں دختروں کا کوئی حق تسلیم نہ کر کے اون کی عذرداریاں خارج کر دی گئیں - تو اب خلاف رواج خاندان اون کی عذرداری قابل پیش رفت نہیں لہذا تنخواہ سائل کے نام مرتب فرمایا جائے -

ف - بتاریخ ۲۷ ، مہر ۱۳۳۸ ف بعد سمع بحث فریقین زائد ناظم صاحب عطیات نے تنقیحات بہ تجویز ذیل قائم کیں -

" دعویدار کا یہ بھی عذر ہے کہ عذرداران میعاد گذرنے کے بعد رجوع ہوئے

اس وجہہ سے خارج المیعاد تصور کئے جائیں مثل سے پایا جاتا ہے کہ معذرداران تخمیناً دو ہفتہ کے بعد رجوع ہوئے سررشتۂ انعام کے مقدمات میں اس طرح دیر حاضری سختی کے نظر سے نہیں دیکھی جاسکتی ورنہ معاش داران پر بہت سختی ہو جائیگی چنانچہ اس ہی اصول کے تحت مہینوں اور سالوں کی دیر حاضری بعض مقدمات میں معاف کی گئی ہے لہذا اس عذر کو نامنظور کیا جاتا ہے۔ اور نفس مقدمہ میں حسب ذیل تنقیحات قائم کی جاتی ہیں۔

(۱) نواب عظام الدولہ مرحوم کے ورثاء کون ہیں اور کون کس قدر حصہ کا مستحق ہے۔

(۲) دختران کے حصص کے متعلق رواج خاندان کیا ہے۔

(۳) فریقین کس دادرسی کے مستحق ہیں۔

بجانب دعویدار اثبات تنقیحات میں شہادت تحریری ایک نقل نیم سرکاری نواب عظام الدولہ بہادر مورخہ ۷ رجب ۱۳۴۲ھ موسومہ نواب عقیل جنگ بہادر صدرالمہام پائیگاہ مصدقہ دفتر پائیگاہ جس کی عبارت یہہ ہے کہ:-

"مجھ کو جو تنخواہ پائیگاہ خورشید جاہی سے بمبلغ (ما ۱۲؎) سکہ عثمانیہ ملتی ہے بعد میری تنخواہ مصدر نصف نواب میر معین الدین علی خان برادر نصف نواب میر جہانگیر علیخان نبیرہ پر اجرا ہونے کے لئے میری وصیت ہے براہ مہربانی اس میری تحریر کو شامل مثل فرمایا جائے تاکہ آیندہ نزاع نہ رہے"۔

"ماہ رمضان مبارک سالینہ میں میرا ارادہ بیت اللہ شریف جانے کا ہے اس لئے جناب والا کو تحریر کی گئی ہے"۔

اس نیم سرکاری کی تصدیق میں دفتر پائیگاہ سے نواب صاحب ممدوح کے جو الفاظ تصدیقی درج کئے ہیں وہ بھی درج ذیل ہیں۔

"میرے بعد خواہ میں مکہ معظمہ جاؤں یا نہ جاؤں میرے وارث دو ہیں ایک ان میں سے میر معین الدین علیخان فرزند حقیقی دیگر میر جہانگیر الدین علیخان میرا نبیرہ ہے۔ اہل ذکور میں ان دونوں کے سوا میرا وارث کوئی نہیں ہے۔ یہ صرف خاص اور دیوانی

ہمت النسا بیگم
بنام
میر معین الدین علیخان

ہیں بھی اسکی اطلاع دیدیا ہوں"۔

دوسری تحریری نقل یادداشت خود مورخہ ۱۸ آبان ۱۳۳۷ف موسومہ مہتمم صاحب دفتر محلات مبارک متعلق اجرائی ماہوار پدر خود مواجب (اللعہ ۱۵) جس میں صرف تنخواہ اپنے اور اپنے بھتیجے کے نام لنصفا لنصف اجرائی کے لئے مستدعی ہوئے اور بیان کئے ہیں کہ ہمارے خاندان میں ماہوار وغیرہ صرف اولاد ذکور ہی پاتے ہیں چنانچہ نواب عظام الدولہ اولی عرف قلندر پادشاہ مرحوم جو میرے پڑ دادا ہوتے ہیں ان کو دو صاحبزادیاں مسماۃ رحیم النسا بیگم زوجۂ نواب قدرت جنگ مرحوم و منیر النسا بیگم زوجۂ نواب میر احمد علیخان نبیرۂ نواب مبارز الدولہ مرحوم تھیں مگر دونوں صاحبزادیوں کو ماہوار سے حصہ نہیں ملا ہمارے حق میں وہی خاندانی فیصلہ کی نظیر کافی ہے"۔ اس درخواست پر بتاریخ ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ نواب تلاوت جنگ بہادر معزز رکن خاندان ہونیکی حیثیت سے تصدیقی عبارت ذیل درج فرمائی ہے۔

"تصدیق کی جاتی ہے کہ مضمون مندرجہ درخواست ہذا صحیح ہے نواب عظام الدولہ مرحوم کے ورثاء ذکور میں ایک فرزند اور ایک نبیرہ (پسر فرزند کلاں مرحوم) موجود ہیں۔ اس لیئے ماہوار عظام الدولہ مرحوم ان ہر دو کے نام قابل اجرائی ہے کل ماہوار بنام فرزند اجرا اور نیز تخفیہ مساوی بطور شکمی رہنا مناسب ہے"۔ زوجۂ عظام الدولہ میری برادر زادی ہیں اور ان کو دفتر محلات مبارک سے اپنے باپ کی ماہوار ملتی ہے اور صاحب جاگیر بھی ہیں اسلیئے شوہری معاش سے اپنے نام اجرائی کی خواہاں نہیں ہیں۔ دختران عظام الدولہ مرحوم شادی شدہ ہیں اور حسب رواج خاندانی بموجودگی ورثاء ذکور ان کے نام اجرائی کی ضرورت نہیں ہے"۔

اس پر مہتمم صاحب محلات نواب نادر نواز جنگ بہادر کی تجویز مورخہ ۴ ۱۲ آبان ۱۳۳۷ف حسب ذیل ہے۔

"حسب تصدیق نواب تلاوت جنگ بہادر تخمۂ وراثت مرتب و پیش ہوتا کہ صدر میں روانہ کیا جائے"۔ اور گواہوں میں نور الرسول صاحب و عبد الرشید صاحب

ہمت النسا بیگم
بنام
معین الدین علیخان

پیش کئے گئے اور نیز جہانگیر الدین علیخان ولد میر شمس الدین علیخان نبیرہ عظام الدولہ مرحوم کو بھی شہادت میں پیش کیا گیا۔ آخرالذکر نے بیان میں اظہار کیا ہے کہ میرے دادا کے پھوپیوں کو کوئی حصہ نہیں ملا ہے۔ میری دادی اور دادا نے میری پھوپیوں کو ماہوار اجرا کرائی ہے۔ ہمت النساء بیگم کو للعہ روپیہ محلات مبارک سے اور دلاور النساء بیگم کو للعہ یا ملعہ ماہوار کرائی ہے۔ اور میں نے اپنا حق اپنے چچا میر معین الدین علیخان صاحب کے حق میں چھوڑ دیا ہے ماہوار زیر بحث کا تختہ میرے چچا کے نام مرتب فرمایا جائے تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ مظہر کے والد چچا اور دونوں پھوپیاں سب میری دادی قطب النساء بیگم صاحبہ کے بطنی ہیں۔ میرے دادا کا متروکہ مجھکو نہیں دیا گیا میرے چچا اور میری پھوپیوں کو دیا گیا ہے۔"

نیز منجانب عذرداران بھی شہادت پیش ہونیکے بعد بتاریخ ۲۷ ہر آبان ۱۳۳۸ ف نواب رسول یار جنگ بہادر نائب ناظم عطیات نے فیصلہ ذیل صادر فرمایا۔

"منجانب دعویدار میر معین الدین علی خان مسٹر غلام پنجتن و مولوی ناظم علی صاحب وکلا حاضر منجانب عذرداران ہمت النساء بیگم و دلاور النساء بیگم مولوی مرزا حسن بیگ صاحب مختار حاضر بحث فریقین سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ کے واقعات یہہ ہیں کہ نواب عظام الدولہ مرحوم کو ان کی ننہالی جاگیرات سے ملعہ تنخواہ اجرا تھی مرحوم کا انتقال بتاریخ ۲۰ خورداد ۱۳۳۷ ف ہو گیا بتاریخ ۲۹ ہر تیر ۱۳۳۷ ف دعویدار نے درخواست پیش کی کہ وہ مرحوم کا فرزند حقیقی ہے تنخواہ جات موہبجایا ان کو ایصال کرنے حکم دیا جائے اور بتاریخ ۲۹ ہر شہریور ۱۳۳۷ ف درخواست پیش کی کہ تحقیقات وراثت عمل میں لائی جائے۔ اس کے بعد اشتہار وراثت اجرا ہوا۔ بعد انقضاء مدت اشتہار بتاریخ ۱۴ ہر دے ۱۳۳۸ ف مسماتان ہمت النساء بیگم و دلاور النساء بیگم دختران عظام الدولہ نے درخواست پیش کی کہ ان کو تنخواہ مذکور سے حصہ شرعی دلایا جائے۔ اس مقدمہ میں حسب ذیل تنقیحات قائم کئے گئے۔

(۱) نواب عظام الدولہ مرحوم کے ورثاء کون ہیں اور کون کس قدر حصہ کا

ہمت النسا بیگم
بنام
میر معین الدین علیخان

مستحق ہے۔

(۲) دختروں کے حصص کے متعلق رواج خاندان کیا ہے۔

(۳) فریقین کس دادرسی کے مستحق ہیں۔

تنقیح اول کے متعلق یہہ امر مسلمۂ فریقین ہے اور شہادت سے بھی ثابت ہے کہ عظام الدولہ کے حسب ذیل ورثا رہیں۔

(۱) میر معین الدین خان فرزند دعویدار (۲) جہانگیر علیخان نبیرہ۔ (۳) ہمت النسا بیگم دختر (۴) دلاور النسا بیگم دختر (عذرداران)

تنقیح نمبر (۲) رواج خاندان کے متعلق منجانب دعویدار حسب ذیل تین گواہ پیش ہوئے۔ (۱) جہانگیر علیخان نبیرۂ عظام الدولہ جنھوں نے بیان کیا ہے کہ اس خاندان میں حصہ دینے کا رواج نہیں ہے اور استدعا کی ہے کہ جملہ تنخواہ معین الدین علیخان کے نام اجرا کی جائے یعنے اس گواہ نے اپنے حق سے بھی بربنا سمجھوتہ باہمی دست برداری کی ہے۔

گواہ نمبر (۲) نور الرسول صاحب ہیں جو عظام الدولہ کے برادر ماموں زاد ہیں اور گواہ نمبر (۳) سید عبدالرشید ہیں جو مرحوم موصوف کے ہمشیر زادہ ہیں۔ ان گواہوں نے صاف طور پر یہہ بتلایا ہے کہ اس خاندان میں اناث کو حصہ نہیں دلایا جاتا۔ چنانچہ رحیم النسا بیگم پھوپی عظام الدولہ مرحوم کو بھی کوئی حصہ نہیں دیا گیا اور عظام الدولہ کو تو ہمشیرہ نہیں تھی۔

عذرداروں کی جانب سے دو گواہ مسمیان باقر علی و شمس الدین پیش ہوئے ان گواہوں نے بتلایا ہے کہ ہمت النساء بیگم عذرداران کے نام اون کے نانا یعنے والدہ قطب النساء بیگم کی تنخواہ (ﷲ) اجرائی ہوئی ہے اور دلاور النساء بیگم عذردارہ دوم کے نام عظام الدولہ بہادر کی چچی کی تنخواہ لعہ اجرا ہوئی ہے۔ رحیم النساء بیگم عظام الدولہ کی پھوپی تھی۔ رحیم النساء بیگم کو کوئی تنخواہ نہیں ملی رواج خاندان کے متعلق ذاتی علم نہیں ہے۔ میرے خیال میں گواہان عذرداران زائد باوقعت نہیں تصور کئے جاسکتے کیونکہ یہہ افراد خاندان سے نہیں اور نہ اس خاندان میں ملازم رہے ہیں بلکہ ہمت النساء بیگم کے شوہر کے پاس متعین صرفخاص مبارک کے ملازم ہیں۔ عذرداروں کے نام تنخواہ جات کی اجرائی دفتہ

ہمت النسا بیگم
بنام
میر معین الدین علیخان

ہے لیکن قطب النسا بیگم والدہ کا اپنی دختر ہمت النسا بیگم کے نام اپنے والد کی تنخواہ اجرا کرانا رواج خاندان تصور نہیں کیا جاسکتا اگرچہ عظام الدولہ بہادر کا اپنی بچی کی تنخواہ لہ عیہ اپنی دختر دلاور النسا بیگم کے نام اجرا کرنا اون کے خیالات یا خواہش کا اظہار کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی عظام الدولہ بہادر نے جو درخواست کہ جناب صدرالمہام بہادر پائیگاہ کی خدمت میں گذرانے تھے جس کی تصدیق بھی کرائی گئی اوس میں اون کے خیالات اس سے زائد وضاحت کے ساتھ ظاہر ہیں کہ تنخواہ پائیگاہ اون کے فرزند و نبیرہ کے نام اجرا کی جائے دختران کے نام کسی اجرائی کی خواہش نہیں کی اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرحوم کی بھی خواہش اپنی تنخواہوں کی اجرائی صرف اولاد ذکور تک محدود کرنے کی تھی۔ گواہان دعویدار سے ایک تو میر جہانگیر علیخان نبیرہ عظام الدولہ بہادر ہیں جس نے اپنے حق سے دست برداری کی ہے اور بقیہ دو رشتہ دار قریبہ ہیں جو زیادہ تر باوقت تصور کئے جاسکتے ہیں۔ اور ان گواہوں نے صاف طور پر بیان کردیا ہے کہ اس خاندان میں اناث کو حصہ دلانے کا طریقہ و رواج نہیں ہے۔ علاوہ اس کے یہہ جز و تنخواہ (لہ عیہ) اگر تقسیم بھی کیجائے تو ہر ایک کے حصہ میں بہت ہی کم آئیگا اس لحاظ سے بھی اس کی تقسیم مناسب نہیں ہے۔ جبکہ اناث کو خاندان میں حصہ دلانے کا رواج حسب صراحت بالا ثابت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثابت ہے کہ حصہ نہیں دلایا جاتا تو اس حالت میں عذرداران کو اس تنخواہ سے حصہ دلانا درست نہیں ہے اور جو تنخواہ کہ وہ پارہے ہیں اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کسی طرح کافی نہیں ہے اس وجہ سے کہ صرف عذرداران کے ہی حد تک یہہ عمل محدود ہے۔ یہہ عمل نہ تو زمانہ قدیم کا تصور ہوسکتا ہے اور نہ رواج کی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ تنخواہ زیر بحث رقم لہ عیہ ماہانہ بنام معین الدین علیخان دعویدار اجرا کیجائے"۔

ف۔ اس تجویز کی ناراضی سے ہمت النسا بیگم و دلاور النسا بیگم نے بتاریخ ۱۴ ار آذر ۱۳۳۹ف درخواست مرافعہ پیش کی ہے جس کے عذرات درج ذیل ہیں۔

مقدمہ ہذا میں رواج خاندان کی بحث ہی نہیں پیدا ہوتی اس وجہ سے حصہ جاگیر

حسنت النساء بیگم
بنام
میر حسن الدین علیخان

زیر تنازع کا ماخذ عظام الدولہ مرحوم کی موروثی معاش سے نہیں ہے بلکہ مرحوم کے مادری خاندان سے ہے جب عظام الدولہ مرحوم کو بھی اون کی ماں سے حصہ مذکور دراثتاً ملا تھا تو عظام الدولہ مرحوم کے خاندان کا رواج اگر بالفرض حسب بیان مرافعہ علیہم ثابت بھی قرار دیا جائے تو متعلق نہیں ہو سکتا۔

جس ماخذ سے حصہ نزاعی نواب عظام الدولہ مرحوم کو پہونچا تھا اوس خاندان میں اناث کو حصہ داری ہے اور اوس کی پیروی اس مقدمہ میں بھی کی جانگی حصہ جاگیر نواب عظام الدولہ مرحوم کو پدر و جد سے وراثتاً نہیں پہونچا تھا۔ بلکہ اون کو ماں سے حصہ پہونچا تھا۔ ماں کو حصہ ملنا خود رواج خاندان کی نفی کے لئے کافی ہے۔

جو دلائل رواج خاندان کے اثبات میں فیصلہ تحت میں درج ہیں وہ قانوناً رواج کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

رواج کو ثابت کرنے کے لئے جن عناصر کے اثبات کی ضرورت ہے وہ سب مفقود ہیں اوس کے باوجود بھی ذی علم حاکم ماتحت نے رواج کو ثابت قرار دے کر محروم کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔

شہادت مشمولہ مثل وبیانات دعویداراں سے رواج مبینہ کی تائید نہیں ہوتی ہے بلکہ اوس کے برعکس ثابت ہوتا ہے۔

احکام شرع شریف میں اُس وقت تک مداخلت نہ ہونی چاہیئے جب تک کے قوی ثبوت اوس کے برعکس اور مغائر عمل کرنے کے لئے موجود نہ ہو۔ بروئے احکام شرع شریف دختر حصہ شرعی پانے کی مستحق ہے جناب ناظم صاحب نے غلط دلائل سے مرافعہا کو اوس کے جائز حقوق سے محروم کیا ہے۔

استدعا ہے کہ بہ منظوری مرافعہ فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے اور مبلغ ۔۔ چلنی نقدی حصہ از جاگیر گاوی واڑی سے مرافعہا کو اون کا حصہ شرعی دلوایا جائے۔

عالیجناب سر کرنل ٹرنچ بہادر صدر المہام مال و عالیجناب نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات معزز ارکان کمیٹی بابت حکومت سرکار عالی۔

ہمت النسا بیگم بنام میر معین الدین

تمہید مبلغ (۴۰۰) روپیہ سکہ حالی ماہانہ کو جو سنہ ۱۳۰۳ف میں سارا بیگم کے نام اجرا ہوئے تھے موروثی گذارہ تصور کیا جانا چاہئیے یہ رقم مابعد نواب عظام الدولہ بہادر پر منتقل ہوئی جنکی وراثت زیر تجویز ہے دو وجوہ کی بناء پر ہم زائد ناظم صاحب عطیات کی رائے سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔ اولاً ہمارے علم میں کوئی قاعدہ یا حکم ایسا نہیں ہے جس کی رو سے اناث گذارہ میں اپنا حصہ شرعی پانے سے باز رکھی گئی ہوں۔ ثانیاً یہ کہ گذارہ کی ابتداء اناث سے ہوئی ہے جو بطور خود ہمت النسا بیگم و دلاور النسا بیگم کو اون کے والد مرحوم کے گذارہ میں حصہ شرعی دیئے جانے کی کافی وجہہ ہے۔ لہذا ہم زائد ناظم صاحب عطیات کے حکم کو منسوخ اور مرافعہ منظور کرتے ہیں۔ چونکہ جہانگیر علیخان نے معین الدین کی خاطر اپنے حقوق سے دست برداری کی ہے اور بیوۂ نواب عظام الدولہ نے کوئی دعویٰ نہیں کیا ہے۔ بس اس کا نتیجہ یہہ ہے کہ ہمت النسا بیگم اور دلاور النسا بیگم ہر دو میں ایک ثلث گذارہ دیا جائے گا۔

نظر ثانی صیغہ مال

سررشتہ مشل نشان ۸۷ منفصلہ ۲۹ آذر ۱۳۲۹ف

رام راؤ .... نظر ثانی خواہ

بنام

چندر بھاگا بائی .... طرف ثانیہ

فیصلہ مال کا اثر۔ دھرم شاستر کا مرجح ہونا۔ فیصلہ سے حقوق شاستری کا متاثر نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ کوئی فیصلہ دھرم شاستر کے لحاظ سے جو حقوق فریقین کو حاصل ہوتے ہیں اوس سے محروم کرنیکا اثر نہیں رکھہ سکتا۔

واقعات۔ یہہ ہیں کہ موضع وٹیھنہ تعلقہ گیورائی ضلع بیڑ اصل دار مالی و کوتوالی پٹیل اہلیہ جی نامی شخص تھا جس کا انتقال سنہ ۱۳۱۲ف میں ہوا۔ بعد وفات اہلیہ جی اوس کے دو ازواج مسماتان انسا بائی و چندر بھاگا بائی مرافعہ ان رجوع ہوئے تھے۔ ازواج اور عذر داران میں مقدمہ بازی کا سلسلہ سنہ ۱۳۲۶ف تک چلا بالآخر سنہ ۱۳۲۶ف میں دفتر سرکار سے یہہ فیصلہ ہوا کہ انسا بائی زوجہ کلان اہلیہ جی تاحیات قابض رہے۔ انسا بائی کی وفات کے بعد اہلیہ جی

برادراہنی فیصلہ محکمہ ہذا نشان (۱) بابتہ سنہ ۱۳۳۹ف -

رامراؤ بنام چندر بہاگا بائی

کے قریب ترین وارث ذکور کے نام وراثت منظور کیجائے۔ مسماۃ چندر بہاگا بائی زوجہ خرد انسا بائی کی شکمی میں رہے گی۔ اگر وہ انسا بائی کی وفات کے بعد زندہ رہے تو جو پٹیل ہوگا اوس کے بھی شکمی میں رہے گی۔ لیکن خدمت ٹیپلی کی انجام دہی کے متعلق کچھہ کہنے کا حق نہ ہوگا۔ انسا بائی ۱۳۳۱ف میں انتقال کی۔ تو سرجے راؤ نامی معمر ۱۴ سالہ بولایت دیوراؤ اصل پدر کے بہ ادعا تبنیت انسا بائی رجوع ہوا اور گیارہ اقربا الہیہ جی بھی عذردار ہوئے تحصیل نے تبنیت کو ثابت قرار دیکر متبنٰی کے نام وراثت کی منظوری کی رائے دی چندر بہاگا بائی نے بھی رضامندی ظاہر کی۔ مگر عذرداری کے منجملہ چند اشخاص نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا۔ ضلع نے بصیغہ نمبری عذرداری نامنظور کرکے لکھا کہ حین دریافت وراثت تبنیت کا بھی ثبوت لیا جاسکتا ہے۔

نباراضی فیصلہ ضلع رامراؤ صوبہ داری میں مرافعہ کیا۔ عذرحین مرافعہ بحوالہ تجویز فیصلہ سرکار مورخہ ۱۴ مہر ۱۳۲۶ف جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہہ کیا کہ دفتر سرکار سے فیصلہ ہوچکا ہے کہ انسا بائی کے نام تاحیات اوطان رہیں۔ اون کی وفات کے بعد الہیہ جی کے قرابت دار قریب کے نام پٹہ کیا جائے۔ اس لئے اب سرجے راؤ کے نام تبنیت کی بحث لاحق نہ ہونی چاہیئے۔ نیز تبنیت کی صحت سے بھی انکار کیا۔

صوبہ دار صاحب نے بعد از سماعت عذرات قبل از تاریخ پیشی درخواست التوا د رامراؤ پر مقدمہ کا فیصلہ کر دیا۔ تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے منجانب چندر بہاگا بائی زوجہ ثانی الہیہ جی محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا۔

نوٹ (یہہ معلوم ہوا ہے کہ سرجے راؤ متبنٰی کا انتقال فیصلہ صوبہ داری کے تین ماہ قبل ہوچکا تھا) محکمہ ہذا سے اس بنا پر کہ صوبہ داری سے جو نتیجہ فیصلہ دفتر سرکار بابتہ ۱۳۲۶ف کا اخذ کیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ اس لئے نگرانی منظور کی گئی۔

تجویز محکمہ ہذا مورخہ ۱۷ آذر ۱۳۳۹ف کی ناراضی سے منجانب رامراؤ محکمہ ہذا میں تجویز ثانی پیش ہے عذرات تجویز حسب ذیل ہیں۔

عذرات

رامراؤ
بنام
چیندر رہا گا بائی

(۱) باوجود پیشی درخواست و تجویز تقرر تاریخ تجویز صادر ہونا سائل کے حق میں صریح نا انصافی کا باعث ہے۔

(۲) یہہ کہ فیصلہ مذکور بہت صاف ہے اور بلحاظ اوس تجویز کے طرفثانیہ کو بمقابلہ سائل کوئی حق نہیں پہونچتا اور نہ پٹہ پٹیلگی اوس کے نام کیا جاسکتا ہے۔

(۳) مقدمہ ہذا میں محکمہ سرکار کا سابقہ فیصلہ مورخہ ۱۴ ا ر مہر ۱۳۲۶؁ ف نہایت اہم ہے اور بمقابلہ چیندر رہا گا بائی امر تجویز شدہ ہے۔

(۴) یہ بلحاظ جمیع روئداد مثل فیصلہ ناقابل بحالی ہے۔

(۵) یہہ کہ شریک معتمد صاحب کی رائے سائل کے خلاف ہونے کی وجہہ سے اندرون یک ہفتہ درخواست پیش کی گئی کہ سائل کی بحث سماعت کرکے فیصلہ آخر صادر فرمایا جائے۔ یہہ درخواست سائل کے وکیل گوویند داس صاحب نے منتظم صاحب کے پاس دی منتظم صاحب نے فرمایا کہ تاریخ مقرر نہیں ہوئی وکیل صاحب کے نام نوٹس اجرا ہوگی مگر نوٹس وصول نہیں ہوئی۔ ایک عرصہ کے بعد دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جناب صدرالمہام بہادر کی دستخط ہوچکی ہے۔ اور درخواست تقرر تاریخ شامل مثل نہیں ہے۔ اب بعد حصول تجویز یہہ تجویز ثانی پیش ہے۔ اور حلف نامہ تائیدی عذر ہذا علحدہ پیش ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری تجویز ثانی تجویز سابقہ منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب ڈی ہج ٹاسکر اسکوائر منصرم صدرالمہام بہادر مال

تمہید۔ گو ایک حلف نامہ داخل کیا گیا کہ درخواست بغرض سماعت صدرالمہام بہادر دفتر میں غلطی سے کہیں رکھدی گئی تھی مگر وکلا فریقین نے اتفاق کرلیا ہے کہ موجودہ درخواست کی بحیثیت نظر ثانی سماعت ہوسکتی ہے۔

صرف یہی وجہہ پیش کی جاتی ہے کہ مسٹر وکفیلڈ مورخہ ۱۴ ا ر مہر ۱۳۲۶؁ ف (مطابق ۲۰ اگسٹ ۱۹۱۷؁ء) امر تجویز شدہ کا اثر رکھتا ہے اور یہہ کہ شریک معتمد صاحب کی رائے کہ چیندر رہا گا بائی مستحق وطن ہے۔ از روئے کارروائی بظاہر غلط ہے لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ شریک معتمد صاحب نے اس مسئلہ پر غور و خوص کرلیا تھا۔ اور اُن کا فیصلہ ایک محض سہو نہیں ہے

اور اس کو اس تصور پر نظر ثانی میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مجھے مقدمہ کے واقعات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر ضمناً یہ کہونگا کہ میری رائے میں ۱۳۲۹ف کا فیصلہ اوس وقت فیصلہ طلب امور جو تھے اس سے زائد از ضرورت حد تک متجاوز ہو گیا اور وہ آیندہ دہرم شاستر کے لحاظ سے جو حقوق فریقین کو حاصل ہوتے ہیں اس سے محروم کرنے کا اثر نہیں رکھ سکتا ہے لہذا۔

راما راؤ بنام چندر یا بھاگا بائی

حکم ہوا کہ

درخواست نظر ثانی نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نمبر مثل (۳۳) ۱۳۳۸ف
م
۱۳۴۰ف
حکم صادر

کشنا ریڈی وغیرہ مرافعان بوکالت مولوی سید خواجہ معین الدین صاحب وکیل

بنام

بھنگی راما وغیرہ مرافعہ علیہم

انتخاب گماشتہ مسئلہ خفیف کا محکمہ سرکار تک نہ آنا۔

تجویز ہوئی کہ انتخاب گماشتہ کا مسئلہ صوابدید کا ایک خفیف معاملہ ہے وہ کسی حال میں محکمہ سرکار تک مرافعہ در مرافعہ میں نہیں آنا چاہیے

واقعات۔ اس کارروائی کے یہ ہیں مسمی رام ریڈی ولد کونڈا ریڈی پٹہ دار مقدم مالی نے تحصیل میں درخواست دی کہ قبل ازیں نارائن ریڈی کو گماشتہ مقرر کیا تھا مگر افعال اچھے نہ ہونے سے مسمی کرشنا ریڈی کو (۵) سال کے لئے گماشتہ مقرر کرنا چاہتا ہوں منظور فرمایا جائے۔ تحصیلدار صاحب نے حسب خواہش پٹہ دار گماشتہ گری کو منظور کر لیا۔ اسکی ناراضی بھنگی راما وغیرہ نے ضلع میں درخواست دی کہ گماشتہ مذکور اس کے قبل مامور تھا ۱۳۳۵ف میں پولیس کی شکایت پر تحصیل سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ ضلع نے تا حکم ثانی اسکا جائزہ ملتوی رکھنے کے لئے تحصیل کو لکھا۔ من بعد ۱۶۔ فروری ۱۳۳۸ف کو تعلقدار صاحب ضلع نے تجویز کی کہ گماشتہ مامور نہیں کیا جا سکتا۔ فرائض خدمت خواہ خود اصلدار انجام دے یا گماشتہ

مرافعہ بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف فیصلہ نشان (۱۵۰) بابتہ ۱۳۳۸ف۔

کستنا ریڈی
بنام
ہنگی راما

مقرر کرے۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمیان کستنا ریڈی و رام ریڈی نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا جو نامنظور رہوا۔

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمیان کستنا ریڈی و رام ریڈی نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے عذرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) یہہ کہ تجویز تحت خلاف ضابطہ صادر فرمائی گئی ہے۔ محکمہ جات صوبہ داری و ضلع کے استدلال کا تصفیہ قانونی طریقہ پر نہیں فرمایا گیا اور نہ مثل میں سائل کی بدنامی کے متعلق کوئی ثبوت ہے۔

(۲) مرافع کی بدچلنی اور مجرمیت کے اظہار میں تجویز ضلع پر زور دیا گیا ہے جو بالکل بے بنیاد ہے۔ ملاحظہ ہو تجویز مورخہ ۳ ر مہر سنہ ۱۳۳۵ ف۔

(۳) پولیس کی کارروائی بے اصل و بے بنیاد ہے جس کے متعلق تجویز مورخہ ۵ ر مہر سنہ ۱۳۳۵ ف ملاحظہ فرمائی جائے۔

(۴) ایک باضابطہ تجاویز کے متعلق محکمہ ضلع کو تشفی نہیں ہوئی تھی تو مرافع کے افعال کی باضابطہ تحقیقات فرماکر تصفیہ فرمانا چاہیئے تھا۔

(۵) یہہ مسلمہ قانون ہے کہ کسی شخص کی نسبت محض شکایت بلا تحقیقات و اثبات سزا دہی کے لئے کافی نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجاویز تحت منسوخ فرمائی جائیں۔

حکم عالیجناب۔ ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ تعلقدار صاحب ضلع رائچور کی تجویز مورخہ ۱۶ ر خورداد سنہ ۱۳۳۸ ف کے خلاف یہہ مرافعہ ثانی پیش ہوا ہے یہہ بحث کی جارہی ہے کہ کوئی تحقیقات عمل میں نہیں لائی گئی اور بدین وجہہ مرافع کو نقصان پہونچا۔ مرافعہ علیہ کا استدلال یہہ ہے کہ انتخاب گماشتہ کا مسئلہ صوابدید کا ایک خفیف معاملہ ہے جو کسی حال میں محکمہ سرکار تک نہیں آنا چاہیئے۔ امثلہ کے ملاحظہ سے اس امر کا اطمینان ہوتا ہے کہ تعلقدار صاحب کے پاس تجویز زیر مرافعہ کی

بنیاد کے لئے کافی مواد موجود تھا۔ نظر برآں اس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں پائی جاتی لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۲۴/۵۸ بابتہ سنہ ۱۳۳۸ ف
۲۹ مہر دے سنہ ف

ناگوبا بولایت بلی رام نگرانیخواہ بوکالت پنڈت سری پت راؤ صاحب وکیل

بنام

گنگارام طرفثانی بوکالت مولوی شجاعت علی صاحب و مولوی علیم الدین صاحب وکلاء

دفعہ (۸) قواعد بندوبست۔ دفعہ ۵۹ قانون مال۔ کارروائی وراثت۔ پٹہ کی وراثت۔ عدالت دیوانی کی ڈگری کا فیصلہ مال سے مرجح ہونا۔ فیصلہ مال کا قطعی نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) سررشتہ مال جو عمل کاغذات بضمن وراثت کرتا ہے وہ کوئی تصفیہ قطعی ہے نہ وراثت کی باریکی سے تحقیقات کی جاتی ہے محض سیدھا وارث احق دیکھ کر قابض کرا دیا جاتا ہے۔ تاکہ وصول رقم مالگذاری کی حد تک اطمینان پٹہ دار کا کرلیا جائے۔

(۲) دفعہ ۸ قانون بندوبست و دفعہ ۵۹ قانون مال کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) حقوق کے تصفیہ کے لئے عدالت سے ڈگری لانے پر بموجب اس کے کاغذات میں ترمیم کی جانی چاہیئے۔

واقعات۔ اینکہ مسمیان گنگارام (نگرانی علیہ) اور پرسرام دو برادر حقیقی تھے۔ پرسرام کے نام اراضیات موقوعہ تعلقہ ناندیڑ کا پٹہ تھا۔ پرسرام فوت ہوا تو اوس کی وراثت اوس کے فرزند لکشمن کے نام منظور ہوئی۔

نوٹ (لکشمن متوفی کو تحصیل ڈویژن میں پرسرام کا فرزند بتلائے ہیں مگر صاحب ضلع نے لکشمن کو پرسرام کا متبنی تبلایا ہے) اس کے بعد لکشمن پٹہ دار اراضیات کا انتقال ہوا تو کارروائی وراثت میں دو دعویدار رجوع ہوئے۔

گنگارام (نگرانی علیہ) خود کو پرسرام کا برادر اور لکشمن کا چچا تبلا کر دعویدار ہوا۔ خاندان شجرہ

ناگوبا بنام گنگارام

تبلا کراور مساۃ جنیا بائی زوجہ پرسرام خود کو مادر لکشمن تبلا کر رجوع ہوئی مگر بجائے اس کے کہ خود کے نام خواہاں پٹہ ہوتی مسمی ناگوبا (نگرانی خواہ) کو متبنی فرزند تبلا کر اوس کے نام خواہاں پٹہ ہوئی ۔ اس پر تحصیل سے بعد تحقیقات مسمی گنگارام کے نام منظوری وراثت کی رائے دی گئی ۔

ڈویژن سے بربنار درخواست ناگوبا تکمیل تحقیقات کا حکم ہوا ۔

محققات ثانی میں مسمی گنگارام تارک الدنیا ثابت ہونے سے تارک الدنیا پر توریث ساقط ہو نیسے اور مسمی ناگوبا کی تبنیت ثابت ہونے سے بخلاف رائے سابقہ ناگوبا (نگرانی خواہ) کے نام منظوری وراثت کی رائے دی گئی ۔

ڈویژن افسر صاحب نے بدین حکم کہ خاندان مشترکہ کی بیوہ شوہر کے لئے متبنی لے سکتی ہے مگر اپنے بیٹے کے لئے نہیں لے سکتی اس لئے وراثت بنام گنگارام منظور کی ۔ تجویز بالا کا مرافعہ ناگوبا (نگرانی خواہ) نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے بمنظوری مرافعہ ناگوبا کے نام پٹہ کرنے حکم دیا ۔

فیصلہ ضلع کا مرافعہ صوبہ داری میں گنگارام نے پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ فیصلہ زیر اپیل یہہ فیصلہ کیا کہ تجویز ڈویژن مورخہ ۸ اہر آبان ۱۳۳۴؁ ف کا مرافعہ ۳۰ آبان ۱۳۳۴؁ ف کو صاحب ضلع نے سماعت کیا ہے ۔ حالانکہ اوس وقت صدر نظامت قائم اور بروئے دفعہ (۱۸۵) قانون مالگذاری ڈویژن کا مرافعہ سماعت کرنیکا ضلع کو حق نہ تھا ۔ اور تجویز ضلع کو خارج از اختیار اور قابل تنسیخ تبلا کر نفس مقدمہ کی نسبت یہہ تجویز کی کہ جنیا بائی کو شوہر کے لئے متبنی لینے کا حق تھا نہ کہ فرزند کے لئے ۔ جب جنیا بائی کو اوس کے فرزند لکشمن کی وراثت پہونچی ہی نہ تھی تو اوس کو ناگوبا کے نام منتقلی کا حق کیونکر پہونچ سکتا ھے ۔ بدین عذر نگرانی منظور کر کے فیصلہ ضلع منسوخ کیا ۔

اب فیصلہ صوبہ داری کی نگرانی محکمہ ہذا میں ناگوبا نے پیش کیا ھے جس کے اہم عذرات درج ذیل ہیں ۔

عذرات

(۱) صوبہ دار صاحب نے سائل نابالغ کے مقابلہ میں بلا سماعت بحث جو فیصلہ صادر

ناگوبا بنام گنگارام

فرمایا ہے خلاف انصاف ہے۔

(۲) اگر سائل کا پیرو کار نہ تھا تو کسی عہدہ دار کو ولی مقرر کرنا ضرور تھا۔

(۳) شہادت سے خاندان منقسمہ اور گنگارام تارک الدنیا ثابت ہوچکا ہے اس لئے وہ مستحق وراثت نہیں۔

(۴) جنیابائی نے اولاً لکشمن کو متبنی اور پرسرام کی وراثت اوس کے نام منظور ہوئی اوس وقت گنگارام عذر دار نہ ہوا۔ تو اب لکشمن کی وراثت میں طرف ثانی کو عذر داری کا حق نہیں ہے۔

(۵) یہہ امر طرف ثانی کا مسلمہ ہے کہ تبنیت نامہ رجسٹری شدہ ہے مگر ادائی رسوم سے انکار ہے۔ بروئے دفعات دہرم شاستر (۱۲۶ و ۱۲۷) خاندان شودر کے لئے ادائی رسم کی ضرورت نہیں تاہم ادائی رسم شہادت سے ثابت ہے۔ استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز ماتحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے۔ ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ کارروائی وراثت پٹہ کی ہے جس میں تحصیل۔ ڈویژن۔ ضلع۔ وصوبہ داری میں مختلف تصفیہ ہوئے اب بصیغہ نگرانی محکمہ ہذا میں آئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم نفس معاملہ میں بحث کریں اصول پر تصفیہ مباحث تصور کرتے ہیں۔

وراثت پٹہ میں گورنمنٹ نے رعایا رکاشت کاران کی سہولت کے مدنظر سابقہ احکام دریافت وراثت کو منسوخ کرکے (جسمیں اشتہار اجرا ہوکے اور باضابطہ شہادت قلمبند کرکے فہرست وراثت انعامداران کے بموجب کارروائی ہوتی تھی) دفعہ ۸ قواعد بندوبست سنہ اجرا فرمایا جس میں محکوم ہے کہ:۔

فقرہ ۸ قواعد بندوبست۔ "پٹہ دار کے فوت ہونے کی صورت میں مقدم پٹواری کا فرض ہوگا کہ متوفی کا جو کوئی وارث احق ہو اوس کو اوس کی رضامندی سے کاشت کی اجازت دے کر فوراً تحصیل متعلقہ میں اطلاع دے۔ ایسے شخص کے نام باضابطہ پٹہ کردیا جائیگا مگر اندرون سہ سال عذر داری ہو تو بصورت ثبوت وراثت اوسکے نام پٹہ کیا جاویگا" الخ

ناگوبا بنام گنگا رام

اس کے بعد قانون مال کی دفعہ ۵۹ کی یہ عبارت :-

"کسی پٹہ دار اراضی خالصہ کے فوت ہونے پر اوس شخص کا از روئے وصیت حق جائز رکھتا ہوا اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو قریب ترین وارث کا اور اگر متعدد ورثا ہم درجہ ہوں تو ہون میں سے جو رواجاً کلانیت کا حق رکھتا ہوا وس کا نام تعلقدار درج رجسٹر کرائیگا اور باقی ورثا کا نام بطور شکمیدار کے قائم کیا جائیگا لیکن کوئی شخص کسی وقت عدالت مجاز کی ڈگری اپنے حق ترجیح کی نسبت دعویداران پٹہ کے مقابلہ میں پیش کرے تو سرکاری کاغذات میں ڈگری کے مطابق ترمیم کردی جائیگی"۔

ان ہر دو طریقوں سے ظاہر ہوگا کہ سررشتۂ مال جو عمل کاغذات بضمن وراثت کرتا ہے وہ کوئی تصفیہ قطعی ہے نہ وراثت کی باریکی سے تحقیقات کی جاتی ہے۔ محض سیدھا وارث احق دیکھکر قابض کرادیتا ہے تاکہ وصول رقم مالگذاری کی حد تک اطمینان پٹہ دار کا کرلیا جائے۔ رہا فریقین کے حقوق کا تصفیہ۔ اس کے لئے عدالت سے ڈگری لانے پر بموجب اوس کے کاغذات میں ترمیم کا حکم ہے۔ ایسی حالت میں متبنٰے گیری کی صورت اور اس کے مختلف نکات پر تناسری بحث اور تصفیہ کا کام سررشتۂ مال کا نہیں ہے۔ اس لئے ہم بصیغۂ نگرانی کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں تصور کرتے۔ فریق ناراض عدالت میں رجوع ہوکر ڈگری حاصل کرسکتا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی صیغۂ مال

نمبر نگرانی (۷۹ ب) ۸۹ بابتہ ۱۳۳۹ف ۱۱ بہمن ۱۳۳۹ف

برہان الدین وغیرہ .... نگرانی خواہان

بنام

طاہر بی وحینو بیگم نگرانی علیہما بوکالت مولوی سید چندہ حسینی صاحب وکیل

دفعہ ۵۹ قانون مال۔ فیصلہ مال نسبت پٹہ داری۔

بنا راضی تجویز ڈویژن تشوراپور مورخہ یکم فروردی ۱۳۳۵ف

برہان الدین
بنام
طاہر بی وغیرہ

تجویز ہوئی کہ (۱) سررشتہ مال یہ طے وارث کا تصفیہ کرتا ہے۔
باریک نکات شرح وغیرہ کا تصفیہ عدالت دیوانی کا کام ہے۔

(۲) دفعہ ۵۹ قانون مال کا حوالہ دیا گیا۔

واقعات۔ یہہ ہیں کہ مسمی عبدالعزیز ولد شاہ محی الدین صاحب کہاتہ دار سروے نمبر ۳۵۳ واقع موضع کنے کلور و سروے نمبر ۱۴۶ واقع موضع رینی تعلقہ شاہ پور فوت ہوا۔ متوفی کے ورثاء میں مساۃ طاہر بی زوجہ اور جینو بی بیگم دختر موجود ہے۔ عمال دیہی موضع کنے کلور نے تحصیل میں تخنۂ نوتی پیش کرکے تحریک کی کہ وراثت بنام زوجہ متوفی بہ قیام حکمی دختر متوفی منظور فرمائی جائے۔

۱۔ دوران کارروائی میں منجانب جینو بیگم دختر نابالغ کی جانب سے بولایت شیخ لالن صاحب تحصیل میں عذرداری پیش ہوئی کہ متوفی کو کوئی اولاد ذکور نہیں ہے۔ میں ایک ہی دختر ہوں اور متوفی کی زوجہ مساۃ طاہر بی بھی موجود ہے اور برادران متوفی مسمیان محمد برہان الدین وغیرہ اور پدر متوفی لالن صاحب کے زیر پرورشں ہیں۔ موجود ہیں۔ میری پرورش اور شادی وغیرہ کا بار انہیں نمبرات پر ہے۔ طاہر بی میری سوتیلی والدہ ہے۔ لہذا پٹہ میرے نام منظور فرمایا جائے۔

۲۔ اس کے ساتھ ہی مسمیان محمد برہان الدین وغیرہ برادران متوفی نے بھی عذرداری پیش کی کہ کہاتہ دار متوفی ہمارے حقیقی برادر تھے متوفی کی لڑکی مساۃ جینو بیگم معمرہ (۶) سالہ ہمارے زیر پرورش ہے اور ایک زوجہ مساۃ طاہر بی جو لاولد ہے موجود ہے۔ ہم اس کی پرورش کرنے آمادہ ہیں۔ متوفی کو اولاد نرینہ نہیں ہے۔ جائداد موروثی ہے لہذا پٹہ اراضیات ہمارے نام منظور فرمایا جائے۔

۳۔ دوران تحقیقات میں مساۃ طاہر بی نے ذریعہ وکیل تحصیل میں درخواست دی کہ متوفی کو کوئی برادران حقیقی نہیں تھے۔ لہذا عذرداران کو جائداد زیر بحث میں کوئی حق نہیں ہے۔ اور میں ذی فرض ہونے کی وجہہ سے مستحق وراثت ہوں۔ لہذا پٹہ اراضیات میرے نام منظور فرمایا جائے۔

برہان الدین
بنام
طاہر بی وغیرہ

۴۔ تحصیل سے بعد تحقیقات یہہ رائے دی گئی کہ پٹہ اراضیات متوفی بنام چینو بیگم دختر متوفی لایق منظوری ہے۔ اور زوجہ متوفی مسماۃ طاہر بی کا نام تاحیات شریک شکمی کیا جانا چاہیئے اور مثل بغرض منظوری ڈویژن میں روانہ کی جائے۔ اور تختہ وراثت کہاتہ داران مرتب کر کے بغرض منظوری ڈویژن میں روانہ کر دیا گیا اور ڈویژن سے حسب رائے تحصیل منظوری دیگئی۔

۵۔ تجویز ڈویژن کی ناراضی سے برہان الدین وغیرہ نے محکمہ صوبہ داری گلبرگہ میں نگرانی پیش کی جو بوجہہ اختیارات حاصلہ محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔ جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) از روئے شرع شریف بعد وضع سہام و ذوی الفرض بقیہ سہام کے عصبہ مستحق ہیں۔ اس لحاظ سے نگرانی خواہاں مستحق وراثت رہنے پر بھی محروم رکہا گیا ہے۔

(۲) یہہ کہ اراضیات متدعویہ موروثی اور نگرانی خواہاں عصبات نسبی ہیں۔ اس لئے کسی صورت سے وراثت سے محروم نہیں ہو سکتے۔

(۳) تصفیہ وراثت میں محکمہ جات تحت نے مسئلہ شرع شریف پر مطلقاً غور نہیں فرمایا اور نگرانی علیہا نمبر ۱ و ۲ کے نام سہام مقررہ سے متجاوز حصہ دلایا ہے جو خلاف احکام شرع ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ منظوری نگرانی ہذا تجویز زیر نگرانی منسوخ اور پٹہ بنام نگرانی خواہاں قائم کیا جائے

حکم عالیجناب ٹی، جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال

تمہید۔ آج مثل پیش ہوئی۔ نگرانی خواہاں باوجود تعمیل سمن غیر حاضر۔ نگرانی علیہ کے وکیل صاحب حاضر ہیں۔

وراثت پٹہ کی کارروائی ہے جو لڑکی و بیوہ متوفی کے نام ہوئی ہے۔ برادران کو عذر ہے اور وہ اپنے نام چاہتے ہیں سر رشتۂ مال نے سیدہے وارث کا تصفیہ کر دیا ہے۔ رہا باریک نکات شرح وغیرہ کا تصفیہ عدالت دیوانی کا کام ہے حسب دفعہ (۵۹)

ڈگری حاصل کرنے پر عمل ممکن ہے۔ بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا نگرانی نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مسل ۲۱/۸۷ بابتہ ۱۳۳۹ف
م ۱۱ بہمن ۱۳۴۰ف

نارائن راؤ .... مرافع

بنام

کونڈیا وغیرہ مرافع علیہم

وکلاء
وکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب و پنڈت گوبند راؤ صاحب

نااہلی پولیس پٹیل۔ شہادت نااہلی۔ شکایت پولیس پٹیل۔ شکایت کا پیدا ہونا ہی برطرفی کے لئے کافی ہے۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب کسی موضع کی رعایا اپنے پٹیل کی شکایت کرتی ہے تو سوائے خود اپنی شہادت کے کسی اور کی شہادت پیش نہیں کر سکتی۔

(۲) جبکہ کسی پولیس پٹیل کی شکایت کی گئی ہو اور شہادت سے الزامات منسوبہ پوری طرح ثابت بھی نہ ہوں تو خود یہ واقعہ کہ اوسنے اتنی کثیر تعداد رعایا کو شکایت کا موقع ہی دیا اس کی نااہلی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

واقعات۔ اینکہ ابتداً مرافعہ علیہم رعایا موضع نے محکمہ ضلع میں گماشتہ پولیس پٹیل (مرافع) کی شکایتی درخواست پیش کی۔ اس پر محکمہ ضلع سے ڈویژن افسر صاحب کو تحقیقات کا حکم دیا گیا۔ ڈویژن افسر صاحب نے برسر موقع فریقین کی بحث سماعت فرما کر اور شہود کے اظہارات قلمبند کر کے ۵ آذر ۱۳۳۸ف کو تجویز کی کہ پان پان کے جھگڑے کی وجہ سے درخواست پیش کی گئی ہے پولیس پٹیل سے کسی کو عام شکایت نہیں ہے پولیس پٹیل بے قصور ثابت ہوتا ہے لہذا درخواست مدعیان خارج نارائن راؤ کو توالی پٹیل بحال۔

تجویز بالا کی ناراضی سے مرافعہ علیہم رعایا نے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو ذریعہ فیصلہ زیر اپیل مرافعہ منظور کر کے دوسرا گماشتہ مقرر کرنے حکم دیئے۔

مرافعہ بناراضی تجویز نواب رضا نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد فیصلہ نشان ۳۳ بابتہ ۱۳۳۹ف

نارائن راؤ
بنام
گونڈیبا

اب اس کا مرافعہ منجانب پولیس پٹیل محکمہ ہذا میں پیش ہے جس کے عذرات اہم کا ماحصل درج ذیل ہے۔

عذرات

(۱) محکمہ تحت نے قیاسات سے کام لیا ہے۔ موضع میں (۱۱۱۸) آدمی ہیں جن کو کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ سائل کے چال چلن کے متعلق اچھے خیالات ظاہر کیے گئے ہیں۔

(۲) موضع میں عام منادی کرائی گئی مگر کوئی شاکی پیش نہ ہوا۔ بجز اقوام ڈوکرڑے اور اوکالہ۔ جن کو مان پان کا جھگڑا ہے۔

(۳) بعض خاص افراد جن کو وطن میں حقیت کا ادعاء محض پریشان کرنے کی غرض سے درخواست شکایتی پیش کی۔ شاکی باہم متحد ہوکر ایک دوسرے کی تائیدی شہادت ادا کی جو باہم مختلف فیہ و متضاد ہے۔

(۴) موضع میں معزز افراد و ساہوکار اور خوش باش ایسے ہیں۔ جن کی شہادت پیش ہوسکتی تھی۔ مگر نفس واقعہ کی اصلیت نہ ہونے سے شاکی باہم تائیدی شہادت دی ہے۔ جو قابل اعتبار نہیں ہے۔

(۵) قلمبند کنندہ شہادت کی رائے مرافع کی تائید میں اور درخواست گذاروں کے خلاف قائم کی اس سے اختلاف کی وجہ نہ تھی۔

استدعا یہ ہے کہ بہ تنسیخ فیصلہ صوبہ داری فیصلہ ڈویژن بحال فرمایا جائے۔

حسب الحکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مرافع نہ اصالتاً حاضر ہے اور نہ وکالتاً۔ منجانب رعایا وکیل صاحب حاضر ہیں۔ بحث سماعت کی گئی۔

روئداد مثل بالاستعاب دیکھی گئی۔ گماشتہ پٹیل کی علحدگی کی بحث ہے اور علحدگی جناب صوبہ دار صاحب کے تجویز کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ شہادت پیش شدہ سے جناب صوبہ دار صاحب نے کافی بحث اپنی تجویز

سرائیں راؤ بنام کونڈیبا

ہیں فرمائی ہے۔ میں ان میں کوئی سقم نہیں پاتا۔ ظاہر ہے کہ جب کسی موضع کی رعایا اپنے پٹیل کی شکایت کرتی ہے تو سوائے خود اپنی شہادت کے کسی اور کی شہادت نہیں پیش کر سکتی۔ مجھے جناب صوبہ دار صاحب کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ اگر شہادت سے الزامات منسوبہ پوری طرح ثابت بھی نہ ہوں تو خود یہ واقعہ پولیس پٹیل نے اتنی کثیر تعداد رعایا کو شکایت کا موقع ہی دینا اس کی نااہلی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ میری رائے میں کیا بر بناء شہادت قلمبند کردہ ڈویژنل افسر اور کیا بلحاظ مصالح انتظامی جناب صوبہ دار صاحب کی تجویز میں دست اندازی کی کوئی وجہہ نظر نہیں آتی۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نا منظور فیصلہ صوبہ دار صاحب بحال رہے۔

تجویز ثانی صیغہ عطیات

نمبر تجویز ثانی (۱۸۳) ۱۳۳۸ف منفصلہ ۱۴ اسفندار ۱۳۴۰ف

احمد بادشاہ علوی وغیرہ — تجویز ثانی خواہان بوکالت راجے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

فصیح اللہ حسینی — طرف ثانی بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

چارہ کار۔ شخص متضرر کو اندرون مدت مرافعہ یا تجویز ثانی کرنا لازم ہونا۔ صحیح چارہ کار کا ترک کرنا۔ مدت دراز کے بعد تجویز ثانی پیش کرنا طویل مدت قابل معافی نہ ہونا۔ ہدایت عدالت دیوانی کی بناء پر ڈگری حاصل نکیجائے تو ایسی حالت میں کسی دادرسی کا مستحق نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) شخص متضرر کو چاہیے تھا کہ حسب ضابطہ اندرون مدت مرافعہ کرتا یا یہاں تجویز ثانی اندرون مدت پیش کی جاتی بجائے اس صحیح عمل کے ابتدائی عطیات میں آٹھ سال گذار کر اب آذر ۱۳۳۹ف میں تجویز ثانی کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ پس جو شخص صحیح چارہ کار اختیار نہ کرے تو اُس کی ایسی طویل مدت معاف نہیں دیجا سکتی۔

تجویز ثانی بنار اضی تجویز مصدرہ اجلاس صدر المہامی مورخہ ۲۴۔ آذر ۱۳۳۸ف

احمد بادشاہ علوی
بنام
فصیح اللہ حسینی

(۲) جب عدالت دیوانی کی ہدایت شخص متضرر کو دگیئی ہو اور وہ رجوع عدالت ہوکر ڈگری حاصل نہ کرے تو بحالت موجودہ وہ کسی دادرسی کا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا۔

واقعات مختصر۔ سجادگی درگاہ حضرت سید شاہ خداوند خدا نما حسینی قدس سرہٗ موقوعہ چینچولی کے متعلق فرمان مبارک مرقومہ ۳ شعبان ۱۳۳۲ھ بایں صراحت شرف صدور پایا۔ کہ معاش درگاہ مقدس واقع چینچولی کی نسبت تمہاری اور صدر الصدور کی رائے معروضہ امروزہ مناسب ہے۔ حسبہٗ موجودہ سجادہ سید شاہ فصیح اللہ حسینی کے نام تمام معاش متعلقہ بحال کی جائے۔ اور زمانہ ضبطی کی رقم مجتمعہ بھی برائے تعمیر و ترمیم مسجد و خانقاہ وغیرہ دلائی جائے۔

بحوالہ فرمان محولہ بالا نواب رحیم یار جنگ بہادر ناظم وقت نے بتاریخ ۵ امرداد ۱۳۳۱ف تجویز فرمائی کہ بروئے احکام نشان (۲۴۳) مورخہ ۵ تیر ۱۳۳۱ف سیریات و یومیہ مشروط الخدمت مصرحہ رپورٹ مددگار صاحب عطیات مورخہ ۳ خورداد ۱۳۳۱ف کی بحالی اقتداری نظامت عطیات تھے تو ایسی صورت میں منظوری کے لئے بارگاہ خسروی میں عرضداشت کے پیش کشی کی ضرورت نہیں دیکھی جاتی ہے۔ بنام فصیح اللہ حسینی معاش مذکورہ بحال کیجاتی ہے کہ بارگاہ خسروی سے ذریعہ فرمان مبارک مترشدہ ۳ شعبان ۱۳۳۲ھ منظوری صادر ہوچکی ہے حسبہٗ تعمیلی احکام اجرا ہوں۔

بنابرآں سید شاہ احمد بادشاہ وغیرہ (تجویز ثانی خواہ) نے بتاریخ ۲۰ تیر ۱۳۳۵ف بایں عذرات درخواست پیش کی کہ بلا اجرائی اشتہار خلاف منشاء مبارک تجویز بالا صادر ہوئی ہے۔ بغور علم درخواست ہذا پیش کی گئی ہے۔ چونکہ معاش اراضی و نقدی ضبط تھی۔ بقرار داد پیشی حسب ضابطہ بمقابلہ سید فصیح اللہ حسینی بموجب فرمان مبارک مرقومہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ دریافت وراثت فرمائی جائے۔ اور تا تصفیہ معاش ضبط رہے۔ من بعد کارروائی دفتر ہذا بلحاظ تعلق صیغہ انتظامی

احمد بادشاہ علوی بنام فصیح اللہ حسینی

عطیات میں منتقل ہوئی۔ وہاں سے بتاریخ ۱؍ آذر ۱۳۳۸ف عالیجناب صدر المہام بہادر نے یہہ تجویز فرمائی۔ "نظامت عطیات کی تجویز کی ناراضی سے درخواست مرافعہ اجلاس متفقہ پر پیش ہونا لازم ہے یا نظر ثانی کی درخواست اوس اجلاس پر دفتر معتمدی میں اس کے نسبت کارروائی نہیں کیجاسکتی"۔

تجویز بالا کی بنا پر سید احمد بادشاہ (تجویز ثانی خواہ) نے ۲۱؍ دے ۱۳۳۸ف کو درخواست تجویز ثانی باجلاس معتمدی مال پیش کی۔ اور استدعا کی گئی کہ کارروائی نظامت عطیات میں منتقل کردی جائے تاکہ وہاں سے اس کا تصفیہ ہوسکے ان کارروائی محکمہ ہذا میں آئی۔ اور یہاں سے درخواست گزار کو ذریعہ نشان (۷۱۹۰) مورخہ ۴؍ آبان ۱۳۳۸ف فہمایش دیگئی کہ اجلاس صدر المہامی مال جس کی ناراضی سے یہہ تجویز ثانی پیش ہوئی ہے۔ فیصلہ ابتدائی عطیات سے ناراض ہوں تو محکمہ ہذا میں باضابطہ طور پر تجویز ثانی یا محکمہ کمیٹی مرافعہ عطیات میں اپیل کیا جائے۔

اس بنا پر محکمہ ہذا میں بتاریخ یکم آذر ۱۳۳۹ف درخواست تجویز ثانی پیش ہوئی ہے۔

حکم عالیجناب رائے جگموہن لال صاحب ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج مثل پیش ہوئی قبل ازین بحث سماعت ہوچکی ہے۔ درخواست تجویز ثانی بعد از وقت ہے اور جس تجویز کی ناراضی سے پیش ہوئی ہے۔ وہ مصدرہ (۱۵) امرداد ۱۳۳۱ف ہے۔ نواب رحیم یار جنگ بہادر نے اپنے اختیارات حاصلہ کو کام میں لاکر فیصلہ صادر فرمایا۔ شخص متضرر کو چاہیئے تھا کہ حسب ضابطہ اندرون مدت مرافعہ کرتا۔ یا یہاں تجویز ثانی اندرون مدت پیش کیجاتی۔ بجائے اس صحیح عمل کے ابتدائی عطیات میں آٹھہ سال گذار کر اب آذر ۱۳۳۹ف میں تجویز ثانی کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ پس جو شخص صحیح چارہ کار اختیار نہ کرے تو اس کی ایسی طویل مدت معاف نہیں دیجاسکتی۔ قطع نظر اس کے عذرات تجویز ثانی بھی قانوناً قابل التفات نہیں ہیں۔

احمد بادشاہ علوی بنام فصیح الدین حسینی

چندہ حسینی کی تین لڑکیاں ہیں۔ منجملہ اون کے برہان بی کے شوہر محمد حسینی کے نام معاش مشروط دوامًا بذریعہ منتخبات سنہ ۱۲۹۶ و سنہ ۱۲۹۷ ف میں صادر ہوئی۔ اون کے انتقال پر انگی زوجہ شہزادہ بی کے نام وراثت منظور ہوئی اور من اللہ حسینی و ابو الحسینی کو عدالت دیوانی میں رجوع ہونے کی ہدایت ہوئی۔ آج تک انہوں نے اس کی تعمیل کی اور نہ کوئی ڈگری حاصل کی۔ پس بحالت موجودہ کسی دعویدار کو ستحق قرار نہیں دیئے جاسکتے۔

حکم ہوا

درخواست تجویز ثانی نمبر متفرق سے خارج اور مثل داخلدفتر ہو۔ حاضرین کی دستخط سنوائی لی جائے۔

مرافعہ باب حکومت صرف عطیات

نشان مثل ۳۴ سنہ ۱۳۳۸ ف
منفصلہ ۲۷ بہمن سنہ ۱۳۴۰ ف

مسٹ پلی گنڈا چاری وغیرہ .... مرافعان

بنام

مسٹ پلی لچھمن آچاری .... مرافعہ علیہ

حصہ داران دیگر کے حقوق تسلیم کرلئے جائیں تو جدید تختہ وراثت میں اون کے نام شریک کئے جانا۔ تختہ وراثت جدید میں دیگر حصہ داراں کے نام شریک کئے جانے کا جواز۔

تجویز ہوئی کہ اگر تختہ میں صاحب منتخب کے سوائے دیگر حصہ داراں کے حقوق کو تسلیم کرلیا گیا ہو تو اون حصہ داران کے نام جدید تختہ وراثت باظہار واقعات مرتب کیا جاسکتا ہے۔ گو کہ مورث کا نام درج نہ ہو۔

واقعات ابتدائی۔ ذریعہ منتخب نشان تعمیل ۲۰۴۲ بابتہ سنہ ۱۲۹۵ مسٹ پلی راما چاری ولد نارائنا چاری کے نام جو تعلقات اندور (نظام آباد) آرمور۔ نرمل۔ یدلاباد۔

مرافعہ بنارضی تجویز رائے جگو من لعل صاحب ناظم عطیات مورخہ ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۳۸ ف

گنڈاچاری بنام لچھمن اچاری

(عادل آباد) کا معاشدار تھا۔ بطور مدد معاش حسب ذیل الفاظ میں معاش کی بحالی عمل میں آئی:۔

"بموقوفی جملہ نقدیات وضبطی اراضی انعامات صرف مقطعہ کوچن پلی بموجب اجرائی حال بحال باشد"

اس منتخبہ میں کسی حصہ دار وشکمیدار کے نام کی صراحت نہیں ہے۔ جملہ معاش کی مقدار (الـ[illegible]) نقدی واراضی دونوں پر حاوی تھی۔ لیکن صرف مقطعہ کوچن پلی کی آمدنی ([illegible]) تھی جس کے منجملہ پن مقطعہ وراستہ پٹی کی بابتہ ([illegible]) بابتہ مرمت منہا ہوکر باقی ([illegible]) معاشدار پر بحال ہوئی ہے۔

امثلہ متعلقہ باربارطلبی کے باوجود دفاتر تحت سے وصول نہیں ہوئیں۔ لیکن مرافع نے دو تختہ جات وراثت کی مصدقہ نقول داخل کئے ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ بعد اجرائی منتخب انعامی نظر ثانی کی گئی اور جملہ معاش بحال ہوئی۔

ف ۱: مسمی راماچاری کا انتقال بتاریخ ۱۰ آذر ۱۳۰۴ف ہوا اس وراثت میں اس کا فرزند مسمی سباچاری نے اپنے اظہار میں بیان کیا کہ۔

"اس معاش میں مسمی وینکٹ رمناچاری وغیرہ پسران گوینداچاری (۵ [illegible]) وگنڈاچاری ولد گوپالاچاری (۵ [illegible]) کے حصہ دار ہیں۔ حصہ داراں کو برابر حصہ دیا جاتا ہے مگر تعلقہ آرمور کا سالانہ بالذات حاصل کرنے کے لئے راماچاری نے وینکٹ رمناچاری وغیرہ کے والد مسمی گوینداچاری کے نام فارغ خط لکھدیا ہے۔ میرے حصہ کے (۵ [illegible]) کے وضعات کے بعد باقی (۱۰ [illegible]) کا حصہ جس کو وہ حاصل کریں تو میری مزاحمت نہیں ہے بلکہ بجائے والد کے میرا نام شریک ہوکر مسمیان وینکٹ رمناچاری وگنڈاچاری کا نام وعویدار دوم وسوم میں شریک فرمایا جائے۔ تو میری رضامندی ہے۔"

مسمی راماچاری متوفی کے دوسرے فرزند مسمی شیشاچاری نے بھی اپنے اظہار

گنڈاچاری بنام لچھمن آچاری

ہیں رنگاچاری ولد گنڈاچاری کی حصہ داری کو بصراحت رقم متذکرہ صدر تسلیم کیا۔ اول تعلقدار صاحب ضلع نظام آباد نے اپنی رائے میں ان حصہ داروں کا ذکر بصراحت حصہ کرتے ہوئے ان کام نام بدستور شکمی میں رکھے جانے کی تجویز کی۔ اس سے صوبہ دار صاحب میدک نواب قوت یاور الدولہ نے ۲۹؍ آبان ۱۳۱۷ف کو اتفاق کیا مگر مجلس مالگذاری سے ۲۹؍ تیر ۱۳۱۸ف کو یہہ تجویز ہوئی کہ :۔

"وراثت مٹ پلی راماچاری متوفی بنام مٹ پلی شیشاچاری و مٹ پلی سباچاری فرزندان نسبت اراضی باخذ نصف حصہ محاصل و مقطعہ بالفاظ بحال دوام منظور کی جاتی ہے۔ نقدی بدستور جاری رہے۔ حصہ دار ان کی عذر داری ناقابل قبول ہے۔ مگر اس منظوری وراثت سے اون کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑہ سکتا"

شیشاچاری و سباچاری کا انتقال ہوچکا ہے اور اون کے قائم مقامان موجود نہیں اور لچھمن آچاری صاحب تختہ ہے۔ مگر اون کا تختہ وراثت موجود نہ رہنے سے تفصیلی امور منکشف نہ ہوسکے۔

(۳) مسمی گنڈاچاری ولد گوپال آچاری کے انتقال پر کارروائی وراثت کا آغاز تحصیل نرمل میں ہوا۔ یہہ گوپال چاری وہ ہے جسکا ذکر بضمن وراثت راماچاری تختہ وراثت میں آیا ہے۔ دفتر تعلقہ عادل آباد سے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۹۹) واقع ۲۵؍ آبان ۱۳۲۰ف موسومہ تحصیل نرمل تجویز ہوئی کہ گنڈاچاری متوفی کا نام جب کاغذات سرکاری میں نہیں ہے تو اس کے وراثت کی دریافت و تجویز کی ضرورت نہیں۔ اب تک جس طور پر گنڈاچاری کا حصہ صاحب منتخب ادا کرتا تھا۔ اوسی طرح باین شرط راداھابائی کو ادا کرے گا کہ راداھابائی کی پرورشی ہو۔

اس تجویز کی ناراضی سے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہونے پر یہہ فیصلہ صادر ہوا کہ "گنڈاچاری متوفی کا نام درج منتخب نہیں ہے لیکن اوس کے حصہ معاش کو بقدر (۵؍۴) سباچاری صاحب منتخب نے قبول کیا ہے۔ اس لئے بموجب گشتی نشان (۱۶) ۱۳۰۱ف قسم دوم ضمن الف گنڈاچاری کی وراثت کی کارروائی

گنڈاچاری بنام لچھمن آچاری

باضابطہ کیجائے"۔

بعد کارروائی تختۂ وراثت مرتب ہوا اور تحصیلدار نرمل نے وراثت رادہا بائی کے نام منظور کرنے کی رائے باظہار واقعات دی اور اول تعلقدار صاحب ضلع عادل آباد نے یہہ رائے ظاہر کی کہ

"بوقت وراثت راما چاری صاحب منتخب ورثا متوفی وشیشا چاری نے اپنا حصہ (۵ ر ۴ ہ) کا اور وینکٹ رمنا چاری کا حصہ (۵ ر ۴ ہ) کا اور گنڈاچاری کا حصہ (۵ ر ۴ ہ) کا ہونا بیان کیا ہے۔ اور اسی موافق وہ قابض ہیں"۔

بوقت منظوری وراثت منتخب حصہ داران معاش نے یہ استدعا کی تھی کہ ہمارے نام بھی بقدر حصہ درج تختۂ وراثت کیا جائے مگر مجلس مالگذاری سرکار عالی نے استدعا حصہ داران نامنظور کرکے یہہ طے فرمایا کہ وراثت صرف فرزندان متوفی کے نام منظور لیکن حصہ داروں کا قبضہ اور حقوق حصہ داران پر اس منظوری کا کوئی اثر نہ ہوگا حصہ داران مصرحہ بالا کے منجملہ ۵ ر ۴ ہ کا ایک حصہ دار مسمی گنڈاچاری گذشتہ ایام فرزند فوت ہوا۔ اثنار کارروائی وراثت میں گنڈاچاری حصہ دار متوفی کا فرزند مسمی گوپالاچاری بھی فوت ہوگیا اور اب یہ اوسی کی وراثت کی کارروائی پیش ہے۔ مسمی گوپالاچاری حصہ دار ۵ ر ۴ ہ کے ورثا سے ایک زوجہ مسماۃ رادہا بائی اور اس کی والدہ مسماۃ راما بائی موجود خواہان وراثت ہیں۔ اشتہارات عذرداری اجرا ہو چکے اور تحصیلدار صاحب نے رائے دی ہے کہ چونکہ بموجب گشتی دفتر سرکار صیغۂ مالگذاری نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۲۱ف بابتہ معاش عطیہ سلطانی کے ضمن حصہ داروں کی وراثت لازمی ہے لہذا رادہا بائی کی وراثت قابل منظوری ہے۔ اور راما بائی والدہ متوفی رادہا بائی کے زیر پرورش ہے۔

پس حسب رائے تحصیلدار گوپالاچاری متوفی کی وراثت اس کی بیوہ مسماۃ رادہا بائی کے نام قابل منظوری ہے۔ رادہا بائی متوفی کی کیبلن راما بائی کی پرورش کی کفیل رہے گی۔ صوبہ دار صاحب نے رائے ظاہر کی کہ "ضلع کی رائے

گنڈ آچاری
بنام
لچھمن آچاری

درست ہے۔ وراثت متوفی اوس کی بہو مسماۃ رادھا بائی کے نام قابل منظوری ہے جب متوفی مسلمہ حصہ دار ہے تو اوس کی وراثت کا تصفیہ ضرور ہے" معتمدی مالگذاری سے حسب تجویز نواب سعادت جنگ بہادر شریک معتمد مورخہ ۲۷ بہمن ۱۳۲۸ف "حسب رائے صوبہ داری وراثت گنڈاچاری متوفی ثلث حصہ دار اُس کی بہو مسماۃ رادھا بائی زوجہ گوپالاچاری متوفی کے نام بشرط پرورش راما بائی منظور رہوئی"

درخواست مرافعہ بدفتر صدر نظامت ورنگل

مٹ پلی گنڈاچاری نابالغ بولایت نارائن چاری و نارائن چاری (مرافعان) نے ۱۱ امرداد ۱۳۳۱ف کو صدر نظامت سمت تلنگانہ میں درخواست دی کہ مسٹ پلی وینکٹ رمناچاری کے نام معاش مقطعہ کوچن پلی و انعامات اراضی دیومیہ نقدی بحال اور تاحیات قبضہ میں تھی۔ نامبردہ کو ایک فرزند گنڈاچاری موجود ہے۔ اور کوئی وارث احق نہیں ہے۔ مسمی نارائن چاری برادر حقیقی و نصف حصہ دار موجود ہے وہ قابض معاش ہے۔ معاش کا منتخب بنام مٹ پلی سباچاری ہے۔ مگر حصہ دار متوفی مسلمہ ہے۔ اور درج کاغذات سرکاری ہے۔ اس لئے بعد تحقیقات تختہ وراثت بنام فرزند متوفی منظور فرمایا جائے۔ اور برادر حقیقی کی نصف حصہ داری درج فرمائی جائے۔

حسب ضابطہ اعلان جاری ہوا اور لچھمن آچاری (مرافعہ علیہ) نے درخواست عذر داری پیش کی کہ وینکٹ رمناچاری کی کوئی معاش سرکار سے نہیں ہے نہ کسی کاغذ میں مسمی مذکور کا نام آنہ داری یا حصہ داری میں درج ہے۔ اور نہ ½ حصہ منظور ہے۔ ۳۰ سال قبل رمناچاری کا نام برضامندی سباچاری تختہ جات میں شریک کیا گیا مگر عالیجناب سرمہاراجہ مدارالمہام بہادر نے نامنظور فرماکر چارہ جوئی عدالت دیوانی کی ہدایت دی۔ اوس کی (عذرداری) کے وقت بھی یہی عذر دار مستدعی ہوا تھا کہ حصہ داری اوس کے نام منظور ہو مگر وہ نامنظور ہوئی۔

گنڈاچاری بنام لچھمن آچاری

پس یہ کارروائی داخل دفتر فرمائی جائے۔

تجویز صوبہ داری

مسٹر وراب جی صوبہ دار ورنگل نے ۱۲ امرداد ۱۳۳۷ف کو حسب ذیل تجویز کی :-

"آج مثل پیش ہوئی۔ عذر دار وکالتاً حاضر۔ دعویدار باوجود اطلاع غیر حاضر۔ عذر دار کے وکیل صاحب کا بیان ہے کہ دعویدار جس وراثت کا خواہاں ہے اوسکا وجود ہی کاغذات سرکاری میں نہیں۔ جس معاش پر دعویدار کو استدلال ہے اوس کا منتخب عذر دار کے دادا کے نام منظور ہوا ہے۔ اور اوس میں دعویدار کے باپ کا نام تک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک دعویدار کی جانب سے وثائق بھی پیش نہیں ہوئے۔

مثل دیکھی گئی عذر دار کے وکیل صاحب کا بیان بالکل درست ہے۔ جس منتخب کے مندرجہ معاش میں بقدر ۵ ر ۴ ر حصہ داری کا دعوی اور وراثت کی درخواست دعویدار نے کی ہے۔ اوس کا منتخب عذر دار کے دادا کے نام جاری ہے اور وراثت مسلسلہ بسلسلہ محکمہ ہذا سے بعد طے مراحل ضابطہ عذر دار کے نام منظور ہو چکی ہے۔ اس منظوری وراثت کے وقت بھی دعویدار کی جانب سے درخواستیں پیش ہوئی تھیں جو نامنظور کر دیگئیں۔ دعویدار پیروی سے بھی لاپرواہ اور اس وقت تک اوس نے وثائق بھی داخل نہیں کئے ہیں۔ تو کوئی ضرورت کارروائی کو حیز التوا میں رکھنے کی پائی نہیں جاتی۔ مثل بانبات سے خارج کر دی جائے"۔

مرافعہ نظامت عطیات و تجویز نظامت

اس کا مرافعہ گنڈاچاری و نارائن چاری (مرافعین) نے نظامت عطیات میں پیش کیا کہ مورث متوفی کی حصہ داری کاغذات سرکاری سے ثابت ہے راماچاری (صاحب منتخب) کی وراثت کے وقت اوس کے فرزندان نے پدر مرافعہ گذاران کے حق و حصہ کو بصراحت تسلیم کیا اور منظوری وراثت میں حکم دیا گیا کہ حصہ داران

گنڈا آبادی بنام لچھمن آچاری

کے حصص اب منظوری وراثت سے بدستور قائم رہیں گے۔ نیز دوسرے حصہ داران کے حقوق بھی محکمہ سرکار سے تسلیم فرمائے گئے ہیں اور وہ اپنے حصے پا رہے ہیں تو وینکٹ رمناچاری کی وراثت سے انکار صحیح نہیں ہے۔

رائے جگموہن لال صاحب نے ۱۸ ار اسفندار سنہ ۱۳۳۸ ف کو یہ تجویز کی:-

"آج مثل پیش ہوئی وکیل صاحبان فریقین حاضر بحث مسموع ہوئی۔ واقعات مقدمہ صاف ہیں۔ پابندہ معاش نارائن چاری تھا۔ منتخب اوس کے فرزند راما چاری کے نام صادر ہوا۔ اس منتخب میں کسی اور شخص کا نام درج نہیں ہے۔ مگر روئداد مثل سے پتہ چلتا ہے کہ راما چاری کا حصہ صرف ۵ ر ۴ ر عمداً اقرار دیا گیا۔ نیز معاش میں سے گوبالا چاری کا حصہ ۵ ر ۴ ر قائم ہے۔ جو صاحب منتخب کا چچا تھا۔ اور جس حصہ پر اب ورثاء گرادہا بائی قابض ہے۔ بقیہ ۵ ر ۴ ر گوبندا چاری کو ایصال ہوتا رہا۔ چنانچہ بوقت دریافت وراثت راما چاری اسی کے ہر دو فرزندوں نے بھی اس حصہ کا برابر ایصال ہوتے رہنا اپنے حلفی بیان میں تسلیم کیا ہے۔

یہاں مسئلہ تعین حصہ داری یا اندراج نام حصہ داری زیر تصفیہ نہیں ہے بلکہ وراثت۔ دریافت وراثت صرف ایسے شخص کے متعلق عمل میں لائی جاسکتی ہے جو صاحب منتخب ہو یا صاحب تختہ وراثت یا جس کی حصہ داری یا شکمی داری۔ اندراج کاغذات سرکاری کے معنی یہ ہیں کہ عہدہ دار مجاز نے بعد تکمیل کارروائی ضابطہ شکمیدار کا نام درج کیا ہو۔ محض کسی کے بیان میں نام کا آجانا جو شریک مثل ہو اس غرض کے لئے کافی نہیں ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال رہے۔ مرافع کو چاہیئے کہ وہ بصیغہ مال حسب ضابطہ اصلاح منتخب کی کارروائی کریں تا بمقابلہ طرف ثانیان حسب تجاویز سابقہ حصہ داری کی ڈگری حاصل کریں حاضرین کی دستخط شنوائی لیجائے۔"

گنڈاچاری بنام لچھمن آچاری

عذرات مرافعہ

گنڈاچاری و نارائن چاری نے ۱۸ اسفندار ۱۳۳۸ف کو محکمہ ہذا میں لچھمن آچاری کے نام تجویز نظامت متذکرہ بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل مرافعہ دائر کیا ہے۔

عذرات

(۱) محکمہ تحت نے تمام اُمور حصہ داری و شکمیداری کو تسلیم کرتے ہوئے بصیغۂ مال اصلاح کی تجویز صادر فرمائی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ حصہ دار مسلمہ جس کا نام کسی کاغذ سرکاری میں آیا ہو بروقت رجوع وراثت ہوسکتا ہے۔

(۲) شجرہ خاندان منسلکہ سے بخوبی ظاہر ہوگا کہ فریقین ایک جدی ہیں۔ اور اُن کی حصہ داری مسلمۂ سرکار و فریقین ہے۔ ایسی حالت میں حسب احکام مجریہ سرکار ہم مرافعین کے حقوق مسلمہ کے لحاظ سے وراثت ہوگی جو بقیہ ۵/۳ کی ہوتا ہے

(۳) کاغذات سرکاری مشمولہ مثل محکمۂ مالگذاری ۳/۵۸ عادل آباد ۱۳۲۷ف وراثت گویالاچاری و مثل محافظی ۴/۲۲ نرل ۱۳۰۴ف نسبت وراثت راماچاری سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ ہم سائلان مرافعان حصہ داران ۵/۳ کے مسلمہ ہیں۔

(۴) سباچاری و شیشاچاری نے اپنے پدر راماچاری کی وراثت میں سائلان مرافعین کی حصہ داری تسلیم کرئے۔ یہ ہر دو وراثت منظورہ سرکار ہیں۔ امثلہ محولہ طلب و ملاحظہ کرنے سے بخوبی واضح ہوگا۔

(۵) ایسے حصہ داروں کی نسبت جن کو صاحب منتخب اپنے بیان حلفی میں کسی حصہ دار کے حصہ کو تسلیم کرلئے تو وہ حصۂ معاش سے محروم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اوس کی وراثت منظور ہوکر وہ اپنے حصہ سے مستفید ہوگا۔

(۶) بقیہ عذرات زبانی بروز پیشی عرض کئے جائیں گے۔

(۷) استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

گنڈا آچاری
بنام
لچھمن آچاری

حکم عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر میر مجلس عدالت العالیہ و نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات معزز ارکان

تمہید ۔ نارائن آچاری اصل صاحب منتخب تھے ۔ اون کا انتقال ۱۳۰۴ف میں ہوا۔ ان کے بعد راما چاری اون کے بڑے بیٹے صاحب تختہ قرار دیئے گئے۔ راماچاری کے انتقال کے بعد اون کی وراثت شباچاری و شیشاچاری کے نام منظور ہوئی لیکن اس کا فیصلہ کرتے وقت ۲۹ تیر ۱۳۱۰ف کو مجلس مالگذاری نے اس امر کی صراحت کردی کہ اس کا کوئی اثر دیگر حصہ داروں کے حقوق پر نہ پڑیگا کیونکہ شجرہ کی رو سے نارائن چاری صاحب منتخب کے تین اولادیں تھیں۔ اول راماچاری دویم ڈہل چاری سویم گوینداچاری۔ اور نارائن چاری کے ایک بھائی گوپالا چاری بھی تھے۔ یہہ سب حصہ دار تھے۔ سباچاری و شیشاچاری کے انتقال کے بعد اون کی وراثت ہنمنتاچاری و لچھمن چاری کے نام منظور ہوئی شیشاچاری کی ایک بیوہ لچھمی بائی تھی اس کارروائی کے وقت بھی یہہ امر ظاہر کر دیا گیا تھا کہ دیگر حصہ دار اپنا اپنا حصہ پا رہے ہیں خود ورثا کو بھی یہہ واقعہ تسلیم تھا۔

ان حالات میں گوینداچاری کا پوتا گنڈاچاری اور اوس کا لڑکا نارائن چاری یہہ درخواست پیش کرتے ہیں کہ اون کی وراثت منظور کی جائے۔ عدالت ماتحت نے اس درخواست کو اس تجویز کے ساتھ نامنظور کر دیا کہ چونکہ درخواست گذاران کے مورث کا نام ابھی تک کاغذات سرکاری میں درج نہیں ہوا ہے لہذا وراثت کی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ مگر صورت واقعہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ درخواست گذاران کا حق وحصہ ۱۳۰۴ف سے برابر تسلیم ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور آج بھی ہمارے روبرو مرافعہ علیہ لچھمن آچاری کے وکیل نے تسلیم کیا کہ خانگی طور سے یہہ اشخاص یعنے درخواست گذار اپنا حصہ پا رہے ہیں۔ چنانچہ گوپالاچاری برادر نارائن چاری کا تختہ وراثت مسلمہ طور سے مرتب ہو چکا ہے۔ جب یہہ تمام واقعات تسلیم ہیں تو اس کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہے کہ درخواست گذاران کے نام جدید تختہ وراثت

گنڈاچاری بنام لچھمن آچاری

باظہار واقعات مرتب کر دیا جائے۔ گو اس مورث کا نام درج نہ تھا۔ مگر چونکہ وینکٹ چاری حصہ دار کا انتقال ہو چکا ہے۔ اوس کی وراثت کی جدید مثل قائم کرکے اوس کے بیٹے گنڈاچاری کا نام درج ہو سکتا ہے اور اسی طرح سے گوینداچاری اولی کی وراثت کی مثل قائم کرکے نارائن چاری کا نام درج ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ گوپالا چاری کی بابتہ کیا جا چکا ہے۔ تاکہ سرکاری کاغذات واقعات کے مطابق ہو جائیں۔ مقدمہ واپس کیا جاتا ہے۔ حسب ضابطہ بموجب ہدایات متذکرہ بالا کارروائی کی جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

۱۳۳۹ف نشان مثل ۳۲/۸۷

گنگا ریڈی .... مرافع

بنام

نرسہواں ریڈی .... مرافعہ علیہ

منفصلہ ۱۱ اسفندار ۱۳۴۰ف

تصفیہ تبنیت۔ تصفیہ وراثت۔ تصفیہ وراثت کا بانتظار تصفیہ تبنیت نہ روکا جانا۔ تصفیہ تبنیت و تصفیہ وراثت کا ایک جائے فیصلہ کرنا۔

تجویز ہوئی کہ تصفیہ وراثت کو منتظر بہ تصفیہ تبنیت رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے دونوں امور کی نسبت شہادت لے کر دونوں امر کا ایک جائے تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ لنگا ریڈی اصل دار مقدم مالی موضع ذیل ۔۔۔ نے ۲۳ بہمن ۱۳۳۲ف کو فوت ہوا۔ اور تحصیل ۔۔۔ سے حسب ضابطہ کارروائی وراثت شروع کی گئی تو حسب ذیل اشخاص دعویدار وراثت ہوے۔

(۱) نرسہواں ریڈی برادر خورد متوفی۔
(۲) کستنا بائی عرف بچکا زوجہ متوفی
(۳) ینا بائی زوجۂ متوفی۔

گنگا ریڈی بنام نرسہوان ریڈی

(۴) گنگا ریڈی نابالغ برادر زادہ و متبنیٰ متوفی بولایت دو بگل نرساریڈی گوپال راؤ صاحب منصرم تحصیلدار وقت ۱۱ ؍ آبان ۱۳۳۳ ف کو یہ رائے درج تختہ کیا کہ بمقابلہ برادر حقیقی کے جس کا خاندان غیر منقسمہ ہونا ثابت ہے بیوہ کو دعویٰ وراثت نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے وراثت بنام نرسہواں ریڈی منظور اور ہر دو بیوگاں کی پرورش تاحیات ذمہ نرسہواں ریڈی رہے گی جو حصہ دار سابق سے اس وطن میں ہے۔ وہ علی حالہ بحال رہے گی۔

ڈویژن افسر وقت نے ۱۳ ؍ آبان ۱۳۳۳ ف کو حسب رائے تحصیل وراثت لنگا ریڈی بنام نرسہوان ریڈی منظور اور دو زوجگان کی پرورش نرسہوان ریڈی کے ذمہ رہنے کی تجویز فرمایا۔ ضلع میں منجانب گنگا ریڈی مرافعہ پیش ہوا۔ مولوی تقی حسن صاحب اوّل تعلقدار نے ۱۲ ؍ دے ۱۳۳۴ ف کو یہ فیصلہ کیا کہ مرافعہ منظور مزید تحقیقات کے بعد تصفیہ کرنے اور نیز تا تصفیہ گماشتہ منجانب سرکار مقرر کیا جائے۔

محکمہ ہذا میں بنا راضی فیصلہ ضلع منجانب نرسہوان ریڈی مرافعہ دائر کیا گیا۔ محکمہ ہذا سے ذریعہ فیصلہ ۱۹۰ مورخہ ۲۵ ؍ خورداد ۱۳۳۶ ف مرافعہ نامنظور اور قبضہ کی تحقیقات ڈویژن افسر صاحب بذات خود کریں اور فریقین سے غیر حاضری کے متعلق کوئی رعایت نہ کرنے کا حکم ہوا۔

ڈویژن افسر وقت مولوی سلطان غوری صاحب نے ۷ ؍ مہر ۱۳۳۷ ف کو بہ تعمیل حکم محکمہ سرکار یہ تصفیہ کیا کہ دو گنگا ریڈی (مرافع) فرزند متبنیٰ متوفی کو کافی موقع دیا گیا تبنیت کو ثابت کرنے سے قاصر رہا۔ وطن داران دیہی کی تبنیت کی منظوری محکمہ ضلع لازمی قرار دی گئی ہے جس کی تبنیت ثابت و منظور نہ ہو۔ بمقابلہ برادر حقیقی (مرافعہ علیہ) بضمن کارروائی وراثت کیونکر منظور کیجا سکتی ہے۔ گنگا ریڈی (مرافع) راجیسر ریڈی کا اکلوتہ فرزند ہے بجز اس کے اس کو اولاد ذکور سے اور کوئی فرزند

گنگا ریڈی بنام نرسہولن ریڈی

نہیں ہے۔ تو ایسا اصولاً و رواجاً کسی دوسرے کو متبنٰی نہیں دیا جا سکتا۔ اسکے علاوہ گنگا ریڈی نے کوئی شہادت لسانی و تحریری پیش نہیں کیا۔ کارروائی وراثت میں اس امر کا تصفیہ ہو چکا ہے وثیقہ تبنیت منظورہ و ڈگری عدالت پیش کی جانی چاہیئے۔ ایسے شخص کی عذرداری بروئے گشتی ۴۲ مورخہ ۲ امرداد ۱۳۲۵ف قابل سررشتہ مال نہیں ہے۔ متوفی کی وراثت باتفاق رائے تحصیل جو منظور کی گئی ہے اصولاً و شاستراً نا واجبی نہیں ہے۔ جب یہ ورثاء متوفی کی قائم مقامی بحال و برقرار رہے۔

"صوبہ داری میں منجانب گنگا ریڈی (مرافع) مرافعہ دائر کیا گیا تو مسٹر ذراب جی صوبہ دار ورنگل نے ۶ امرداد ۱۳۳۴ف کو یہ تصفیہ فرمایا کہ" وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی تحت میں مرافع کو بہ تعمیل حکم متعدد مواقع دیئے گئے۔ باوصف اس کے اوس نے کوئی شہادت لسانی و تحریری پیش نہیں کیا اور تبنیت کو ثابت کرنے سے قاصر رہا اور تجویز تحت باعتبار حالات مقدمہ ناقابل دست اندازی ہے لہٰذا مرافعہ نامنظور"۔

اب محکمہ ہٰذا میں منجانب گنگا ریڈی مرافعہ پیش ہوا ہے۔ جس کے عذرات اہم یہ ہیں۔

عذرات

ف ۱ تجویز تحت خلاف معدلت ہے۔ نابالغ کے ساتھ قانوناً جس مراعات کی ضرورت ہے نظر انداز فرمائی جا کر فیصلہ تحت جو محض یکطرفہ حیثیت سے صادر فرمایا گیا ہے۔ جو ہر آئینہ خلاف انصاف و مبنی بر سختی ہے۔

ف ۲ محکمہ ڈویژن نے جن امور پر بخلاف مسائل استدلال فرمایا ہے اور جس کو محکمہ مرافعہ عہلے نے جائز رکھا ہے وہ صریح بے ضابطہ و منافی قانون ہے محکمہ ڈویژن نے اکلوتے لڑکا متبنٰے دیا جانا ناجائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ شاستراً اسکا جواز تسلیم کیا گیا ہے و نیز ڈویژن سے ظاہر فرمایا گیا ہے کہ بمقابل برادر حقیقی۔ فرزند متبنٰے امتیاز حیثیت نہیں رکھتا۔ حالانکہ یہ

گنگا ریڈی
بنام
نرسہواں ریڈی

استدلال خلاف شاستر ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ وتنسیخ تجویز تحت بمقابلہ فریقین باضابطہ تحقیقات کا حکم فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی، جے ماسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال

تمہید - بحث فریقین بتاریخ ۹ بہمن سنہ ۱۳۳۶ ف سماعت کی گئی۔ مرافع کے اسم عذرات یہہ ہیں کہ عدالت ہائے تحت میں اوس کو کافی موقع نہیں دیا گیا۔ دعوی تبنیت کے دوران میں وراثت کا تصفیہ نہیں کیا جانا چاہیئے۔ خاندان مشترکہ نہیں ہے اور یہہ کہ متبنی لیا جانے سے اکلوتہ لڑکا محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

یہہ آخری عذر صحیح ہے۔ (فقرہ (۲۹۷) پنجم ایڈیشن پرنسپلز آف ہندو لا مولفہ ملا)

مجھے صوبہ دار صاحب وشریک معتمد صاحب ہر دونوں کی رائے سے اتفاق ہے۔ کہ مرافع کو کافی موقع دیا گیا۔ خاندان مشترکہ ہونے کی کافی شہادت ہے۔ چند حالات میں تصفیہ وراثت کو منتظر بہ تصفیہ تبنیت رہنے کی بابتہ جو دو نظائر (دکن لا رپورٹ جلد، صفحہ ۲۴۰ و دکن لا رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۱) پیش کئے گئے ہیں۔ اون سے ہمیں مدد نہیں مل سکتی جبکہ عدالت ہائے تحت نے ایک ساتھ تبنیت اور وراثت سے بحث کر کے اول الذکر کو نا منظور کیا ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نا منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نمبر ۱۳۳۷ ف
نالش ۱۲
۸۷
منفصلہ
۳۰ بہمن سنہ ۱۳۴۱ ف

گوپال و مونڈو .... مرافع۔

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت مولوی حاجی محمد فیض الدین صاحب وکیل سرکار

سرکار کا وصہ دار نہ ہونا نسبت ضبط شدہ مال کے۔ ضبط شدہ مال کا واپس لیا جانا۔ ضبط شدہ

مرافعہ بلا ادعائی تجویز صدر ناظم صاحب مال سمت مرہٹواڑی فیصلہ نشان ۶۱ بابتہ سال ۱۳۳۳ ف

گوپال ولد ہوٹیمو بنام سرکار عالی

مال کے نقصان کی ذمہ داری۔

تجویز ہوئی کہ جب مال پر سے ضبطی برخاست ہو چکی ہو تو اوس شخص کا جس کا یہ مال ضبط کیا گیا تھا یہہ کام ہے کہ وہ اس مال کو اپنے قبضہ میں لے لے اس کے ایسا نہ کرنے سے اگر کوئی نقصان ہو تو سرکار ایسے نقصان کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

واقعات یہہ ہیں کہ بوجہ عدم ادخال مطالبہ سرکاری گوپال کا مال پیداوار (۲۲۱) پلہ جوار سال ۱۳۲۸ف میں ضبط اور زیر نگرانی سرکار رہا۔ ۱۳۲۹ف میں مال پیداوار ضبطی سے واگذاشت ہوا۔ اور مال لیجانے کا حکم دیا گیا۔ مگر حکم دینے کے بعد بھی گوپال مرافع نے مال نہیں لے گیا۔ تحصیل پٹن سے اہلدیہہ کے نام حکم دیا گیا کہ گوپال کو پنچوں کے روبرو مال لیجانے کا حکم دے کر بری الذمہ ہو جائیں۔ دفتر دیہی نے بموجب حکم تحصیل تعمیل کر کے پنچنامہ تحصیل کو روانہ کیا۔ گوپال نے مال لیگیا اور نہ رقم مطالبہ سرکاری ادا کیا۔ بلکہ حکم تحصیل کی ناراضی سے ڈویژن میں مرافعہ پیش کیا۔ جو نامنظور کیا گیا۔

تجویز مندرجۂ بالا صادر ہونے کے دو سال بعد گوپال نے معاملہ زیر بحث کو تازہ کرنے کی غرض سے پھر تحصیل میں مال منضبطہ یا اوس کی قیمت دلانے کے لئے درخواست پیش کی۔ تحصیل سے فہمایش دی گئی کہ یہہ امر فیصل شدہ اب تازہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے گوپال نے ڈویژن اور صدر نظامت میں یکے بعد دیگرے مرافعہ پیش کئے۔ وہ نامنظور ہو کر تجویز تحصیل بحال رہی۔

اب گوپال نے فیصلہ صدر نظامت کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش کیا ہے۔

عذرات

فیصلہ تحت سے ظاہر ہے کہ مال واگذاشت کا حکم ہوا تھا اوس کی تعمیل قانونی تحصیل سے نہیں ہوئی۔ اگر صحیح تعمیل واگذاشت کی ہوتی تو مال تحصیل میں رہنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ بہ فرض محال اگر مان لیا جائے کہ جواری مرافع نہیں لے گیا تو تحصیل کو اوس کی

گویا بابل دھونڈو بنام سرکار عالی

حفاظت کرنا لازم تھا۔ اگر حفاظت نہ کئے ہوں تو اوس کے نقصان کی ذمہ داری اونہیں پر ہے۔ اور انصافاً مِن مرافع کو ملنا چاہیئے بہرحال مِن مرافع پانے کا مستحق ہے اگر مال قابل ادائی نہ ہو تو جو نقصان ہو خاطی سے ملنا چاہیئے۔ لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور فرمایا جائے اور جواری یا نقصان مِن مرافع کو دلایا جائے۔

حکم عالیجناب بی، جے ٹاسکر اسکوائر معتمد صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مرافعہ گذار غیر حاضر۔ مددگار وکیل سرکار کی بحث سماعت کی گئی۔ درخواست بطور مرافعہ پیش ہوئی ہے۔ لیکن بصیغۂ مرافعہ تمام چارۂ کار ختم ہو چکے ہیں۔ اور اسلئے صرف بصیغۂ نگرانی اس کارروائی پر غور کیا جا سکتا ہے۔ کمرکار کی جانب سے اس میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ جب مال پر سے ضبطی برخاست ہو چکی تھی تو خود گذار کا یہ کام تھا کہ اوس کو اپنے قبضہ میں لے لیتا۔ نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں جو کہ اس معمولی کارروائی نے طول کھینچا ہے۔ مرافعہ گذار اپنا چارۂ کار اختیار کرنے میں ہمیشہ تساہل کرتا رہا۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

ہیرا سن مرافع بوکالت پنڈت راجیندر راؤ صاحب نائک مولوی صفدر مرزا صاحب و پنڈت مادھو راؤ صاحب وکلاء۔

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ ....

پیش ۳۳ ۱۳۲ف
نمبر مسل ۲۵/۴۷
منفصلہ
۳ بہمن ۱۳۴۰ف

سررشتۂ بندوبست کے حقوق نسبت پٹہ دہانی۔ پٹہ دہی۔ پرمیوک مین کا پٹہ دینا۔ ناجائز قابض کے حق مین پٹہ نہ ہونا۔ قابض ناجائز۔

تجویز ہوئی کہ (۱) سررشتہ بندوبست کسی اراضی شریک پرمیوک کے پٹہ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

مرافعہ بنا راضی تجویز تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۶ امر آذر ۱۳۳۷ف۔

ہیرامن بنام سرکار عالی

(۲) محض اس وجہ سے کہ کوئی شخص اراضی پر ناجائز قبضہ پا چکا ہے اور بغیر بے دخلی کے چند سال تک کاشت کیا ہے۔ پٹہ کے لئے اس کو کوئی حق ترجیح نہیں دیا جاسکتا۔

واقعات۔ یہ ہیں کہ مسمی ہیرامن ساکن گولٹ گاؤں تعلقہ اورنگ آباد نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ موضع گولٹ گاؤں میں جو ([illegible] ایکر ۱۴ گنٹہ) اراضی پرمیوک ہے۔ اوس کے منجملہ ([illegible] ایکر ۳ گنٹہ) قابل کاشت ہونے سے بوقت رویژن مہتمم صاحب بندوبست نے قیام حدود کے بعد سائل کے نام پٹہ کرانے کی تجویز صادر کی تھی مگر سر رشتہ مال سے اس وقت تک پٹہ کے احکام صادر نہیں ہوئے براہ کرم بعد تحقیقات سائل کے نام پٹہ فرمایا جائے۔ تحصیل سے بعد دریافت اہل دیہہ ضلع میں رپورٹ کی گئی کہ مندرجہ صدر پرمیوک سے بوقت رویژن بندوبست ایک نمبر علیحدہ قائم کیا جا کر اور حدی پتھر بھی نصب کئے گئے۔ مگر اوس کا عمل کاغذات بندوبست میں ہے نہ نقشہ میں قائم کیا گیا ہے۔ نمبر کا کل رقبہ ([illegible] ایکر ۱۴ گنٹہ) ہے لیکن کاشتکار نے [illegible] ایکر اراضی میں کاشت کی ہے۔ اور باقی اراضی افتادہ ہے۔ اراضی مذکور پرمیوک ہونے سے اس پر کوئی دہارہ قائم نہیں ہے۔ لہذا ایماء فرمایا جائے کہ بندوبست سے کوئی نمبر قائم کیا گیا تھا یا نہیں۔ بصورت اولی کس قدر رقبہ کا تاکہ کارروائی کی یکسوئی ہو سکے۔

جس پر ضلع سے تجویز ہوئی کہ جبکہ ترقیات عامہ سے کوئی استرداد رقبہ پرمیوک کا صادر نہیں ہوا ہے تو صیغہ مال سے اس رقبہ کا کوئی نمبر قائم کر کے درخواست گزار کو نہیں دیا جاسکتا۔ درخواست گذار بیدخل کر دیا جائے۔ اس وقت تک درخواست گذار نے جو استفادہ حاصل کیا تھا وہ خلاف احکام ہے۔ اراضیات متصلہ کا جو محاصل ہوا اوس سے قرار داد کر کے محاصل وصول کر لیا جائے۔ اس حکم ضلع کی ناراضی سے مسمی ہیرامن نے محکمہ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش کیا ہے۔

عذرات

پیرامن
بنام
سرکار عالی

محکمہ تحت نے گشتی کی تعبیر غلط فرمائی ہے اور یہ کہ من مرافع ۱۳۲۸ف سے اراضی مذکور پر قابض ہے۔ اور تحصیلدار صاحب نے پٹہ کی سفارش کی ہے ایسی صورت میں تحصیلدار صاحب کی سفارش قابل منظوری ہے۔ لہذا استدعاء ہے کہ مرافعہ منظور و تجویز ضلع منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب بی۔ جے۔ ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مرافعہ گذار اور وکیل سرکار کی بحث سماعت کی گئی۔ تجویز ضلع اورنگ آباد مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۳۷ف کی ناراضی سے یہ مرافعہ پیش ہوا ہے۔ جس میں تعلقدار صاحب اورنگ آباد نے ایک تجویز کی نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا۔ جو ایک اراضی پرمیوک سے مرافعہ گذار کی بیدخلی سے تعلق ہے۔ مرافع کا دعویٰ یہ ہے کہ ۱۳۳۱ف میں اوس نے اراضی پرمیوک کے کچھ رقبہ کا پٹہ اپنے نام کئے جانیکی نسبت کسی عہدہ دار بندوبست سے حکم حاصل کیا ہے۔ اور اب یہ استدلال کرتا ہے کہ چونکہ اس کو شہادت کے پیش کرنے کا کافی موقع حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے مقدمہ بغرض تحقیقات واپس کردیا جائے۔ میں اس استدعا کے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوں۔ کیونکہ سررشتہ بندوبست کسی اراضی شریک پرمیوک کے پٹہ کرنے کا مجاز ہی نہیں ہے۔ مرافعہ گذار یہ بیان کرتا ہے کہ احکام اس کے پاس سے گم ہوگئے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ بعدازاں وہ سالانہ اجازت کی بناء پر اراضی پر قابض تھا۔ بہرحال یہ بالکل واضح ہے کہ مرافعہ گذار کو کوئی قانونی استحقاق حاصل نہیں ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ اراضی پر ناجائز قبضہ پا چکا تھا اور بغیر بیدخلی کے چند سال تک کاشت کیا ہے پٹہ کے لئے اس کو کوئی حق ترجیح نہیں دیا جاسکتا۔ تحت ضابطہ کارروائی ہونی چاہیئے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

سید غوث وغیرہ مرافعان بوکالت رائے گل بہادر صاحب و مولوی سید محمد عبد القادر صاحب جعفری وکلاء۔

بنام

بتلی بیگم مرافعہ علیہا بوکالت مولوی محمد جہانگیر حسین صاحب و مولوی جہانگیر علی صاحب وکلا۔

نواسی۔ نواسی کو بمقابلہ اشخاص غیر یکجدی وراثت میں حق ترجیح حاصل ہونا۔ احکام و منشاء عطاء۔ غیر خاندان میں معاش منتقل نہ کی جانا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) نواسی کے نام وراثت منظور ہونی چاہئے جبکہ عذرداریکجدی رشتہ دار نہیں ہیں۔

(۲) بلحاظ احکام و منشاء عطاء غیر خاندان میں معاش منتقل نہیں کیجا سکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ منتخب نشان (۲، ۱) بابتہ ۱۲۹۷ھ کے ذریعہ مسمیان سید محی الدین محمد کلاں۔ سید صاحب میاں کے نام بعنوان مدد معاش اراضی انعامی رقمی (ما کہ لعصہ) معہ درختان سیندھی و تمر ہندی وغیرہ واقع علی آباد تاحیات بحال ہوئے و بصیغۂ نظر ثانی جملہ اراضی و درختان تمر ہندی و انبہ و سیندھی وغیرہ بلاقید حیات دواماً بحال ہوئے۔ محمد کلاں صاحب منتخب نمبر (۲) فوت ہونے پر بربناء اجرائی اشتہار حضوری دعویداران سماۃ عباس بی زوجہ و عائشہ بی عرف رسول بی و امینہ بی و حفیظہ بی و غلام معین الدین عرف غلام خواجہ نابالغان بولایت عباس بی مادر اپنے کو مرحوم کے ورثاء بتلاکر اپنے نام وراثت منظور ہونے کی استدعا کی۔ بناء برآں اشتہار عذرداران اجرا پایا اور اشخاص ذیل نے عذرداری پیش کی۔

۱۔ سید محمود و سید قادر۔ ۲۔ سید احمد و سید محمود و سید میراں۔ ۳۔ محی الدین بی عرف پتلی بیگم۔ ۴۔ رسول بی زوجہ سید حسین ۵۔ صاحب بی۔

جبکہ تحصیل سے کارروائی ضابطہ آغاز ہوئی تو بوجہ غیر حاضری دعویداران بربناء

مرافعہ بنا راضی تجویز صدر ناظم صاحب مال سمت تلنگانہ۔

غوث سید بنام پتلی بیگم

رپورٹ تحصیل صاحب ضلع نے ذریعہ مراسلہ نشان (۱۹۲۱) مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۲۱ف حکم دیا کہ دعویداران کو ۴۲ مواقع ضرورت سے زائد دئے گئے مزید انتظار کی ضرورت نہیں۔ بمقابلہ عذر داران تحقیقات کی جائے۔

بنا بر آں بمقابلہ عذر داران نمبر ۱ و ۲ و ۳ تحصیل نے دریافت آغاز کرکے تحتہ اس رائے کے ساتھ ضلع میں روانہ کیا کہ اثناء دریافت میں درخواست پیش ہوئی کہ محی الدین بی عرف پتلی بیگم فوت ہو گئی ہے۔ سید غفور (ولی پتلی بیگم) کو لڑکی پیش کرنے حکم دیا گیا لڑکی پیش ہوئی۔ اس کے متعلق فریقین نے گواہ پیش کئے۔ تردیدی گواہ زیادہ معتبر معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے محی الدین بی کو انتقال کرتے اور دفن کرتے دیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ سید غفور (ولی) کئی پیشیوں سے حاضر و پیروکار نہیں ہے ان کو یقین ہوگیا کہ میرا جعل کھل گیا کامیابی کی امید نہیں ہوسکتی۔ صرف وکیل صاحب حاضر رہے۔ چونکہ ضلع نے دعویداروں کی عدم حضوری سے دعویداروں کا نام خارج اور عذرداروں کے مقابلہ میں دریافت عمل میں لانے کا حکم دیا تو محی الدین بی عرف پتلی بیگم کا دعوے باقی ہی نہیں رہا۔ غلطی سے اُنکی شہادت لی گئی اب یہ ثابت بھی ہوگیا کہ محی الدین بی مرگئی ہے تو ایسی صورت میں محمدؐ کلاں کی وراثت بنام سید قادر و سید محمود و سید احمد تاریخ فوتی سے لائق منظوری ہے۔ سید میراں کا نام شریک شکمی رہیگا۔

ضلع سے اس کا تصفیہ نہ ہونے پایا تھا کہ تحصیل نے اطلاع دی کہ سید محمود کا بھی انتقال ہوگیا ہے اُن کے ورثاء سید میراں و سید غوث ہیں بنابراں ضلع میں کارروائی قائمقامی آغاز ہوئی۔ اس اثناء میں بلحاظ اقتدار مسل صدر نظامت میں منتقل ہوئی تو مسمیاں سید احمد و سید اسد علی فرزندان سید اسمٰعیل نے درخواست پیش کی کہ سید محی الدین کے تینوں فرزند سید محمدؐ و سید احمد و سید میراں فوت ہو چکے۔ ہمارے سوائے اور برادران موجود و دعویدار ہیں بعد دریافت ضابطہ وراثت منظور فرمائی جائے اور محی الدین بی عرف پتلی بیگم۔ بنسی محمدؐ کلاں نے بھی ایک درخواست پیش کی کہ سائلہ محمدؐ کلاں کی حقیقی نواسی ہے مرحوم کو اولاد ذکور وانات نہیں ہے اور میری نانی بھی فوت ہو چکی ہے۔ دعویداراں

سید غوث بنام پتلی بیگم

باختفاء حالات خواہان وراثت ہیں بتقرر تاریخ سائلہ کو اطلاع دیجائے تو ثبوت پیش کرتی ہوں بنا بریں باجرائی اشتہار دعویداران و عذرداران وثبار سید محمود متوفی کارروائی قائمقامی آغاز ہوئی اور پتلی بیگم اور اُس کے پیش کردہ گواہ کے بیانات بذریعہ کمیشن قلمبند کئے جاکر فریق ثانیوں کو موقع جرح دیا گیا اور بالآخر سماعت مباحث وکلا و جناب صدر ناظم صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا۔

واقعات نہایت صاف ہیں تحت نشان (۳۰۰۱) ۱۲۹۷ف و نظر ثانی نشان ۱۸۵ ۱۳۰۳ف کے رو سے بلاتفریق حصص سید محی الدین۔ محمد کلاں سید صاحب میاں کے نام معاش بحال ہوئی جو بعنوان مدد معاش ہے۔ محمد کلاں کے نام جو شریک ہوا اُس کی صراحت منتخب میں کی گئی ہے کہ محمد کلاں شوہر مریم بی بنت غلام علی محمد کلاں کے انتقال کے بعد سے یعنے ۱۳۱۸ف سے آجتک تحقیقات وراثت جاری رہی۔ تحصیلدار صاحب کی رائے ۱۳۲۳ف میں ہوئی اور محی الدین بی عرف پتلی بیگم کی جانب سے ۱۳۲۵ف میں ضلع میں درخواست پیش ہوئی۔ محمد کلاں کے انتقال پر اُس کو اولاد ذکور نہ ہونے سے اُس کی دختر احمدبی کی دختر نابالغ محی الدین بی عرف پتلی بیگم بولایت پدر خود عبد الغفور رجوع ہوئی ہے۔ فریق ثانی کی جانب سے یہ عذرات پیش ہوئے ہیں کہ محی الدین بی عرف پتلی بیگم کا انتقال ہوچکا ہے۔ چنانچہ تحصیل کی رائے میں اس کی صراحت ہے یہ کارروائی زمانہ دراز کے بعد ضلع سے بلحاظ گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۱ف صدر نظامت میں منتقل ہوئی ہے اور مرحوم سابق صدر ناظم صاحب مولوی فیض الرحمن صاحب کے زمانہ میں محی الدین بی عرف پتلی بیگم کو زندہ موجود ہونے کا ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا گیا اور شہادت بھی پیش ہوئی فریق ثانی نے جرح بھی کرلی ہے۔ محی الدین بی عرف پتلی بیگم کی عمر میں تفاوت بتلانے کی غرض سے سیاہہ عقد محی الدین بی منجانب فریق ثانی پیش ہوا۔ اس سے دعوے محی الدین بی کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ زندہ موجود ہے اور شہادت پیش ہوئی ہے اُس کی تائید ہوتی ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ محی الدین بی عرف پتلی بیگم کے عمر میں بلحاظ اظہار سابق اور اور سیاہہ کے چار پانچ سال کا تفاوت ظاہر ہورہا ہے مگر یہ ایک نہایت معمولی بات ہے

سید غوث
بنام
پتلی بیگم

لڑکی کی شادی کے وقت عمر کم بتلائی جاتی ہے عمر کے تفاوت سے محی الدین بی عرف پتلی بیگم کے حیات نہ ہونے کی تصدیق نہیں ہوسکتی ۔ جبکہ حالات و روئداد موجودہ سے محی الدین بی محمد کلاں کی نواسی ہوتی ہے اور زندہ ہونے کی تصدیق شہادت وسیاہہ سے بھی ہوتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ محمد کلاں متوفی کی وارث کیوں قرار نہ پائے ۔ تھوڑی دیر کے لئے یہ اگر فرض بھی کرلیا جائے ۔ محی الدین بی عرف پتلی بیگم زندہ نہیں ہے تو فریق ثانی کو کیا حق اس وراثت میں ہوسکتا ہے ۔ محمد کلاں سید محی الدین شریک منتخب کا بیجدی رشتہ دار نہیں ہے اور بلحاظ احکام ونشاء عطا ، غیر خاندان میں معاش منتقل نہیں کی جاسکتی ۔ ایسی حالت میں محمد کلاں کا حصہ شریک خالصہ ہونا چاہئے مگر جبکہ یہ ثابت ہے کہ محی الدین بی عرف پتلی بیگم زندہ موجود و محمد کلاں کی نواسی ہے تو وہ مستحق وراثت ہی لہذا تجویز ہوئی کہ وراثت محمد کلاں متوفی اُس کی نواسی محی الدین بی عرف پتلی بیگم کے نام منظور کی جاتی ہے ۔ تختہ مرتب کرلیا جائے اور زمانہ ضبطی کا محاصل جمع سرکار رہے گا ۔

تجویز مذکورہ کی ناراضی سے یعنے تا بجد تجویز زمانہ ضبطی کا محاصل جمع سرکار رہے محی الدین بی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کرنے پر بمنظوری مرافعہ اجلاس عالی سے حکم ہوا ہے کہ زمانہ ضبطی یا دستگرداں کی بابتہ محاصل سرکار میں جمع ہے یا جس سے عذرداروں نے ناجائز استفادہ حاصل کیا ہے وہ مرافعہ کو ایصال کیا جائے ۔

تجویز صدر ناظم صاحب مذکورۂ بالا کی ناراضی سے سید غوث و سید غفور نے بمقابلہ پتلی بیگم بعذرات ذیل مرافعہ کیا ہے ۔ اہم عذرات یہ ہیں ۔

عذرات

(۱) فریق ثانیہ نواسی ہے نہ وارث جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ بے وقعت مصنوعی ہے ۔ حالانکہ محمد کلاں کی نواسی محی الدین بی نا کتخدا فوت ہوگئی ۔

(۲) بوجہ عدم حضوری دعویداران باخراج دعویداری عذرداران کے مقابلہ میں ریافت کا حکم دیا گیا اور شہادت سے محی الدین بی فوت ہونا ظاہر ہے ۔

سید غوث بنام پتلی بیگم

(۳) تحت نے بیوقت فریق ثانی کو تقدیم شہادت کا موقع دیا جو صحیح نہیں ہے۔
(۴) محمد کلان کو اس معاش سے کوئی تعلق نہیں ہے اُنہوں نے دھوکہ سے اپنا نام شریک منتخب کرایا سائلان پابندہ معاش کے مسلمہ ورثاء اور سلسلہ اولاد سے ہیں۔ ایسی صورت میں غیر عورت کے نام کسی طرح وراثت منظور نہیں ہوسکتی ورنہ منشاء معطی فوت ہو جائے گا بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب رائے جگموہن لال صاحب بی۔ اے ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج مثل پیش ہوئی۔ قبل ازیں فریقین کی جانب سے بحث مسموع ہو چکی ہے۔ عذرات مرافعہ ناقابل لحاظ ہیں۔ محی الدین بی عرف پتلی بیگم کا اس وقت تک بقید حیات ہونا ثابت ہے۔ تحصیل کی تجویز مہمل ہے۔ وہاں منجانب پتلی بیگم۔ سید غفور کی برابر پیروی ہوتی رہی۔ جناب صوبہ دار صاحب نے بنظر مزید اطمینان مکرر کارروائی وراثت آغاز فرما کر جدید شہادت قلمبند فرمائی اور صاحب موصوف جس نتیجہ پر پہونچے ہیں اُس سے اختلاف کرنے کے کوئی قوی وجوہ نہیں ہیں۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے۔ فریقین کے وکیل صاحبان کی دستخط شنوائی لی جائے۔

نگرانی صیغۂ مال

۱۳۳۷ف
نشان مثل ۲۹
منفصلہ ۱۰ مہر
شہریور ۱۳۳۷ف

گنپتی
نگرانی خواہ بوکالت پنڈت گوندراؤ صاحب وکیل
بنام
گرسدا بائی
طرفثانیہ......

نان نفقہ۔ سررشتۂ مال کو بیوہ کی پرورش کے انتظام کا حق ہونا۔

تجویز ہوئی کہ وراثت بیٹہ داروں کے مقدمہ میں سررشتۂ مال کو پرورش ازدواج کے لئے انتظام کرنے کے لئے کوئی ممانعت نہیں ہے

حسب الحکم عالیجناب صدر المہام بہادر مال

بنا دراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد۔

گنپتی بنام گرسدا بائی

عالیجناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب مددگار مال۔ تمہید۔ مثل پیش ہوئی گوندرائو صاحب وکیل نگرانی خواہ اور مسماۃ گرسدا بائی نگرانی علیہا اصالتاً حاضر ہے۔ وکیل صاحب کی بحث سماعت کی گئی۔

مختصر واقعات یہ ہیں کہ موضع کلم تعلقہ عثمان آباد میں ملکارجن نامی ساہوکار اور پٹہ دار اراضی کا انتقال ۱۳۳۱ف میں ہوا۔ ملکارجن کے دو فرزند گنپتی (نگرانی خواہ) اور سدلنگا موجود ہے انکی عمر کا داخلہ کاغذات موجودہ سے نہیں ملتا ہے مگر مسماۃ گرسدا بائی حاضرہ کا بیان ہے کہ بوقت وفات ملکارجن گنپتی کی عمر بارہ سال اور سدلنگا کی عمر نو سال کی تھی۔ گرسدا بائی زوجہ ملکارجن کی ہے اُس کا اظہار لیا گیا اُس کے بیان سے عمر کا اندراج کیا گیا ہے دونوں فرزند گرسدا بائی (نگرانی علیہا) سے پیدا ہوئے ہیں ملکارجن کی وفات کے یکسال کے اندر نگرانی علیہا نے اپنے بڑے فرزند گنپتی نگرانخواہ کی شادی کردی۔ شادی کے بعد نگرانخواہ نے تجوری کی رقم نکال لی اور خود مختاری شروع کی۔ اس لئے نگرانی علیہا نے ضلع میں جائداد زیر نگرانی کورٹ لینے کی درخواست دی۔ ضلع نے حکم بھی دیا مگر بعد میں گنپتی کے خسر کی ضمانت پر جائداد نگرانی سے خارج کردی اب گرسدما نگرانی علیہا کی استدعا صرف اسی قدر ہے کہ گنپتی کے نقصان کا کوئی سبب نہ ہو صرف اپنی پرورش اور بود و باش تاحیات کا انتظام کیا جائے چونکہ سدلنگا جو اس کا چھوٹا فرزند تھا فوت ہو گیا ہے اس لئے اس وقت بیحد دُکھیاری ہو گئی ہے حکام تحت (ضلع) نے ماہانہ (للعہ) گذارہ دلانے کی تجویز کی جس کو کہ تحصیلدار صاحب نے (للعہ) یہ کہکر کیا کہ خود نگرانی علیہا راضی ہے پندرہ روپیہ بھی چندروز اُس کو ملے اب ایک سال سے نگرانی خواہ نے بند کردیا ہے اور کوشاں ہے کہ یہ بیچاری عورت فاقہ سے مرے۔ ضلع کی تجویز کی ناراضی سے نگرانی پیش ہوئی حالانکہ صدر نظامت میں بھی ہو سکتی ہے۔ اہم ترین عذر وکیل صاحب نگرانی خواہ کا یہی ہے کہ سررشتہ مال کو نان و نفقہ کے دلانے کا اختیار نہیں ہے۔

عذر وکیل صاحب بالکل درست ہے۔ سررشتۂ مال کو نان و نفقہ کے دلانے کا حق نہیں ہے مگر وراثت پٹہ داروں کے مقدمہ میں پرورش از دواج کیلئے

انتظام نہ کرنے کے لئے کوئی ممانعت نہیں - تجویز کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور ماہانہ (للعہ) آمدنی اراضی ملکار جن سے نگرانی علیہا کو دلانے کا انتظام کیا جائے اور جس حصۂ مکان یعنے جانوروں کے کوٹھ میں اس وقت رہتی ہے اُس کو وہاں سے نہ ہٹایا جائے -

گنپتی بنام گرسدا بائی

مرافعہ صیغہ مال

وینکٹ رام راؤ مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل سرکار

نشان مثل ۳۷ سنہ ۶۸/۸۷ بابتہ منفصلہ ۲۸ آذر

میعاد - مرافعہ بیرون میعاد قبول کیا جانا - دیگر وجوہ نہ ہونے کی صورت میں تجویز تحت میں دست اندازی نہ ہونا -

تجویز ہوئی کہ اگر مرافعہ بیرون میعاد ہونے کے باوجود قبول کیا گیا ہو لیکن کوئی اور وجہ ظاہر نہ کی جائے تو تجویز تحت میں دست اندازی نہیں کیجانی چاہیئے -

واقعات یہ ہیں کہ موضع زمستاپور کے سروے نمبر ۳۲۵ تحت کنٹہ دوفصلہ ہے - فصل آبی میں بدفعات آخر موسم پر پانی جمع ہوا ہے نمبر زیر بحث طوم سے ملحق اور امداد آبادی ہے - باوجود اس کے افتادہ آبی کی رقم (للعہ) وصول کرکے باقی (للعہ) بدکی یکسالہ منظور کرنے کی رائے تحصیل سے ظاہر کی گئی جسبہ ناظم صاحب جمعبندی نے منظوری صادر کی - اس کے علاوہ سروے نمبرات ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ قول منہدمہ پر (للعہ) یافتنی سرکار کی رائے تحصیل سے دیگئی نظامت جمعبندی نے اسکی منظوری دی سروے نمبر (۳۵۹) قول سی سالہ پر بمبلغ (للعہ) قائم کئے گئے جسکی منظوری نظامت جمعبندی نے دی - ملاحظہ ہوں فیصل پٹیات بابتہ ۱۳۳۴ف و ۱۳۳۵ف موضع زمستاپور تعلقہ محبوبنگر -

مرافعہ بنا راضی تجویز مسٹر داراب جی جیناجی صدر ناظم مال بمعت تلنگانہ نشان انفصال (۹۷) واقع ۲۸ آبان

وینکٹ رام راؤ بنام سرکار عالی

وینکٹ رام راؤ رعایا و نے بناراضی تجویز ناظم صاحب جمعبندی ڈویژن جڑچرلہ محکمۂ اول تعلقداری ضلع محبوبنگر میں بتاریخ ۲۰ امرداد ۱۳۳۴ف درخواست مرافعہ پیش کیا ضلع سے بلا سماعت محکمۂ صدر نظامت تلنگانہ میں ۱۳۳۷ف میں مثل ضلع منتقل کی گئی ۔ مسٹر داراب جی صدر ناظم صاحب مال سمت تلنگانہ نے بتاریخ ۲۸ آبان ۱۳۳۷ف فیصلہ صادر فرمایا کہ "سروے نمبر ۵۲ کہ طوم سے ملحق ہے ممکن ہے کہ امدادی باؤلی ہو ۔ لیکن قربت کے لحاظ سے کاشت لازمی تھی جو نہیں ہوئی لہذا بعلت بلاوجہ افتادہ جو تجویز ہوئی ہے درست اور ناقابل دست اندازی ہے ۔ اب رہا نمبر (۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲) کے متعلق جو حوالہ مراسلہ محکمۂ سرکار کا دیا گیا ہے وہ قیام مطالبہ کا مانع نہیں ہے کیونکہ وہ رقم وصول نہ کرنے کے متعلق مؤثر ہو سکتا ہے ۔ اس لئے ان نمبرات کے متعلق بھی تجویز تحت درست ہے سروے نمبر ۳۵۹ کے متعلق نقل منسلکہ میں کوئی عمل بھی نہیں ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ رقم گذشتہ قائم رہی ہے لہذا مرافعہ نامنظور "

اس فیصلہ صدر نظامت تلنگانہ کی ناراضی سے مسمی وینکٹ رام راؤ نے بتاریخ ۱۷ امرداد ۱۳۳۸ف محکمۂ ہذا میں درخواست مرافعہ ثانیہ پیش کی ہے ۔ جس کے عذرات کا ماحصل یہ ہے ۔

عذرات

ف ۱ ۔ تجویز تحت خلاف روئداد و مخالف انصاف ہے ۔

ف ۲ ۔ سروے نمبر (۳۳۵) پر بلاکسی داخلہ افتادہ فصل آبی تحتہ حالات مرافعہ کے بلاوجہ افتادہ رہنے کی بحث پر مرافعہ نامنظور کیا گیا ہے ۔ حالانکہ نمبر زیر بحث بہ فصل آبی مزروع ہو کر نصف مدت فصل سے زائد قولی باؤلی کے ذریعہ سیراب ہوا تھا اور فصل تابی افتادہ رہا ۔ جمعبندی میں فصل آبی کے متعلق بلاکسی تجویز تحصیل دگرداور و ناظم صاحب جمعبندی کے رقم قائم اور فصل تابی کی بابتہ بوجہ قلت آب معافی دیگئی ہے بلکہ (۵ عـــہ) محاصل آبی کا نصف (۲ عـــہ ۸) اور فصل تابی افتادہ کی بابتہ (۲ عـــہ ۸) جملہ (۵ عـــہ) معافی دیکر (۲ عـــہ ۸) قائم کرنے کے بجائے جو تجویز صادر فرمائی گئی ہے ۔ صریحاً بیضابطگی و

دینکٹ راما راؤ بنام سرکار عالی

نا انصافی پر مبنی ہے اگر چیکہ سنہ ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ف کے مرافعے تصفیہ فرماتے تو سنہ ۱۳۳۷ف کے مرافعہ فیصل فرمائے جاتے میں کافی مواد بیضابطگی تحت کا ظاہر ہوتا۔

ف۳۔ سروے نمبرات ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲ قول منہدمہ کے متعلق بلا تصفیہ اصلی مرافعہ جات سنہ ۱۳۳۳ ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۶ ف کے سنہ ۱۳۳۷ف کے تحتنہ حالات مرافعہ میں بلا کسی شرح نظامت جمعبندی کے خلاف شرائط قول محض قیاسی رائے پر بعنوان کمی رقم گذشتہ کے جو تجویز صادر فرمائی گئی ہے خلاف اصول محض بیضابطگی پر مبنی ہے کیونکہ اقوال منہدمہ بلحاظ گشتی صدر المہام نشان (۲۰۷) بابتہ سنہ ۹۳ف و گشتی نشان (۱۱۳۸) مورخہ ۱۶ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ مجریہ محکمۂ مجلس مالگزاری سرکار عالی کی رو سے عطا شدہ معاہدہ قول تھا جسپر کسی قسم کی دست اندازی کا حق تحت کو نہ تھا چونکہ بحکم سرکار تا تصفیہ مسئلہ زیر غور التوائی کا حکم جاری ہوا تھا بانتظار محکمۂ سرکار اس کے متعلق کوئی تجویز نہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن صدر ناظم صاحب نے بلا غور عمیق مرافعہ نا منظور فرمایا وہ صریحاً غلط فہمی و نا انصافی پر مبنی ہے۔

ف۴۔ سروے نمبر ۳۵۹ بابتہ قول سی سالہ کے متعلق جو عمل کہ سنہ ۱۳۳۳ ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۶ ف نظامت جمعبندی سے ہو رہا ہے اور جس کے مرافعہ جات ساتھ ساتھ دائر اور زیر تجویز ہیں۔ ان کے متعلق سنہ ۱۳۳۲ف میں بعد سماعت عذرات مرافعہ عمل جمعبندی سنہ ۱۳۳۲ف ضلع سے طے فرمایا گیا ہے کہ قول سی سالہ فسخ اور مدرقم یکچند لیجائے اس کی تصدیق کہ موقعی حالت کیا ہے بحکم ضلع تحصیلدار صاحب نے فرمائی ہے نظامت جمعبندی کو حکم ضلع کے خلاف عمل کرنے کا اختیار نہ تھا بلا وجہ وہی سابقہ غلط عمل ہونا شروع ہوا جو من ابتدائے سنہ ۳۳ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۶ ف ہوا پھر سنہ ۳۷ف میں بھی عمل ہوا اس کا اپیل کیا گیا جسپر سے بجز تصفیہ مرافعہ گذشتہ کے تجویز زیر اپیل خلاف ضابطہ و انصاف صادر ہوئی ہی وہ ہر آئینہ قابل تنسیخ ہے استدعا ہے کہ مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ رقم مجوزہ معاف فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب بی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

دینکٹ راماراؤ
بنام
سرکار عالی

تمہید۔ وکیل صاحب مرافع پیروی بوجہ اس کے کہ اُن کے موکل نے کاغذات روانہ نہیں کیا کرکے عجز ظاہر کرتے ہیں یہ مرافعہ تجویز جمعبندی کا ہے اور پہلے بیرون مدت کئی ماہ کے بعد قبول کیا گیا۔ اب کوئی وجہ ایسی ظاہر نہیں کی گئی کہ ہم تجویز تحت میں دست اندازی کریں۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور مثل ختم ہو۔

تجویز ثانی صیغۂ مال

تلسی رام ولد کونڈیبا — تجویز ثانیخواہ بوکالت پنڈت انباداس راوضا حب وکیل

نشان مثل
۲ ۳۹ مسلہ ف
۸۸
منفصلہ ۲۹ مہر
دے سنہ ۱۳۳۰ ف

بنام

ماروتی ولد گینو .... طرف ثانی

سررشتۂ مال کا اختیار نسبت تبدیل پٹہ۔ تبدیل پٹہ۔ راضی نامہ و قبولیت۔ پٹہ دار۔

تجویز ہوئی کہ سررشتۂ مال کسی پٹہ دار کے نام کو بلا راضی نامہ و قبولیت تبدیل نہیں کرسکتا۔

واقعات یہ ہیں کہ تلسی رام مرافع نے ۲۸ دے سنہ ۱۳۳۶ ف کو تحصیل کلم میں درخواست دی کہ موضع سارولہ تعلقہ کلم میں اراضیات ماضی سروے نمبر ۱۳ و ۱۰ و ۹ و ۵ و ۲ و ۷ و ۴/۲ جس کا دوچن حال میں سروے نمبر ۲۰ و ۱۲ و ۳۳ و ۴۰ ہے جس کا رقبہ (۲ ایکر ۳۳ گنٹہ) محاصل (صہ) ہے اُس کا اصل پٹہ دار سابق مسمی گینو ولد داجی (پدر مرافعہ علیہ) تھا اُس نے ان اراضیات کو سنہ ۱۳۱۴ ف میں پدر سائل کونڈیبا ولد گنگارام کو مبلغ چار سو روپیہ میں بیع کرکے قبضہ کرادیا۔ تاریخ بیع سے پدر سائل اُن اراضیات پر قابض و متصرف رہا اور زر مالگزاری اداکرتا رہا بعد فوتی پدر ان اراضیات پر بادائی زر مالگزاری سائل قابض و متصرف رہا سابق پٹہ دار (یعنے پدر مرافعہ علیہ) فوت ہونے سے اُس کے فرزند ماروتی کے نام وراثتاً پٹہ ہوا ہے۔ سائل اراضی پر بادائی زر مالگزاری بارہ سال سے زائد عرصہ ہوتا ہے قابض ہے بربنائے قبضہ پٹہ فدوی کے نام قائم فرمایا جائے۔ اصل بیعنامہ بھی پیش کیا۔ اسپر تحصیل نے ماروتی ولد گینو مرافعہ علیہ کا اظہار یکم بہمن سنہ ۱۳۳۶ ف کو قلمبند کیا تو اُس نے

تلسی رام
بنام
مارو تی

بیان کیا کہ گینو کو فوت ہو کر دس بارہ سال ہوئے اُس کے نام کتنے نمبر کا پٹہ تھا مجھے معلوم نہیں نہ میرے قبضہ میں کتنے نمبر ہیں وہ معلوم۔ پھر کہا کہ میرے قبضہ میں پانچ نمبر ہیں اُس کا کیا نام ہے معلوم نہیں۔ مجھے لکھنا پڑھنا نہیں آتا میرے باپ نے کونڈیبا پدر تلسی رام کو جو پانچ نمبرات کا بیعنامہ کر کے حسب ضابطہ رجسٹری کرادی ہے وہ صحیح ہے نہ اُس کے متعلق کوئی عذر ہے بلکہ یہ اراضیات مدعی کے قبضہ و تصرف میں ہیں جب اراضیات مدعی کو بیع کردئے گئے اور اسپر مدعی قابض و متصرف ہے تو اس کے اراضیات کی وراثت میرے نام کیسے منظور ہوئی رہے مجھے کیا معلوم۔

اسپر تحصیل نے ذریعہ مراسلہ نشان ۹۹ مورخہ ۲۶ فروردی ۱۳۳۶ف باظہار واقعات تلسی رام کے نام منتقلی پٹہ کی منظوری صاحب ضلع سے چاہی۔

ضلع نے بذریعہ مراسلہ نشان (۳۹۷) مورخہ ۲۷ فروردی ۱۳۳۶ف جوابدیا کہ جب کہ وہ شخص جس کے نام اب پٹہ ہوا ہے وارث ہے اُس کو خود بیعنامے و قبضہ سے اقبال ہے تو ایسی صورت میں عمل پٹہ کیا جاسکتا ہے۔

تجویز بالا کا مرافعہ مسمی مارو تی نے صدر نظامت سمت مرہٹواڑی میں کیا تو صدر ناظم صاحب نے باظہار واقعات دفعہ (۵۹) قانون مالگزاری کے حوالہ سے مرافعہ منظور کر کے تجویز تحت کو منسوخ فرمایا۔ اور مرافعہ علیہ کو پٹہ کا دعوے بربناء بیع و قبضہ ہے تو عدالت دیوانی سے استقرار حق کی ڈگری حاصل کرنے حکم دئے۔

فیصلہ بالا کا مرافعہ تلسی رام نے محکمۂ ہذا میں پیش کیا ہے جو نامنظور ہوا۔ اب بنارا ضی فیصلہ محکمۂ ہذا تلسی رام نے محکمۂ ہذا میں درخواست تجویز ثانی پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

عذرات

(۱) جبکہ طرفثانی نے واقعہ بیع اور فیصلہ کو تسلیم کیا ہے اور حقوق پٹہ داری کی بیع بھی تسلیم ہے۔ ایسی حالت میں صیغۂ مال سے پٹہ ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ہے پس بلحاظ دفعہ ۵۹ قانون مال جو مرافعہ نامنظور کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

تلسی رام بنام مارونی

ب ۲ - یہ کہ جہاں بلحاظ ملکیت و قبضہ زائد از بارہ سالہ حقوق پٹہ داری خود بخود حاصل ہو جاتے ہیں اور مرافعہ علیہ طرفثانی نے اقبال کرلیا ہے - ایسی حالت میں بدرجۂ اولی پٹہ ہونا چاہئے پس اس امر قانونی کے تصفیہ میں بادی النظری سہو ہوئی ہے لہذا استدعا ہے کہ فیصلہ اولی منسوخ ہوکر تجویز ثانی خواہ کے نام پٹہ فرمانے حکم صادر فرمایا جائے -

حکم عالیجناب ٹی - جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال -

تمہید - آج وکیل صاحب تجویز ثانی خواہ حاضر ہیں تجویز ثانی علیہ اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر - بحث سماعت کی گئی -

سررشتۂ مال کسی پٹہ دار کے نام کو بلا راضی نامہ و قبولیت تبدیل نہیں کرسکتا ہے - اس لئے جو تجویز ہوئی ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسکی نظر ثانی سماعت کی جائے نہ حسب دفعہ ۱۲۴ کوئی وجہ اس کے سماعت کی بتائی گئی ہے لہذا درخواست نامنظور -

مرافعہ صیغۂ مال

نشان مثل ۳۳ سنہ ۳۹ ف ۸۷ منفصلہ ۷ ام اسفندار سنہ ۱۳۴۰ ف

بندو بھائی فوت قائمقام محمد بھائی .... مرافع

بنام

بختاور مل .... مرافعہ علیہ

گشتی نشان ۱۶ سنہ ۱۳۳۰ ف - تعمیل ڈگری - تحت گشتی اقتدار منظوری اقساط دہ سالہ نہ ہونا - کاشتکار کس رعایت کا مستحق ہے -

تجویز ہوئی کہ (۱) گشتی نشان (۱۶) سنہ ۱۳۳۰ ف کے تحت سررشتہ مال کو کوئی اقتدار دہ سالہ اقساط کے مقرر کرنے کا نہیں ہے - نظیر دکن لا رپورٹ جلد (۱۸) ص ۱۵۱ کی تقلید نہیں کی گئی -

(۲) اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس نظیر سے (دکن لا رپورٹ جلد (۱۸) ص ۱۵۱ سے) استفادہ کرنا مغائر گشتی کے خلاف نہیں ہے تب بھی یہ تو دیکھنا ضروری ہے کہ مرافع مدیون ڈگری کاشتکار کس حد تک سررشتۂ مال کی اعانت و امداد کا مستحق ہے مثلاً ادھ نمبر کے ہراج سے اگر ڈگریدار کی رقم ادا ہوسکتی ہو تو صرف اسی قدر اراضی

بندو بھائی فوت قائمقام محمد بھائی بنام بختاورمل

نیلام ہو کر بقیہ اراضیات کا نیلام بغرض پرورش کاشتکار ملتوی کر دینا چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافعہ گذار کی اراضیات پٹہ مسمی بختاورمل کی ڈگری میں ہراج ہو رہے تھے مرافع نے تحصیل ضلع و صوبہ داری میں باقساط دہ سالہ ادائی کی استدعا کی جسکو صوبہ دار صاحب نے نامنظور فرمایا۔

اب مرافعہ گذار نے بنا راضی تجویز صوبہ داری محکمہ ہذا میں بدیں عذرات درخواست مرافعہ پیش کی ہے کہ :-

(۱) یہ ایک ڈگری (الف ۱۶ $\frac{\text{عـــــ}}{۳/۲}$) عدالت ضلع اورنگ آباد سے بحق مرافعہ علیہ صادر ہوئی جسکی تعمیل ڈگریدار نے بتوسط تعلقدار کرانی چاہی اور سائل کی خاندانی جائداد تین نمبرات اراضی قابل ادائی مالگزاری ضبط و نیلام ہو رہی ہے۔

(۲) یہ کہ ۲۰ آبان ۱۳۳۶ ف کو علم ہونے پر سائل نے درخواست تحصیل میں پیش کی اور وہاں پر اور تعلقداری میں کارروائی جاری رہی چنانچہ اب تاریخ نیلام ۱۰ تیر ۱۳۳۹ ف مقرر ہے۔

(۳) یہ کہ ان اراضیات کے سوا سائل کی کوئی جائداد نہیں ہے اور بصورت نیلام کچھ باقی نہ رہیگا اور نہ اُس کی توقع ہے کہ اس وقت مناسب قیمت وصول ہوسکے۔

(۴) یہ کہ سائل نے رجوع ہو کر تعلقداری میں درخواست پیش کی کہ اقساط بندی سے ادائی کا حکم فرمایا جائے یا دو ماہ کی مہلت عطا ہو۔ لیکن درخواست مذکور نامنظور ہوئی۔

(۵) یہ کہ بنا راضی تجویز صدر سائل نے صوبہ داری اورنگ آباد میں درخواست پیش کی لیکن اسپر کوئی تجویز صادر نہیں ہوئی بلکہ یہ زبانی ہدایت دیگئی کہ اس بارے میں تجویز کا اختیار نہیں ہے۔

(۶) یہ کہ کارروائی تحت خلاف قانون و روئداد مثل و انصاف ہے جب سائل بذریعہ اقساط رقم کی ادائی پر آمادہ ہے تو پھر نیلام نہ صرف قرین معدلت نہیں ہے بلکہ خلاف منشاء قانون ہے۔

(۷) کثیر المالیت جائداد قابل ادائی مالگزاری کو اس طرح ذریعہ نیلام برباد نہیں کیا جاسکتا۔

(۸) یہ کہ انتقال ڈگری بغرض تعمیل بہ تعلقداری بلا اطلاع و نوٹس سائل عمل میں آئی اور

بندو بھائی
فوت قائمقام
محمد بھائی
بنام
بخناد رمل

خلاف قاعدہ و قابل اخراج ہے۔

(۹) یہ کہ تکمیل ضابطہ وکارروائی ضابطہ نہیں فرمائی گئی۔

(۱۰) یہ کہ نامنظوری درخواست کی تجویز اول تعلقداری سے بتاریخ ۲۵ اسفندار دی بہشت ۱۳۳۹ف صادر ہوئی اور صوبہ داری میں ۲۹ اسفندار دی بہشت ۱۳۳۹ف درخواست پیش ہوئی جسپر زبانی ہدایت دیگئی۔

استدعا ہے کہ بہ تنسیخ کارروائی تحت نیلام منسوخ فرماکر باقساط ادائی کا حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید - آج مثل پیش ہوئی وکلاء صاحبان کی بحث اسماعت ہوئی۔ وکیل صاحب مرافع کی حجت حسب ذیل امور پر مبنی ہے۔

(۱) اراضی زیر نیلام کے علاوہ مدیون کی کوئی اور جائداد نہیں ہے اور نہ کوئی ذرائع معاش دوسرے ہیں۔

(۲) حال ہی میں سررشتہ مال سے ایک نظیر یہ طے کی گئی ہے منشاء سررشتہ مال یہی ہے کہ کاشتکاروں کی اراضی بیوپاریوں کے ہاتھوں میں نہ پہونچ جائیں اور اگر ضرورت ہو تو دہ سالہ اقساط بھی دئے جاسکتے ہیں۔

مرافعہ علیہ کی جانب سے یہ بتلایا جارہا ہے کہ صریح احکام اور صاف گشتی کی موجودگی میں نظیر سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا اور اگر یہی اصول مدنظر ہووے تو کسی ڈگری کی تکمیل ہی نہ ہوگی اور سالہا سال تک ڈگریداروں کو پریشان رہنا ہوگا۔

میں نے وکیل صاحب مرافع سے دریافت کیا اسم انکو یہ تو بحث نہیں ہے کہ جو ضابطہ گشتی نشان (۱۶) سنہ ۱۳۳۰ف میں مقرر کیا گیا ہے اس کی پابندی نہیں ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حجت تو نہیں ہے۔

میں نے بالاستعجاب اس کارروائی کو ملاحظہ کیا۔ اسلئے تحت کے طلبی کی اسوجہ سے ضرورت نہیں ہے کہ ضابطہ مقررہ کی خلاف ورزی کا عذر یہی نہیں ہے عذر صرف اصول پر مبنی ہے

بندو بھائی فوت قائمقام محمد ص بھائی بنام بختاور مل

میں جہانتک غور کرسکتا ہوں مجھے یہ تو ضرور کہنا پڑتا ہے کہ گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۰ ف کا نفاذ غریب کاشتکاروں کے حق میں کچھ زیادہ مفید نہیں ہوا۔ لیکن مجھے اس کے ظاہر کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ اس گشتی کے تحت سررشتۂ مال کو کوئی اقتدار دہ سالہ اقساط کے مقرر کرنے کا نہیں ہے۔ اصولاً بھی عام طور پر اس نظیر سے جو دکن لا رپورٹ کی جلد (۱۸) ص ۱۵ پر مندرج ہے استفادہ کرنا خالی از خرابی نہ ہوگا۔ ایک جانب جہاں ہم غریب کاشتکاروں کی اراضی کو محفوظ کرنے کی سعی کریں گے۔ وہاں دوسری جانب انکی ساکھ کو متاثر کرینگے۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس نظیر سے استفادہ کرنا منشاء گشتی کے صریحاً خلاف نہیں ہے تب بھی یہ تو دیکھنا ضروری ہے کہ مرافع کس حد تک سررشتۂ مال کی اعانت و امداد کا مستحق ہے ڈگری ۱۳۱۹ ف میں ہوئی آجتک اسکی تعمیل نہیں ہوئی اگر تعمیل کے لئے ۱۳۲۶ ف میں بھیجی گئی اسقدر عرصہ مدت میں ایک نیک نیت اور ستم رسیدہ کاشتکار تو رقم ڈگری ادا بھی کر چکتا۔ ڈگری کی مقدار ([illegible]) ہے اور اراضی باغات کا محاصل ([illegible]) ہے اگر درحقیقت یہ اراضی ([illegible]) سے زائد قیمت کی ہے تو یہ لازم نہیں ہے کہ ہم تینوں نمبروں کو ہراج کردیں۔ لیکن اراضی سے یہ قیمت حاصل نہیں ہوسکتی تو قسط بندی بھی ایک مہمل بات ہوگی۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ رعایت کرسکتے ہیں کہ صرف اس جزو اراضی کا ہراج ہو جس کے ہراج سے رقم ڈگری ملجائے ہم کاشتکار کی غریب الحالی پر نظر کرتے ہوئے ڈگریدار کی پریشانی کو نظر انداز نہیں کرسکتے ۱۳۲۹ ف سے ابتک ڈگری کی تعمیل نہیں ہوئی ہے۔ ایک آدھ نمبر کے ہراج سے یہ رقم غالباً ادا ہو جائیگی اور باقی اراضی مدیون کی پرورش کے لئے رہ سکتی ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔ حسب صراحت بالا عمل ہو۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۴/۸۷ ۱۳۳۶ ف منفصلہ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۰ ف

نرسہواں راؤ مقدم کوتوالی مرافع بوکالت مسٹر لس رامچندر راؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

مرافعہ بنا راضی تجویز صدر ناظم صاحب سمت تلنگانہ فیصلہ نشان (۲۵۱) بابتہ ۱۳۳۶ ف۔

نرسہوا راؤ بنام سرکار عالی

برطرفی۔ سزایاب پٹیل کی برطرفی۔

تجویز ہوئی کہ جس شخص کو عدالت فوجداری سے بعلت حبس بیجا سزاو جرمانہ ہوچکی ہو ایسے شخص کو کوتوالی پٹیلی پر مامور نہیں رکھا جاسکتا۔ ایسے شخص کا خدمت سے برطرف کیا جانا مبنی بر سختی نہیں ہے۔

واقعات مقدمۂ ہذا یہ ہیں کہ منتظم صاحب پولیس ناگر کرنول نے ذریعہ مراسلہ نشان (۴۶) مورخہ ۲۳ آذر ۱۳۳۲ ف ڈویژن افسر صاحب ناگر کرنول کو یہ لکھا کہ ۱۴ اسفندار ۱۳۳۲ ف کو مسمی عبداللہ بن صالح جوان عرب تحصیل ناگر کرنول کو دیول میں گھس آنے کا غلط الزام قائم کرکے نہایت اذیت کے ساتھ نرسہواں راؤ مقدم کوتوالی موضع سری پور نے بشرکت دیگر ملزمین حبس بیجا میں رکھا جبکہ پوجاریاں سری پور نے جوان مذکور کو بلا وجہ مار پیٹ کرکے انگاڑھی وپھاڑی لگاکر حبس بیجا میں رکھنے میں مصروف تھے اور نرسہواں راؤ مقدم کوتوالی دمرافعہ گذار اُس وقت موجود تھا اُس نے خود اس میں پورا حصہ لیا ہے اور اس وجہ سے نرسہواں راؤ وغیرہ کو چالان عدالت منصفی ناگر کرنول کیا گیا جہاں سے اُس کو ۳۰ آبان ۱۳۳۲ ف کو (صہ) روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک ہفتہ قید بلا مشقت کی سزا صادر ہوئی ہے۔ چونکہ نرسہواں راؤ بعلت حبس بیجا سزایاب ہوا ہے اس لئے خدمت سرکاری پر رکھنے کے قابل نہیں ہے وغیرہ ڈویژن افسر وقت مولوی میر فرخندہ علی صاحب نے بتقرر پیشی بمواجہ مرافع ۹ فروردی ۱۳۳۴ ف کو یہ تجویز کی کہ گشتی (۸۷) ۱۳۰۵ ف میں یہ ہے کہ پولیس پٹیل اگر کسی جرم موثر بجسم جان انسان کا مرتکب ہو تو محروم الوطن ہوسکیگا چونکہ حبس بیجا جرم قابل دست اندازی پولیس ہے اور یہ جرم موثر بہ انسان ہونا ظاہر ہے اور حبس وحشت ناک و اذیت دہ طریقہ سے نرسہواں راؤ مرافع مرتکب جرم ہوا ہے اور حبس کا خود اُس کو اعتراف ہے اور نیز تحصیلدار صاحب نے بھی اُس کو شریر النفس وسزایافتہ اور خلاف ورزی احکام سرکار اُس کا فریضہ اور داخل عادت ہے لکھا ہے۔ لہذا نرسہون راؤ فوجداری سے سزا یافتہ کی وجہ سے خدمت مقدمی کوتوالی موضع سری پور برطرف کیا جاتا ہے اور موضع دیچہ اکھپالی

نرسہواں راؤ بنام سرکار عالی

کی پٹواری گری اور موضع اورس پلی کی مقدم مالی کے لئے گماشتگان داخل کرلئے جائیں معہذا نرسہواں راؤ بذات خود کسی خدمت کو انجام نہیں دے سکتا اور موضع سری پور کی مقدم کوتوالی کا انتظام منجانب سرکار عمل میں آئے۔

صدر نظامت نے منجانب نرسہواں راؤ ۹ ار امرداد ۱۳۳۴ف کو مرافعہ دائر کیا گیا تو مولوی میر فیض الرحمن صاحب صدر ناظم وقت نے ۱۳ ار شہریور ۱۳۳۶ف کو در غیر حاضری مرافع تجویز ڈویژن سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا۔

محکمہ ہذا میں منجانب نرسہواں راؤ ۱۲ ار اسفندار ۱۳۳۷ف کو مرافعہ پیش کیا گیا جس کے عذرات اہم حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) - جس جرم کا الزام مرافع پر لگایا گیا ہے درحقیقت سائل اس کا مرتکب نہیں ہوا ہے محض قیاسات پر مرافع کو دوسرے لزمین کے ساتھ شریک تصور کرکے جرمانہ عاید کیا گیا ہے واقعہ جرمانہ کے تسلیم سے ارتکاب جرم مسلمہ سائل باور کرنے میں حاکم تحت کو مغالطہ ہوا ہے۔

(۲) - الزام منسوبہ بھی کوئی ایسا جرم نہیں ہے جس کے لحاظ سے مرافع اپنی موروثی خدمت و وطن سے ہمیشہ کے لئے محروم کیا جائے ۔ محولہ گشتی (۷) ۵ ہ ۱۳۰۵ف کے مصرحہ جرائم میں الزام منسوبہ شامل نہیں ہے جس کو صدر ناظم صاحب نے تسلیم فرمایا ہے لیکن محض رپورٹ منتظم پولیس کے مدنظر جو مبنی بر مخالفت و نفسانیت تھی ۔ تجویز برطرفی مصدرہ ڈویژن کو برقرار فرمایا ہے ۔ وہ خلاف احکام نافذہ اور باعث حق تلفی ہے۔

استدعا ہے کہ مرافعہ منظور اور تجویز زیر اپیل منسوخ اور سائل کو اپنی خدمت مقدم مالی و کوتوالی پر بحال فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی ۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ بحث فریقین ۱۴ ار اسفندار ۱۳۴۰ف سماعت کی گئی ۔ فیصلہ صدر ناظم صاحب تلنگانہ مورخہ ۱۳ ار شہریور ۱۳۳۶ف کی ناراضی سے یہ مرافعہ ثانی پیش ہوا ہے تصفیہ طلب

زسبھوال راؤ بنام سرکار عالی

امر صرف یہی ہے کہ بعلت حبس بیجا بذریعہ پولیس عدالت فوجداری میں چالان ہوا۔ پندرہ روپیہ جرمانہ ہونے کے بعد مرافع کا خدمت سے برطرف کیا جانا مبنی بر سختی ہی پایا۔ میں نے فیصلہ عدالت کو سنا جس میں کئی ملزمین کا مشتعل ہو کر ایسی حرکت کرنے کی وجہ سے رعایت کی گئی ہے۔ انتظامی سزا نہ صرف خود مرافع کی حرکات بلکہ مظلوم کو پناہ نہ دینے پر بھی ہے۔

مجھے رائے شریک معتمد سے اتفاق ہے جس میں فیصلہ میں مداخلت کرنے کی کوئی کافی وجہ نہ ہونا بتلایا گیا ہے جس میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ مواضعات میں گماشتوں کی نامودگی کا حق مرافع کو رہیگا۔ لیکن اس سرحد میں اس حق سے محروم کیا گیا ہے۔
لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۲۶ سنہ ۳۹ ف
۸۹
منفصلہ ۳ خورداد ۱۳۴۰ ف

ہنمنتا .... نگرانی خواہ

بنام

لمبا وغیرہ .... طرفثانیاں

دفعہ ۴۷ قانون مالگزاری اراضی۔ رفع مزاحمت۔

تجویز ہوئی کہ رفع مزاحمت کے دعوے میں حسب دفعہ ۴۷ قانون مالگزاری اراضی ضلع کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ہنمنتا ولد مہادو (نگرانیخواہ) نے تحصیل لاتور میں بمقابلہ نگرانی علیہ (لمبا وغیرہ) رفع مزاحمت کی نالش کی کہ نگرانی خواہ سروے نمبرات ۱۳ و ۱۴ کا پٹہ دار ہے اور نگرانی علیہ کا اراضی متدعویہ میں دو ثلث حصہ ہے۔ اراضی مقبوضہ نگرانی خواہ (ہنمنتا) میں تخم ریزی کو مزاحم ہوئے جس سے من نگرانی خواہ کو استحقاق حاصل ہے اور نگرانی علیہم قابل جوابدہی ہیں بعد دریافت تحقیقات بحق نگرانی خواہ ڈگری دیجائے۔

تحصیل نے بعد تحقیقات بر بنا، حلفنامہ وچوپڑی نگرانی خواہ پٹہ دار ہونے کی تصدیق کرکے

نگرانی بنا راضی تجویز اولی تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۲۴ امرداد سنہ ۳۸ ف۔

ہنمنتا بنام لمبا

کاشت کی اجازت اس شرط سے دی کہ پیداوار زراعت زیر نگرانی اہلدیہ رہے۔

نگرانی علیہ نے جوابدہی میں یہ عذر کیا کہ نگرانی علیہ کا تنہا قبضہ اراضیات متدعویہ پر نہیں ہے اور مزاحمت کے متعلق بھی بیان نگرانی خواہ غلط ہے۔ہم بوجہ برادری نصف اراضیات پر قابض ہیں۔ایسی صورت میں ہم کو مزاحمت کی کوئی وجہ نہیں ہے دعوے نگرانی خواہ خارج کردیا جائے اسپر بعد تحقیقات تحصیلدار صاحب نے تجویز صادر کی کہ اگر نگرانی علیہم کو دعوے نصف اراضی بوجہ برادری حقیت کا ہے تو نصف اراضی کی نسبت محکمہ مجاز سے چارہ کار قانونی اختیار کرسکتے ہیں۔سررشتہ مال قابض قدیم کو ہٹا نہیں سکتا اور مقدمہ نمبر سے خارج ہو

تجویز تحصیل کی ناراضی سے منجانب لمبا وتاتیا (نگرانی علیہم) محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش ہوا ضلع سے اس بناء پر کہ اراضی زیر نزاع پر قبضہ مشترکہ ہونا ثابت ہے اور مزاحمت بھی مشتبہ ہے اس لئے مرافعہ منظور اور تجویز تحت منسوخ ہوئی۔فریقین اپنے اپنے حق کے متعلق عدالت مجاز میں چارہ جوئی کرسکتے ہیں۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب ہنمنتا ولد مہادو محکمہ صوبہ داری میں نگرانی پیش ہوئی جو بلحاظ اختیارات فیصلہ محکمہ ہذا میں منتقل ہوئی ہے عذرات نگرانی حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) شہادت نگرانی خواہ سے دعوے بخوبی ثابت ہے اور قیاسات قانونی بتائید مدعی ہیں ایسی حالت میں بمنظوری مرافعہ اخراج دعوے کی تجویز صحیح نہیں ہوسکتی۔

(۲) جن اختلافات اور قیاسات پر ضلع نے اپنی تجویز کا دارومدار رکھا ہے وہ بجائے خود صحیح نہیں ہے فریقین کے خاندان کا اشتراک جو ثابت قرار دیا ہے وہ خود بخلاف بیانات فریقین ہے

(۳) شہادت سے مدعی معتبر۔مستند ومرجح ہے۔اعتراض جو ضلع سے اسپر ہوا ہے صحیح نہیں ہے۔اگر بھائی بند کی دیکھنا منظور تھا تو بھی تجویز زیر اپیل کسی نوع سے صحیح نہیں ہوسکتی لہذا استدعا ہے کہ:۔

بمنظوری نگرانی دعوے مدعی ڈگری فرمایا جائے یا جو مقتضاء انصاف تجویز ہو صادر فرمائی جائے۔

شہنشاہ بنام لمبا

حکم عالیجناب لفٹننٹ کرنل سرٹرنچ صدر المہام بہادر مال و کوتوالی -

تمہید- یہ نگرانی محکمۂ صوبہ داری سے منتقل ہو کر آئی ہے - رفع مزاحمت کا دعوے تحصیل و ضلع کا متفقہ ہے جسکی یہ نگرانی ہے - دفعہ (۴۷) میں فیصلہ ضلع قطعی قرار دیا گیا ہے - مشترکہ قبضہ کی نسبت ادعا ہے کہ جس کو تحصیل و ضلع نے پٹہ دار کا قبضہ بحال رکھکر نصف کی ادعا کرنیوالے کو رہنمائی عدالت کی کی ہے کوئی قانونی سقم تجاویز تحت میں ظاہر نہیں کئے گئے ہیں لہذا نگرانی خارج -

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۱۱۲/۸۹ سنہ ۳۹ ف منفصلہ ۳ خورداد سنہ ۱۳۴۰ ف

وینکٹیش .... نگرانی خواہ

بنام

جیونت راؤ .... طرفثانی

قابض دیرینہ کا حق بمقابلہ سرکار- کارروائی لاوارثی -

واقعات سروے نمبرات (۳۹ و ۵۵) لکشمی بائی کے تھے اُسکے فوتی کے بعد سکھا رام پٹواری نے جسکی لکشمی بائی کے ساتھ کوئی قرابتداری نہ تھی چالاکی سے اپنے نام پٹہ کرایا وہ خود اور اُس کے فرزندان بھی فوت ہوگئے اور بعد از پٹہ اُسکی پوتی بھیما بائی کے نام ہوا اب بیس سال کے بعد صوبہ داری سے تحریک ہوئی کہ چونکہ سکھا رام نے جس کو کہ پٹہ کا کوئی حق نہ تھا چالاکی سے پٹہ اپنے نام کرالیا تھا - اس لئے یہ پٹہ منسوخ کردیا جائے اور جائداد کو لاوارثی میں لیکر حسب دفعہ ۶۰ قانون مالگزاری اراضی اُس کا ہراج کیا جائے - کیونکہ اس سے گورنمنٹ کے حقوق متاثر ہوتے ہیں-

تجویز ہوئی کہ ایسے عمل سے حقوق گورنمنٹ متاثر نہیں ہوتے صرف کچھ روپیہ ہراج میں وصول ہوگا جب ۲۰ سال سے اس جائداد پر قبضہ پٹواری کا موجود ہے اور وہ فوت بھی ہوگیا تو اس ناقص کارروائی کی اصلاح کا موقع نہیں ہے -

واقعات اینکہ تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد نے ذریعہ اسلہ نشان (۹۲۹) مورخہ ۲ اسفندار ۳۹ ف

بنا رامنی تجویز مندرجہ مسل اسلہ صوبیداری گلبرگہ نشان (۲۶۲۴) مورخہ ۹ شہریور ۱۳۳۹ ف -

وینکٹیش بنام جیونت راؤ

دفتر صوبہ داری میں تحریک کی کہ یہ کارروائی وراثت پٹہ دارہ لکشمی بائی کی ہے - لکشمی بائی کے سروے نمبرات (۳۹ و ۵۵) پر سکھارام قابض تھا لکشمی بائی اور سکھارام دونوں فوت ہوگئے سکھارام کے تین فرزند (جیونت - نارائن - ہنمنت) تھے - اجرائی اشتہار تحصیل پر جیونت راؤ خواہان پٹہ ہوا -

ڈویژن نے رائے دی کہ جب پٹہ دارہ لاولد فوت ہوئی ہے اور کوئی وصیت نامہ تحریری بھی نہیں ہے تو حسب دفعہ (۲۰) قانون مالگزاری حق متعلقہ اراضی نیلام ہونا چاہئے

دفتر ضلع کے استصواب پر صوبہ داری سے قانون اراضی مالگزاری کی دفعہ (۲) ضمن (۶ و ۷) میں قبضہ کی تعریف ہونے سے قابض کو استفادہ کا حق اور قبضہ جائز ہو تو تحقیقات کے بعد فیصلہ صادر کرنے کا حکم ہوا - بہ تعمیل حکم ضلع میں تحقیقات جاری تھی کہ جیونت سکھارام فوت ہوگیا اور اس کا حقیقی بھائی نارائن سکھارام رجوع ہوا اور ایک دعویدار وینکٹیش سکھارام بھی رجوع ہوا -

معلوم ہوتا ہے کہ متوفی پٹواری سکھارام نہایت بددیانتی اور چالاکی سے کام لیا ہے پٹہ دارہ کے غائب ہو جانے پر صدر کو اطلاع نہیں دی - بلکہ اپنے نام پٹہ کی کارروائی کی اس عرصہ میں وہ مرگیا اس سازشی کارروائی سے اس کے بیٹوں کو ہرگز پٹہ داری کا حق پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن جملہ فرزندان یکے بعد دیگرے فوت ہوئے صرف بھیما بائی دختر جیونت سکھارام ہے - اس نے اپنے نام پٹہ کی کارروائی کی جو لچھمی بائی پٹہ دارہ کی وارث ہو سکتی تھی اور نہ متوفیہ کی وراثت منظور ہوئی تھی - لیکن ڈویژن سے بھیما بائی کے نام اراضیات لچھمی بائی کا پٹہ ۱۳۳۳ف میں کردیا گیا -

اب تحصیل سے تحریک ہوئی کہ عمل پٹہ منسوخ اور تحت دفعہ (۲۰) قانون اراضی مال نمبرات پٹہ نیلام طلب ہیں -

حسب گشتی فشان (۴۲) ۱۳۳۳ف حقوق سرکار کی نگرانی کی جاسکتی ہے جس کے لئے کوئی میعاد معین نہیں ہے بعد ملاحظہ تنسیخ پٹہ کی منظوری بصیغہ نگرانی صادر اور تحت دفعہ ۲۰ نیلام نمبرات کی اجازت صادر فرمائی جائے تو حقوق سرکار کی حفاظت اور فائدہ سرکار اور

وینکٹیش بنام جیونت راؤ

ناجائز قبضہ سے لوگوں کو احتراز کا موقع ملسکتا ہے ۔

دفتر ضلع کی تحریک صدر پر صوبہ دار صاحب نے ذریعہ مراسلہ نشانی (۲۳۴۶) مورخہ ۹ ہر شہر یور ۱۳۳۹ ف محکمۂ ہذا میں رپورٹ کی ہے کہ لکشمی بائی پٹہ دارہ کی اراضیات سکھا رام پٹواری مالجری کے پاس تول پر تھیں لکشمی بائی کی فوتی پر اس پٹواری نے فوتی کی رپورٹ نہیں دی اور نہ باضابطہ کارروائی کی جس سے اُس کی بدنیتی ثابت ہے ۔ سکھارام کی فوتی کے بعد اُس کا فرزند جیونت راؤ پٹہ کی استدعا کیا جبکہ سکھارام کا قبضہ بربنا و تول تھا تو اُس کو یا اُس کی اولاد کو دیرینہ قبضہ کا کوئی حق یا فائدہ نہیں پہونچ سکتا ۔ بھیما بائی کے نام پٹہ کی جو راشے دی وہ محض غلط تھی ۔ ڈویژن سے بلا غور جو منظوری دیگئی وہ قابل تنسیخ ہی براہ کرم بصیغۂ نگرانی ڈویژن کی تجویز کی تنسیخ فرماکر بصیغہ لاوارثی کارروائی کرنے کی اجازت فرمائی جائے ۔

حکم عالیجناب نفٹنٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال و کوتوالی ۔

تمہید ۔ یہ نگرانی بربنا رتحریک ضلع صوبہ داری سے پیش ہوئی ہے ۔ فراری پٹہ دارہ کا کوئی مواد شل میں نہیں ہے ۔ ۱۹ف میں پٹہ کا تصفیہ ہوچکا اور سالہائے سال تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ اس کے بعد ۲۴ف میں پھر کارروائی آغاز کی گئی اب تحریک ضلع یہ ہی کہ پٹواری نے بلا احکام حاصل کئے اپنے نام پٹہ کرلیا وہ فوت ہوگیا ۔ اُس کے لڑکے فوت ہوئے ۔ ڈویژن نے پٹہ اُس کی لڑکی کے نام کردیا جس کو ناجائز بتاکر بلالحاظ مدت فسخ پٹہ و ہراج حق قبضہ کی تحریک ہے اور اس میں گورنمنٹ کے حقوق متاثر ہونا بتلایا جاتا ہے ۔ حقوق گورنمنٹ کوئی متاثر نہیں ہوتے صرف کچھ روپیہ ہراج میں وصول ہوگا ۔ جب ۲۰ سال سے قبضہ اس جائداد پر پٹواری کا موجود ہے اور وہ فوت بھی ہوگیا تو اس ناقص روئداد پر اصلاح کا موقع نہیں ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی منظور نہیں کی جاسکتی ہے عمل بحال رہے ۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

چندرزراؤ مرافع بوکالت مسٹر راما چاری صاحب و پنڈت کرشنا چاری صاحب و رائے گل بہادر صاحب وکلاء

بنام

دوڑبپا وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت پنڈت لکشمن راؤ صاحب و پنڈت یوگیندر راؤ صاحب وکلاء

سنہ ۱۳۴۰ف
نشان مثل $\frac{۲۴}{۴۸}$
منفصلہ ۱۷ خورداد سنہ ۱۳۴۰ف

خاندان مشترکہ میں وراثت کی منظوری - تختہ وراثت کس کے نام سے منظور ہونا چاہئے - بڑے حصہ والے کا حق -

تجویز ہوئی کہ جبکہ متوفی نے ایک برادر اور دیگر برادرزادگان چھوڑے ہوں اور خاندان مشترکہ ثابت ہو تو سب کے نام وراثت منظور ہوگی - تختۂ وراثت برادر کے نام سے مرتب ہوگا کیونکہ اُسی کا سب سے بڑا حصہ ہے اور دیگر برادرزادگاں کے نام شکمی میں قائم کئے جائیں گے -

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۵/۴۵) مورخہ ۸ ماہ خورداد سنہ ۱۳۰۲ف موضع ہگدہال مسمیان دوڑبپا ولد انندپا - دوڑپا ولد ہنمپا کے نام بایں الفاظ بحال ہوا - "موضع ہگدہال حسب عمل کمشنری باخذ دو ثلث بحق سرکار - ایک ثلث کی دعویداران لبطرق اِلی بحال وجاری رہے"

صاحب منتخب نمبر (۱) دوڑبپا سنہ ۱۳۱۴ف میں انتقال کیا جس کے پانچ فرزندان تھے شجرہ برا ملاحظہ درج ذیل ہے -

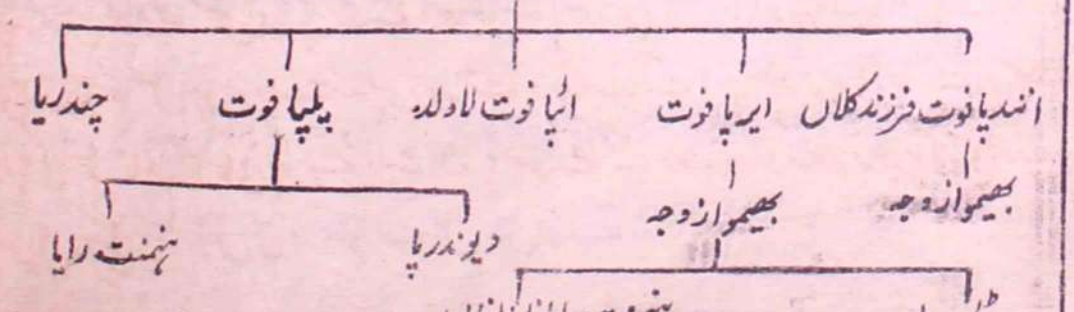

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ گلبرگہ شریف مورخہ ۱۱ اسفندار سنہ ۱۳۴۰ف -

چندرا ۵ بنام دوڑلپیا

بوجہ فوتی صاحب منتخب نمبر (۱) وراثت متوفی بنام انند یا فرزند کلاں شکیداری دیگر برادران منظور ہوئی۔

۱۳۲۷ء ف میں بگذاشت زوجہ بھیموا و دو دختران کنجد انتقال ہوا بر بناو اجرائی اشتہار چندریا برادر نمبر (۵) دعویدار وراثت ہوا جبر اشتہار عذرداری اجراو تعمیل پایا اور کارروائی ضابطہ شروع ہوئی کہ مساتان بھیموا ز دجگان انند یا دایر یا دو یوندریا فرزند یلپا دایر یا فرزند صاحب منتخب نمبر (۴) دہونڈ پا نے ضلع میں اظہار دیں کہ وراثت انند یا اُس کے چھوٹے بھائی چندریا نمبر (۵) کے نام منظور فرمائی جاکر بھیموا زوجہ انند یا متوفی کی پرورشی بذمہ چندریا قرار دیجائے بعد فوتی بھیموا انند یا کی معاش ہم جملہ برادران پر تقسیم ہو شکیداروں کی وراثت منظور ہونے کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ابھی وراثت متوفی بنام چندریا منظور نہ ہوئی تھی کہ مسماۃ بھیموا زوجہ ایریا یعنے مادر حقیقی دوڑلپیا وبہمنت رایا نے اپنے سابقہ بیان سے رجوع کر کے درخواست دی کہ وراثت انند یا ولد دوڑلپیا بلحاظ کلانیت ہمارے نام منظور کی جائے کہ چندریا برادر خرد کا کوئی حق نہیں ہے اسپر جناب صوبہ دار صاحب نے بسماعت بحث وکیل صاحب چندریا مرافعہ گذار وکیل صاحب کے اس استدلال پر کہ دھرم شاستر مؤلفہ رائے بیجنا تھ صاحب دفعہ ۲۸۶ میں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی بھائی موجود نہ ہو تو مکتب بنارس و بنگال کی رو سے بھتیجہ وارث ہوگا جب تک کوئی بھائی موجود ہو بھتیجہ وارث نہیں ہو سکتا اس کی تردید دھرم شاستر کے دفعہ (۵۱۴) سے کرتے ہوئے یعنے فریقین ملک کرناٹک کے باشندے ہیں اس لئے مکتب بنگال اس سے متعلق نہیں ہو سکتا بلکہ مکتب ڈراوڈ اس سے متعلق ہے۔

تجویز فرمائی کہ:۔

بلحاظ اصول مکتب ڈراوڈ انند یا کے بعد ایریا دوسرے بھائیوں میں بڑا بھائی تھا لہذا شاخ کلاں کا مستحق ایریا متوفی سمجھا جائیگا اور اُس کی اولاد دوڑلپیا اور بہمنت رایا کو حق ترجیح حاصل ہونی چاہیے۔ پس وراثت دوڑلپیا کے نام منظور ہونی چاہیئے اور بہمنت رایا کی شکمی قائم کی جانی چاہیے البتہ انند یا متوفی کے دوسرے برادر وغیرہ کی شکمی حسب معمول رہیگی۔

چندرریا بنام ڈودلپیا

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل چندر پا نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ کیا ہے - اہم عذرات یہ ہیں -

عذرات

(۱) بلحاظ مکتب ڈرا وڈ وراثت متوفے مرافعہ گذار کے نام قابل منظوری ہے - و نیز حق کلانیت شاخ کلاں اصول ناقابل تقسیم جائداد سے متعلق ہے نہ کہ دیگر جائداد سے -

(۲) شجرہ خاندان مسلمہ فریقین ہے خلاف احکام شاستر وراثت بجائے بھائی کے بھتیجہ کے نام منظور کرنا صحیح نہیں ہے -

(۳) شہادت سے مرافعہ گذار ہی قریب تر وارث ہونا ثابت ہے استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جاکر وراثت متوفے بنام سائل منظور فرمائی جائے

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر نائب ناظم عطیات -

تمہید - آج یہ مقدمہ پیش ہو ابحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی - معاش زیر بحث میں انندپا ۸ ر کا حصہ دار تھا جس نے بگذاشت ایک زوجہ ایک برادر اور چہار برادرزادگان انتقال کیا - اب انندپا کی وراثت زیر تصفیہ ہے اس مقدمہ میں خاندان منقسمہ ہونا ثابت نہیں کیا گیا ہے جس کے باعث خاندان مشترکہ تصور کیا جائیگا اور برادر و ہر چہار برادرزادگان وارث ہونگے اور زوجہ کو حق پرورش حاصل ہے انندپا کا معاش زیر بحث میں جسقدر حصہ تھا اُس کے ورثاء مذکور ذیل مستحق ہیں -

چندر یا برادر	ڈوڈلپیا برادرزادہ	سہنت رایا برادرزادہ	ویوندریا برادرزادہ
۱/۳	۱/۶	۱/۶	۱/۶

سہنت ایا برادرزادہ -

۱/۶

چندریا چونکہ برادر اور اُس کا حصہ سب سے زائد ہے لہذا اسکے نام تختہ مرتب ہونا چاہیے اور بقیہ ورثاء کے نام حسب صراحت صدر شکمی میں رکھے جائیں - اور زوجہ کو حصہ انندپا سے ربع تاحیات دیا جائے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔حسب صراحت بالا عمل کیا جائے۔

مرافعہ صیغۂ مال

لکشمی بائی زوجہ بنڈو مرافعہ بوکالت مسٹر مادھوراؤ صاحب وکیل

بنام

نرہری ولد گنگارام مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت راما چاری صاحب وکیل

خاندان مشترکہ میں بیوہ کے نام شکمی نہ ہونا۔ بیوہ کے نام شکمی قائم نہ ہونا۔ نان و نفقہ کے تحفظ کے لئے شکمی قائم نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ خاندان مشترکہ میں ہندو بیوہ کے نام بطور تحفظ حق نان نفقہ پٹہ دار کے ساتھ شکمی قائم نہیں کی جاسکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی نرہری (مرافعہ علیہ) نے بتاریخ ۷ آبان ۱۳۳۵ف تحصیل میں درخواست دیا کہ اراضی سروے نمبرات (۳۶ و ۳۷) موقوعہ موضع کیتی تعلقہ عثمان آباد کا پٹہ دار مسمی رامچندر باباجی تھا جو ۲۵ شہریور ۱۳۳۵ف کو فوت ہوا ہے اُس کو کوئی اولاد اناث یا ذکور نہیں ہے پٹہ دار متوفی سائل کا حقیقی چچا تھا لہذا پٹہ میرے نام اور مسمی بنڈو جو (سائل کا چچیرا بھائی تھا۔ اُسکی زوجہ لکشمی بائی کی شکمی منظور فرمائی جائے اسپر اہلدیہہ سے تختہ طلب ہوا۔ ہنوز اہلدیہہ سے تختہ وراثت وصول نہ ہوا تھا کہ مسمی نرہری نے دوسری درخواست مورخہ ۲۷ آبان ۱۳۳۵ف بدیں مضمون پیش کیا کہ خاندان مشترکہ ہے۔ بھگوان ولد جیواجی دھوکہ دیکر سابقہ درخواست لکھوایا ہے مضمون سے لاعلم رکھا۔ لکشمی بائی کو صرف نان و نفقہ کافی ہے۔ لہذا شکمی کی ضرورت نہیں پٹہ میرے نام کیا جائے۔

اس کے بعد دفتر دیہی سے تختہ وراثت آیا تو پٹیل پٹواری نے اس میں متوفی کے دو وارث تبلایا۔ ایک نرہری۔ دوسری لکشمی بائی کی پرورش بذمہ نرہری رہیگی۔

اسپر لکشمی بائی نے عذرداری کی تو تحصیل نے مکرر تحقیقات کر کے پٹہ بنام نرہری اور لکشمی بائی کو شکمیدار قرار دیکر ڈویژن سے منظوری چاہی۔

مرافعہ بنا راضی تجویز (اب لیسن جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۷ آبان ۱۳۳۵ف۔

لکشمی بائی بنام نرہری

ڈویژن افسر صاحب نے بھی بعد تحقیقات ضروری نرہری کے نام پٹہ اور لکشمی بائی کے نام شکمی منظور فرمائی کیونکہ نرہری اپنی زوجہ کے نام منتقل کریگا۔

اسکی ناراضی سے نرہری نے صوبہ داری میں مرافعہ کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ فیصلہ زیر اپیل باظہار واقعات بالا بدیں مضمون فیصلہ فرمایا کہ قیام شکمی مساوی المرتبت اشخاص میں قائم ہوتی ہے اور قیام شکمی کے لئے منظوری پٹہ دار لازمی ہے۔ لکشمی بائی بیوہ ہے اُس کے حقوق حین حیات ہیں۔ البتہ اسکی پرورش کے انتظام کی ضرورت ہے اس لئے یہ شرط قائم کی جائے کہ اگر اراضی منتقل بھی ہو تو بیوہ کی پرورش کا بار اُس اراضی پر قائم رہے پس مرافعہ علیہا کو چاہئے کہ کسقدر نان ونفقہ کی ضرورت ہے اُس کا تعین کردے اور بقدر بالا اراضی پر بار عائد کیا جائے تاکہ اراضی منتقل بھی ہو جائے۔ منتقل الیہ پر بار برابر قائم وجاری رہے۔ قیام شکمی کی ضرورت نہیں ہے لہذا مرافعہ منظور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

اب فیصلہ بالا کا مرافعہ محکمۂ ہذا میں پیش ہے جس کے اہم عذرات کا ماحصل حسب ذیل ہے

عذرات

(۱) تحصیل و ڈویژن کی متفقہ تجویز میں صوبہ داری کو دست اندازی کی وجہ نہ تھی۔

(۲) محکمہ مرافعہ عنہا کو یہ تسلیم ہے کہ مرافعہ علیہ اپنی زوجہ نابینا کے نام جائداد کر رہا ہے تو بلحاظ تحفظ حقوق بیوہ شکمی کا حکم قرین معدلت ہے جس سے مرافعہ علیہ کا بھی کسی قسم کا نقصان نہیں ہے۔

(۳) ابتداءً مرافعہ علیہ نے بوجہ اس کے کہ وہ متوفی کی بہو اور وارث ہے قیام شکمی کے لئے رضامندی ظاہر کی تھی۔ بعد میں اس سے انحراف کرنا نہ صرف خلاف ضابطہ ہے بلکہ بدنیتی کو ظاہر کرتا ہے اس رضامندی پر قیام شکمی کا حکم صحیح تھا۔

(۴) مرافعہ علیہ کا بیان کہ اُس کو شخص ثالث نے دھوکہ دیکر قیام شکمی کی ترغیب دی یہ مطلق ثابت نہیں ہے۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات وقلمبندی شہادت یہ نتیجہ اخذ فرمایا ہے۔

لکشمی بائی
بنام
نرہری

(۵) محکمہ صوبہ داری نے روئداد مثل سے صحیح نتیجہ اخذ نہیں فرمایا ہے۔ استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ صوبہ داری منسوخ فرمایا جائے۔ اور مرافعہ گذارہ کے نام شکمی قائم کرنیکا حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال و کوتوالی۔

تمہید ۔ فریقین حاضر ہیں۔ مرافعہ کے لئے کوئی بنیاد نہیں ہے۔ وکیل مرافعہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خاندان مشترکہ ہے۔ لیکن ان کا استدلال یہ ہے کہ ایک معمولی ہندو بیوہ کی جو قابل رحم حالت ہوتی ہے۔ اس امر کے اور مرافعہ گذارہ کے تحفظ حقوق کے مدنظر مرافعہ علیہ کے ساتھ مرافعہ گذارہ کی تاحیات شکمی قائم کردی جائے۔ اُنہوں نے متعدد نظائر اس عمل کے نسبت پیش کئے ہیں۔ لیکن بطور استحقاق حفاظت مستدعیہ کے مدعی نہیں ہے اور نہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عام عمل در آمد کی بناء پر ایسا تحفظ عطا کیا جا سکتا ہے۔

وکیل صاحب یہ بھی استدلال کرتے ہیں کہ مرافعہ علیہ کا اپنی نابینا بیوی کے نام پٹہ منتقل کردینا بیوہ کے ساتھ نامنصفانہ برتاؤ کی ایک بیّن دلیل ہے۔ وکیل صاحب مرافعہ کے کسی استدلال کو بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ مستدعیہ تحفظ حقوق کسی مشترکہ خاندان کی بیوہ کو دیا جانا مناسب سمجھا جائے۔ لیکن یہ بہت ہی شاذ ہوتا ہے۔ میری نظر میں تو یہ پہلا موقع ہے جبکہ ایسے تحفظ حقوق کا ادّعا کیا گیا ہے۔ اور اگر محض اس بناء پر کہ ہندو بیواؤں کی حالت قابل ترس ہوا کرتی ہے۔ ایسا تحفظ عطا کردیا جائے تو ایسی نوعیت کے ۹۹ فیصدی مقدمات میں ایسے دعوے پیش ہونے لگیں گے اگر مرافعہ علیہ نے اپنی بیوی کے نام پٹہ منتقل کردیا ہے تو اس سے مرافعہ گذارہ کے حق نان و نفقہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اور ہماری رائے میں یہ امر کہ مرافعہ گذارہ کو اپنے حق سے محروم کرنے کی نیت کی کوئی شہادت نہیں ہو سکتی ہے۔ نظر بر آں

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ عطیات

فیصلہ ۱۲ ۸۷ مسل نمبر ۱۳۴۰ ف

منفصلہ ۱۰ آمر تیر ۱۳۴۰ ف

راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنتہ پیشکار سرکار عالی۔ } بنام { مرافع ۔ بوکالت پنڈت کیشور اؤ صاحب و دیوان بہادر آر مد و آینگار صاحب وکلا۔

سید قربان حسین خان ولد نواب حسین نواز جنگ مرحوم۔ } { مرافعہ علیہ ۔ بوکالت مولوی آغا عسکری حسن صاحب و مولوی صفدر مرزا صاحب وکلا۔

ضبطی جائداد موقوعہ اسٹیٹ بتوسط اسٹیٹ عمل میں آنا۔ اسٹیٹ کے کاروبار میں بلاوجہ دست اندازی نہ کرنا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ کوئی معاش کسی اسٹیٹ میں واقع ہو تو ایسی صورت میں ضبطی براہ راست عمل میں نہ لانی چاہیئے۔ بلکہ اسٹیٹ کے توسط کو اختیار کرنا ضروری ہے ورنہ بلاوجہ اسٹیٹ میں دست اندازی ہوگی۔

واقعات۔ یہ ہیں کہ بصیغۂ وراثت نواب حسین نواز جنگ بہادر بحوالہ فرمان مبارک مرقومہ ۲۹ رشعبان المعظم سنہ ۱۳۳۹ ہجری معتمد مالی سے بدیں صراحت منظوری صادر ہوئی۔

"بشرف صدور فرمان مبارک مترشدہ ۲۹ رشعبان المعظم سنہ ۱۳۳۹ ھ حسین نواز جنگ"
"مرحوم کی وراثت جاگیر موضع ہوتسہ و نقدی حصہ موضع پوتنگل و مقطعہ ملک جی"
"گوڑہ معاونہ آبکاری باخذ فیصدی دو روپیہ حق مالکانہ سرکاروں کے فرزندان"
"میر باقر حسین و میر غلام علی کے نام بشرط ذیل منظور کی جاتی ہے"

"(۱) جائدادوں پر قبضہ میر قربان حسین کا رہے وہ انتظام کر کے محاصل میں"
"سے مرحوم کی زوجہ آفتاب بیگم کو سالانہ (مالہ) تین خواصوں کو فی اسم (لعہ) سالانہ"
"اور خواص زادیوں کو فی اسم (ماسہ) سالانہ دیں۔"

"(۲) بقیہ محاصل کے تین حصہ کر کے آپ ایک حصہ لیں دوسرا حصہ میر غلام علی کو دینا"
"اور تیسرا حصہ اپنے بڑے بھائی میر اسد علی خان کی اولاد کو دیں۔ ہر ایک حصہ دار اپنے"
حصہ میں سے اپنی ماں بہنوں کی پرورش کا ذمہ دار رہیگا۔"
"ملک جی گوڑہ کی انعامی تحقیقات حسب ضابطہ کی جاوے اور اوس کا تصفیہ ہونے تک"
"مقطعہ میر قربان حسین کے قبضہ میں بشرط مذکورہ رہے۔"

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ میدک مورخہ ۶ ر آبان سنہ ۱۳۳۹ ف

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر
بنام
سید قربان حسین خان

نابراں مقطعہ ملک جی گوڑہ کی نسبت ڈویژن سے دریافت آغاز ہوئی اور حسب ضابطہ بمقابلہ میر بنا قلی حسین خان اشتہار حضوری عذر داران اجراء و تعمیل پایا۔ جس پر بہ قرار داد پیشی ڈویژن میں کارروائی جاری رہی مگر کوئی دعویدار حاضر نہ ہوئے بالآخر مثل صوبہ داری میں منتقل ہوئی۔ یہاں بھی بقرار داد پیشیاں فریقین کی طلبی کا سلسلہ جاری رہا۔ باوصف اطلاع یابی قربان حسین دعویدار حاضر نہ ہونے سے ضلع کے نام ضبطی معاش کا حکم ذریعہ مراسلہ نشان (۵۹۰) مورخہ ۲۹ ردے سنہ ۱۳۳۸ف صلی محکمہ صوبہ داری سے اجرا پایا۔ اس پر منجانب اسٹیٹ پیشکاری یہ عذر داری پیش ہوئی کہ دعویدار کے عدم پیروی کے باعث معاش زیر بحث کی بابتہ حکم ضبطی بتوسط تحصیلدار میدک صادر ہوا ہے۔ حالانکہ وہ خود کے جاگیر میں واقع ہے۔ مقطعہ زیر بحث عطیہ شاہی نہیں ہے جس کو خود دعویدار نے اپنی درخواست مورخہ خورداد سنہ ۱۳۲۹ف میں تبلایا ہے۔ بلاوجود سند معاش عطیہ شاہی متصور ہو سکتی ہے و نہ محکمہ والا مجاز سماعت ہے و نیز معاش زیر بحث کا تعلقہ پن اور لوکلفنڈ اسٹیٹ میں داخل ہوتا ہے اور اس پر مالی و عدالتی ذکو توالی اختیارات اسٹیٹ کو حاصل ہیں۔ ایسی صورت میں معاش ہیجوشہ کی ضبطی بتوسط سرکار عالی ہونے سے اسٹیٹ کے اختیارات میں مداخلت و اسٹیٹ اپنے حقوق محصلہ سے بے وجہ محروم ہو رہی ہے۔ بہ برخواست حکم ضبطی مصدرہ نشان (۵۹۰) مورخہ ۲۹ ردے سنہ ۱۳۳۸ف مقدمہ ہذا داخل دفتر فرمایا جائے۔

اس پر بقرار داد پیشی بسماعت بحث وکیل صاحب اسٹیٹ کے اس عذر پر کہ اون کو موقع دیا جائے تو وہ اس امر کے متعلق قانون پیش کریں گے۔ کہ جب کوئی اراضی انعام کے متعلق یہ بات ثابت نہ ہو کہ وہ عطیہ شاہی ہے تو جس جاگیر میں وہ واقع ہے وہ عطیہ جاگیر سمجھا جائیگا۔ اور سرکاری ضبطی و توضع میں آوے تو بتوسط اسٹیٹ آنی چاہیئے جناب صوبہ دار صاحب نے بتاریخ ۲۸ خورداد سنہ ۱۳۳۸ف تجویز فرمائی کہ بغرض ادخال قانون تاریخ پیشی ۲۸ امرداد سنہ ۱۳۳۸ف پیشی رکھ کر وکیل صاحب کی دستخط اطلاعیابی لی جائے۔ تاریخ پیشی مذکورہ پر وکیل صاحب حاضر آئے مگر و نا اپنے دعوے کے تائید میں کوئی قانون پیش نہ کرنے سے تجویز ہوئی کہ وکیل صاحب کوئی قانون اپنے دعوے کی تائید میں پیش کرنے سے قاصر ہیں پس کوئی وجہ نہیں کہ ضبطی بتوسط اسٹیٹ عمل میں آوے۔ دفعہ (۲۴) قانون مالگذاری اراضی میں صاف بتادیا گیا ہے۔ کہ تمام اراضی جہاں کہیں وہ ہوں معہ جملہ حقوق

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر بنام تہور حسین خان

متعلقہ ملک سرکار عالی ہے جب تک منجانب جاگیردار یہہ امر ثابت نہ ہو کہ مقطعہ ملک جی گوڑہ واقع تعلقہ باغات جاگیردار کا ہے - یہہ مقطعہ قانوناً ملک سرکار عالی متصور ہوگا - البتہ وکیل صاحب کی یہ استدعا ہے اسٹیٹ کو فریق گردانا جاکر اوس ابتدائی درخواست کی نقل اور اس کے ساتھ کے منسلکات کے نقول اگر کوئی ہوں دیئے جائیں - قابل التفات ہے - محکمہ ہذا کے مثل میں کوئی ایسی درخواست موجود نہیں ہے - ضلع میں جو مثل مرتب ہوئی ہے وہ بھی محکمہ ہذا میں طلب کرلیجائے اور بتاریخ ۲۵ مہر سنہ ۳۸ ف بمراجعہ وکیل صاحب پیش ہو پیشی آئندہ پر وکیل صاحب اسناد پیش کریں جس سے یہ امر ثابت ہو کہ مقطعہ ملک جی گوڑہ ملک اسٹیٹ ہے -

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل منجانب اسٹیٹ یہہ مرافعہ پیش ہے - اہم عذرات یہ ہیں -

عذرات

(۱) مقطعہ زیر بحث موضع ونیرتی جاگیر پیشکاری میں واقع اور بن ولوکل فنڈ علاقہ ہذا میں داخل ہونے کے سوا بندوبست بھی علاقہ ہذا سے ہوا ہے -

(۲) بعلت عدم پیروی مقطعہ دار بتوسط تحصیل ضبطی عمل میں آئی ہے - حالانکہ بتوسط اسٹیٹ ضبطی ہونی چاہیئے تھی - ایسی دست اندازی درست نہیں ہے -

(۳) مقطعہ مذکور عطیہ شاہی ہونے کا ثبوت مثل میں ہے و نہ درخواست مقطعہ دار سے عطیہ سلطانی ہونا ثابت ہے -

(۴) ضبطی بتوسط اسٹیٹ نہ ہونے سے بن مقطعہ کے وصول و دیگر انتظامات عدالتی دکوتوالی میں دقت و محرومی ہو رہی ہے اسلیئے بتوسط اسٹیٹ ضبطی ہونی چاہیئے -

(۵) دعویدار عطیہ شاہی ہونے کی حیثیت سے دعویٰ رجوع کیا و نہ نقل عذرات دیگئی نہ اشتہار کی تعمیل بتوسط اسٹیٹ ہوئی جو لائق کالعدم ہے -

(۶) دعویدار کو خود سرکار عالی کا محکمہ غیر مجاز ظاہر کیا تو مقدمہ روئداد موجودہ پر لائق اخراج ہے -

(۷) بربنائے درخواست دعویٰ کمرر اسٹیٹ کی جانب سے استدعا کی گئی کہ بتوسط اسٹیٹ

ضبطی عمل میں لائی جاوے۔ جس پر جناب مددگار صاحب نے بمواجہہ وکیل ۶ر آبان ۱۳۳۹ء فصلی گذارش کرنے کی تجویز کی مگر مثل غیر مواجہہ میں پیش کر کے اپنی سابقہ رائے ۱۲ر امرداد ۱۳۳۹ فصلی پر عالیجناب صوبہ دار صاحب کی دستخط ثبت کروا کر حکم زیر نگرانی اجرا کروائے۔ حالانکہ ۶ر آبان ۱۳۳۹ف کو وکیل صاحب حاضر محکمہ تھے بلا سماعت عذرات صیغہ دار صاحب کو بیشی ۳ر بہمن ۱۳۳۹ف مقرر کرنے فرمائے۔

(۸) بلحاظ فرمان مبارک گشتی نشان (۱۲) بابتہ ۱۳۳۹ف مقدمہ ہذا قابل انفصال ہے۔ استدعا ہے کہ منظوری مراتبہ بمنسوخی تجویز تحت دعویدار کو اسٹیٹ میں رجوع ہونے کا حکم دیا جائے۔

حرستاکن ہیرو پرستا حصہ دار
نام
سید قمرالدین حسین خان

حکم اعالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر زائد ناظم عطیات سرکار عالی۔

تمہید۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکلا فریقین حاضر بحث سماعت ہوئی۔ جناب صوبہ دار صاحب نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ "معاش موقوعہ اسٹیٹ کی ضبطی براہ راست عمل میں لائی جائے اسٹیٹ کے توسط کو اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

میرے خیال میں یہ طریقہ ضبطی صحیح اصول پر مبنی نہیں ہے اس سے بلا وجہ اسٹیٹ میں دست اندازی ہوگی۔

بروئے ضابطہ دیوانی دفعہ (۱۳۳ (۳) ضمن (ج) اگر مدیوں کے اس شئے کی قرقی مقصود ہو جو کسی شخص غیر کے قبضہ میں ہو تو اس کی قرقی بھی بتوسط شخص قابض ذریعہ حکمنامہ امتناعی ہوا کرتی ہے۔

ایسی حالت میں بھی بلا توسط اسٹیٹ اس طرح راست ضبطی خلاف اصول و خلاف احکام ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ فیصلہ زیر بحث منسوخ۔ اگر کسی جائداد موقوعہ اسٹیٹ کی قرقی مقصود ہو تو بتوسط اسٹیٹ کیجائے۔

نگرانی صیغہ مال

تنازعہ مثل ۳۹/۸۹ سنہ ۱۳۳۹ ف
منفصلہ ۳۰ خورداد سنہ ۱۳۴۰ ف

سردار الدین نگرانیخواہ بوکالت پنڈت سدرشن راؤ صاحب وکیل

بنام

محمد عبد الخلیل طرفثانی بوکالت لالہ گل بہادر صاحب ورائے ہری لعل صاحب واگھرے وکلاء۔

رفع مزاحمت۔ دعوی رفع مزاحمت میں قبضہ ایک سالہ دیکھنا۔ کارروائی رفع مزاحمت میں قبضہ کی نسبت پیچیدہ مباحث کا غیر ضروری ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) دعوی رفع مزاحمت میں صرف یہہ دیکھا جاتا ہے کہ تاریخ نزاع یا نزاع سے ایکسال کے اندر کس کا قبضہ تھا۔

(۲) مقدمات رفع مزاحمت میں شرعی مباحث کا چھیڑنا اور اس امر کا تصفیہ کرنا کہ آیا قبضہ ناجائز ہے یا مالکانہ وغیرہ غیر ضروری ہے

واقعات۔ مقدمہ ہذا یہہ ہیں کہ عبد الخلیل نے ۲۷ر شہریور سنہ ۱۳۳۷ ف کو تحصیل میں درخواست دی کہ نمبرات ۱۳/۳۔ ۲۱۵/۱۔ ۴۶۸/۲و۵۔ ۴۷۲۔ ۱۷۴۔ ۱۷۳۔ ۲۲۱/۳۔ ۱۷۵۔ ۴۶۰/۵۔ ۱۷۲/۱۔ ۳۰۱/۱۔ ۲۲۳/۱۔ ۲۲۳/۲۔ ۲۲۲۔ ۳۰۰/۱۔ ۲۲۵/۱۔ واقع موضع لنگا پور پرگنہ دیوی کنڈہ کا سائل قابض و مالگذار ہے۔ سردار الدین بلا استحقاق ناجائز طور پر مجھے کاشت سے روک رہا ہے لہذا مزاحمت دور کیجائے۔ اور اوس کے بعد اسی درخواست میں یہہ توضیح کی گئی کہ قبضہ مالکانہ زائد از بارہ سالہ ہے جس کے حقوق شکمیداری حاصل ہیں۔

سردار الدین کی جانب سے ۲۵ر آذر سنہ ۱۳۳۸ ف کو یہہ جواب دہی ہوئی کہ مدعی (عبد الخلیل) نہ اراضیات متدعویہ کا قابض ہے نہ مالک نہ مزاحمت کاشت آبی مدعی صحیح ہے۔ بلکہ یہ تمامی واقعات فرضی و غلط ہیں۔ چند نمبرات کے مالک و قابض پٹہ دارہ رحیم بی۔ اور چند نمبرات کی مالک و قابضہ امیر بی اور چند نمبرات لچھمی کانت راؤ صاحب حسین کے جائنٹ پٹہ کے ہیں جن کی وارث و قابض امیر بی ہے۔ مسماۃ رحیم بی و امیر بی سے اراضیات متدعویہ

نگرانی بنا راضی تجویز مسٹر نارائن راؤ صاحب اول تعلقدار ضلع کریم نگر نشان فیصلہ (۶) بابتہ سنہ ۱۳۳۹ ف

سردارالدین
بنام
عبدالجلیل

بمعاوضہ (اداے صانہ) بدست مدعی علیہ (سردارالدین) بیع کرکے قبضہ کرادی ہیں۔ پٹہ ہی مال سے منتقل ہوچکا ہے۔ اور دعویٰ لائق سماعت سررشتہ مال نہیں ہے وغیرہ۔

عبدالرحیم شریف صاحب تحصیلدار وقت ۲۰ تیر ۱۳۳۸ف کو بعد سماعت بحث فریقین یہ تصفیہ کیا کہ مدعی (عبدالجلیل) کے پیش کردہ شہادت سے قبضہ مدعی ثابت ہے۔ اور مدعی علیہ کا اثبات نہیں ہوتا ہے۔ اور قبضہ کی نسبت کوئی شہادت ہی پیش نہیں کی۔ اور ۱۳۲۸ف میں نمبرات نزاعی کا اصل پٹہ دار فوت ہوگیا۔ اور ۱۳۳۴ف فصلی میں تختہ وراثت پٹہ داری پیش ہوا جس میں تبلایا گیا کہ پٹہ دار فوت ہوگیا ہے مگر پٹہ داری برائے نام ہے دراصل نمبرات کا قابض وکاشتکار مدعی ہے۔ جس پر تحصیل نے وراثت پٹہ داری کی منظوری دے کر قبضہ قابض حسب سابق بحال رکھنے کا حکم دیا۔ جس سے مدعی کا قبضہ بحال رہنا ظاہر ہے۔ اور مدعی دراصل پٹہ دار کا نواسہ ہے پٹہ دار کو اولاد نہ ہونے سے مدعی کے باپ (عبدالرشید) کو گھر داماد رکھ کر اسی طرح سے قبضہ کرایا۔ اور سررشتہ مال کو حقیت کی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دفعہ (۴۷) قانون مالگذاری کے لحاظ سے قبضہ کی حد تک تصفیہ کرنا ہے۔ روئداد مثل سے دعوے وقبضہ مدعی صحیح ہے۔ لہذا قبضہ مدعی حسب سابق بحال اور مدعی علیہ کی مزاحمت دور کیجائے۔ اور مدعی علیہ بربنا بیع نامہ عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرسکتا ہے۔

ضلع میں منجانب محمد سردارالدین ۳۰ تیر ۱۳۳۸ف مرافعہ کیا گیا تو مسٹر نارائن راؤ اول تعلقدار نے ۱۲ بہمن ۱۳۳۹ف کو بعد سماعت بحث وکلائے فریقین ایک مفصل فیصلہ کیا جس کا ملخص یہ ہے کہ (آغاز نزاع کے قبل اراضی متنازعہ پر قبضہ کس کا تھا۔ اور قبضہ کی نوعیت کیا تھی) تحصیل نے اس جز ثانی کی بابتہ کوئی توجہ نہ کی۔ ۱۸ آبان ۱۳۳۶ف فصلی کو اراضی بیع ہوئی اوس وقت فصل آبی استادہ تھی ایسی صورت میں یہ فصل سردارالدین کی کاشت کردہ نہ تھی۔ بیع نامہ میں فصل استادہ کے ساتھ اراضی فروخت کئے جانے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے تاوقتیکہ سردارالدین کی جانب سے اس امر کا ثبوت پیش نہ ہو کہ مادی طور پر اراضی معہ فصل استادہ اوس کے قبضہ میں دی گئی ہم یہ باور کرنے آمادہ نہیں ہیں کہ سردارالدین کا قبضہ

سردارالدین بنام عبدالخلیل

بفو ربیع اراضی پر ہوچکا تھا۔ ایسا کوئی ثبوت سردارالدین کی جانب سے پیش نہیں ہوا ہے برخلاف اس کے استادہ فصل کے درو۔ کے وقت ماہ بہمن میں رفع مزاحمت کی نزاع درپیش ہوئی۔ اوس وقت تک بھی سردارالدین کا قبضہ معرض بحث میں تھا۔ اور عبدالخلیل ایک دعویدار حقیت موجود تھا۔ اگر فی الوقتی سردارالدین کا قبضہ ہوچکا تھا تو ثبوت قبضہ کے لئے آسان طریقہ یہ تھا کہ آبان سے بہمن تک فصل کی نگہداشت اور کلچائی وغیرہ اوس کی جانب سے بلا روک ٹوک ہونے کی شہادت دی جاتی۔ تحصیل میں دعوئی رفع مزاحمت پیش کرنے کے بعد سردارالدین کی جانب سے جس قسم کی پیروی ہوی رہ بھی بتلاتی ہے کہ سردارالدین کے قبضہ کی کیا حالت تھی۔ بفرض غلط ہی آغاز نزاع سے قبل سردارالدین کا قبضہ ہونا تسلیم کرلیا جائے تو اوسکی مدت اندرون ایک سال ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی تحقیق ضروری ہے کہ یہ قبضہ کس حد تک جائز تھا۔ سردارالدین بوثیقہ بیعنامہ بہ حیثیت قائم مقام حقیت امیر بی ورحیم بی دعویدار قبضہ ہے اور عبدالخلیل کے متدعویہ قبضہ کی حیثیت بمقابلہ امیر بی ورحیم بی کس نوعیت کی ہے اور امیر بی ورحیم بی منتقلی حقیت کے کس حد تک مجاز تھے۔ اور سردارالدین کس حد تک جائز قائم مقام حقیت قبضہ قرار پاسکتا ہے فریقین نے اپنے اپنے قبضہ کے متعلق جو لسانی شہادت پیش کی ہے۔ بالکل متاثر اور ساقط الاعتبار ہے۔ بیعنامہ سنہ ۱۳۳۵ف کی ہے جو سردارالدین کی جانب سے پیش ہوئی ہے۔ تختہ فوتی جس پر عبدالخلیل بھروسہ کئے ہوئے بیٹھے ہیں سات سال کے بعد مرتب ہوا ہے تاریخ فوتی اس میں غلط درج ہے۔ اور اسکے فرضی ہونے کا علانیہ ثبوت یہی ہے کہ جملہ ورثاء متوفی کے نام جن کو شرعاً متوفی کے مترکہ میں حق پہونچتا ہے۔ درج تختہ نہیں ہیں بیوہ کے ساتھ ہر دو دختران یعنے رحیم بی اور مادر عبدالخلیل کے نام درج ہونا ضروری تھا۔ ایسے فرضی اور غلط تختہ فوتی میں اگر عبدالخلیل کا قبضہ ہونا بتلایا گیا ہو اور اس قبضہ کی مدت بروئے اندراجات تختہ صرف ایک دن کی ہو تو ایسا مہمل تختہ اثبات قبضہ کے لئے کسی صورت میں کافی متصور نہیں ہوسکتا۔ صاحب حسین کے حین حیات قابض اراضی وہی ہونا فریقین کا مسلمہ ہے۔ سردارالدین کا اس وقت اراضی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور عبدالخلیل ایک کم عمر نابالغ لڑکا زیر پرورش صاحب حسین تھا

سردار الدین
بنام
عبد الخلیل

عبد الخلیل کا باپ بحیثیت کارندہ کے صاحب حسین کے کاروبار کا منتظم تھا۔ صاحب حسین کی وفات کے بعد اس حقیت عبد الخلیل و بذ عبد الخلیل میں جائز طور پر تغیر و تبدل ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا ہے ایسی صورت میں عبد الخلیل کا اگر اراضی متنازعہ پر قبضہ بھی ہو تو وہ نابانہ قبضہ متصور ہوگا جو مالکان اراضی کے مقابلہ میں ہر وقت ہٹایا جاسکتا ہے اور اگر سردار الدین جائز طور پر قائم مقام مالکان قرار پائے تو اوس کی استدعا پر عبد الخلیل کا قبضہ قابل برخاست ہوگا سردار الدین کی حقیت کا دارومدار اون بیناموں پر ہے جو امیر بی و رحیم بی نے اوس کے حق میں لکھہ دیئے ہیں مگر تحتنہ نو تی غلط مرتب ہوا ہے اور عطیات شرعی کے حقوق اوس میں نظر انداز کردیئے گئے اور امیر بی و رحیم بی تنہا ثمرات متعلقہ کے بیع کے مجاز قرار نہیں پاسکتے اس لحاظ سے قابض بینامہ کی بناء پر سردار الدین کو حق قائم مقامی پہونچتا ہے نہ وہ بمقابلۂ عبد الخلیل قبضہ پانے کا مستحق قرار پاتا ہے۔ بنابراں حکم ہوا یہ مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ تحت اس ترمیم کے ساتھہ بحال رکھا جاتا ہے کہ قبضہ عبد الخلیل نابانہ متصور ہوگا جو صاحب حسین پٹہ دار و قابض متوفی کے قائم مقامان حقیت کے مقابلہ میں سررشتہ مال سے قابل برخاست ہوگا۔

اب محکمہ ہذا میں منجانب سردار الدین نگرانی پیش ہوئی ہے۔ جس کے اہم عذرات یہہ ہیں۔

عذرات

(۱) یہہ کہ جب مسلمہ طور پر مدعی (فریق ثانی) کے قبضہ کی حیثیت محکمہ تحت کی رائے میں محض نابانہ قرار پائی تھی تو ایسے قابض کا دعوی بروئے گشتی ۹؁ ۱۳۲۵ف نا قابل سماعت سررشتہ مال ہونے کے باعث قابل اخراج تھا لیکن اس قانونی امر پر بالکل غور نہیں فرمایا گیا وغیرہ وغیرہ۔

استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے اور دعوائے مدعی خارج فرمایا جائے

حکم عالیجناب لفٹننٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی وکلاء فریقین کے مباحث سماعت کیے گئے۔ دعوائے رفع مزاحمت کا ہے تحصیل نے اپنے فیصلہ میں اختصار سے واقعات کا اندراج کیا ہے۔ صاحب ضلع نے بڑی تفصیل سے بحث کرکے فریق ثانی کے مفید قبضہ کی حد تک تجویز کی ہے۔

مقدمات رفع مزاحمت میں صرف یہہ دیکھا جاتا ہے کہ تاریخ نزاع یا نزاع سے ایک سال کے اندر کس کا قبضہ تھا۔

سردار الدین
بنام
عبدالخلیل

نگرانی خواہ بربنائے بیعنامہ مرتبہ امیر بی۔ رحیم بی اپنا قبضہ تبلا رہا ہے بیعنامہ سنہ ۱۳۳۶ فصلی کا ہے۔ اور تاریخ ۲۸ آبان سنہ ۱۳۳۶ فصلی ہے۔

تحصیل میں عبدالخلیل نے ۲۷ شہریور سنہ ۱۳۳۷ فصلی کو رفع مزاحمت کی درخواست دی۔ گویا قریب ۱۰ ماہ بعد از بیع کے عبدالخلیل نے شکایت رفع مزاحمت کی کی۔ رفع مزاحمت میں ایک سال کے قبضہ پر غور لازم ہے سردار الدین تو بلحاظ تاریخ تکمیل بیع یہ تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ ایک سال سے اس کا قبضہ تھا یہ بحث کہ قبل از تکمیل رجسٹری قبضہ ہو سکتا تھا غیر قابل لحاظ ہے۔

نگرانی خواہ کی جانب سے جو کچھ بحث ہو رہی ہے وہ شہادت کی بناء پر ہے کوئی قانونی فروگذاشت پر بحث ہی نہیں ہو رہی ہے۔

قبضہ کو تحصیل نے اپنی تجویز میں ثابت قرار دیا ہے جس سے صاحب ضلع نے بھی اتفاق کیا ہے کوئی وجہ اوس کے خلاف تجویز کی نہیں ہے اگر نگرانی خواہ کو بربنائے بیعنامہ دعوے ہے تو عدالت دیوانی میں رجوع ہو سکتا ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

تمہید دیگر۔ اس مقدمہ میں عبدالخلیل نے بھی علحدہ نگرانی بناراضی فیصلہ صاحب ضلع پیش کی ہے جس کے عذرات کا ماحصل یہ ہے کہ صاحب ضلع نے مقدمہ رفع مزاحمت میں مباحث شرعی کرتے ہوئے قیاسات پر نگرانی خواہ (عبدالخلیل) کے قبضہ کو ناجائز جو قرار دیا ہے وہ درست نہیں ہے۔

ہم نے اوپر یہ لکھدیا ہے کہ صاحب ضلع نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اس سے ہماری مراد یہی ہے کہ دعوے رفع مزاحمت میں ان مباحث کی ضرورت نہ تھی۔ چونکہ عذرات نگرانی خواہ (عبدالخلیل) کے درست ہیں۔ لہذا

تجویز کی گئی کہ

نگرانی عبدالخلیل منظور۔ اس فیصلہ کی ایک کاپی $\frac{38}{89}$ کریم نگر نگرانی سنہ ۱۳۳۹ فصلی میں شریک کی جائے۔

نگرانی صیغہ عطیات

نشانِ مثل ۴۲/۸۹ سنہ ۱۳۴۰ف
منفصلہ ۳۰ ۸ سنہ ۱۳۴۰ف
شہریور

سید شاہ معین الدین محمد محمد الحسینی سجادہ — **مجرانخواہ بوکالت مولوی میر احمد علیخانصاحب وکیل**

بنام

سید اسد اللہ حسینی سجادہ .... **طرفثانی**

اشتہار حضوری دعویداران کے اجرا کا جواز ۔ عذر عدم جوازی بعد اجرائی اشتہار پیش ہو سکتا ۔

تجویز ہوئی کہ اشتہار حضوری عذرداران کی اجرائی خلاف قانون امر ہے چونکہ عذر جس فریق کو ہو اجرائی اشتہار کے بعد پیش ہونا چاہیئے اس کا تصفیہ ہونے کے بعد چارہ کار ضابطہ اختیار کیا جا سکتا ہے ۔

واقعات یہہ ہیں کہ مسمی سید اسد اللہ حسینی عرف سید صاحب حسینی نے بتاریخ ۲۲ آبان سنہ ۱۳۳۹ف ضلع میں یہ درخواست دی کہ صاحب سند حضرت سید عبد القادر حسینی سجادۂ درگاہ و خانقاہ حضرت خواجہ ابو الفیض من اللہ محمد محمد الحسینی جاگیردار رائکوڑ وغیرہ تھے اوس سلسلہ خاندان کے اولاد سے سائل ہے اور صاحب سجادہ کی اولاد سے صرف دو دختران ایک ستی بی صاحبہ اور دوسری راجی بی صاحبہ تولد ہوئیں ان ہر دو کی اولاد میں محل شرط خانقاہ درگاہ و معاش وغیرہ تقسیم ہوئی ۔ ستی بی صاحبہ کی اولاد میں جو معاش آئی اوس کے منجملہ سائل کے مورث اعلی زہرہ بی صاحبہ کے حصہ و تقسیم میں اراضی سیری محاصلی (مارصہ) موضع رائکور اور نقدی سالانہ للولہ اور ۲ بیگہ اراضی حوالی درگاہ حضرت خواجہ ابو الفیض جس کا حالیہ سروے نمبر (۹۴) موازی ۲ بیگہ موتوعہ ہلاکیری و اراضی انعام موضع چیٹ تلی آئی ۔ چیٹ تلی کی اراضی انعام بطور پن مقطعہ شاہ سیدہ بندگی حسینی صاحب سجادہ خانقاہ حضرت خواجہ ابو الفیض میں ہے اوس کا پن مقطعہ سالانہ میرے اور میرے مورثوں کو برابر ملتا آ رہا ہے اور اراضی سروے نمبر ۹۴ موازی ۲ بیگہ موتوعہ ہلاکیری پر بھی سائل اور سائل کے مورثان مسلسل قابض و متصرف ہیں لیکن اراضی سیری موتوعہ رائکوڑ جو کہ سید اسد اللہ حسینی صاحب عرف خواجہ حسینی صاحب سجادۂ درگاہ و جاگیردار رائکوڑ خود لاونی پر دے کر اوس کا محاصل نقدی سالانہ (مارصہ) اور بابتہ نقدی للولہ میرے مورثوں کو ادا کرتے چلے آئے ۔ میرے برادر کلان سید بادشاہ حسینی جن کو فوت ہو کر ایک سال سے زائد عرصہ گذرا اوس وقت سے ہنوز سید عسکر اللہ حسینی صاحب اور اون کے قائم مقام سید شاہ معین الدین میرا حصہ ادا نہیں کئے حیلہ و حوالہ کر رہے ہیں میرے برادر مرحوم کا میں قائم مقام ہوں ۔ سوائے میرے کوئی اور وارث نہیں ہے کارروائی وراثت

مگرانی بجا راضی تجویز عامل تعلقدار صاحب ضلع بیدر شریف ۔

سید شاہ معین الدین
بنام
سید اسد اللہ حسینی

سید مستان حسینی (دادا جن کا نام درج تختہ دریافت ہے بنام سائل فرمایا جائے۔ اور سنہ ۳۸ و ۳۹ فصلی کی رقم حصہ جاگیردار راگوڑ سے دلوائی جائے اس پر بتاریخ ۱۲ آبان سنہ ۱۳۳۹ فصلی کارروائی وراثت آغاز کرنے کی تجویز ضلع سے صادر ہوئی اور ۲۵ آبان سنہ ۱۳۳۹ فصلی کو سید مستان حسینی کی وراثت میں اشتہار اجرا کرنے کی تجویز صادر ہونے پر حسبہٗ اشتہار حضوری عہدہ داران اجرا پایا اور یافتنی رقم سنہ ۳۸ و ۳۹ فصلی کی بنسبت بعض دریافت عرضیگذار و قابض جاگیر طلب کئے گئے۔ تاریخ پیشی ۲۵ دے سنہ ۱۳۴۰ فصلی پر منجانب قابض جاگیر جواب دعویٰ پیش ہوا۔ دعویدار نے جواب الجواب داخل کرنے کے متعلق استدعا کرنے پر پیشی ۱۹ بہمن سنہ ۱۳۴۰ فصلی قرار دی گئی۔ پیشی مزبورہ پر جواب الجواب پیش ہوا تو صاحب ضلع نے بقرار داد پیشی ۲ فروردی سنہ ۱۳۴۰ فصلی تنقیحات ذیل قائم فرمائی۔

(۱) کیا درخواست بین المیعاد ہے۔ ثبوت بذمہ مدعی تردید بذمہ قابض جاگیر۔

(۲) کیا بوقت دریافت انعام مورث دعویدار رجوع ہوئے اور اون کا حصہ منتظرہ سرکار عالی ہے ثبوت بذمہ دعویدار۔ تردید بذمہ قابض جاگیر۔

(۳) کیا حصہ دار متوفی کے وفات کی حسب احکام قابض و حصہ دار نے اطلاع سرکار میں دی ہے ثبوت بذمہ فریقین۔

(۴) دعویداری وراثت میں آج تک جو تاخیر ہوئی وہ حسب قانون صحیح ہے۔ ثبوت بذمہ دعویدار۔ تردید بذمہ قابض جاگیر۔

(۵) شجرہ مدخلہ دعویدار صحیح ہے۔ ثبوت بذمہ دعویدار تردید بذمہ قابض جاگیر۔

(۶) دعویدار کس دادرسی کا مستحق ہے۔ " " " " "

تاریخ پیشی ۱۶ تیر سنہ ۱۳۴۰ فصلی پر صاحب ضلع نے یہہ تجویز فرمائی۔ مثل پیش ہوئی وکلا فریقین حاضر ہیں۔ مولوی بدیع الدین صاحب آج حاضر نہیں ہیں بلکہ اون کے شریک مسٹر شیش راؤ صاحب حاضر ہیں اور وہ بیان کرتے ہیں کہ بذریعہ درخواست تنقیحات حذف و اضافہ کے متعلق کل پیش کردی جاتی ہے۔ اسکے لئے مثل بتاریخ ۸ تیر سنہ ۱۳۴۰ فصلی یوم پنجشنبہ پیش ہو۔ مولوی محمد مبارک حسینی صاحب و شیش راؤ صاحب کی دستخط اطلاع یابی لیجاوے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ نگرانی پیش ہے۔ عذرات یہ ہیں۔

سید شاہ معین الدین
بنام
سید اسد اللہ حسینی

عذرات

(۱) تجاویز مورخہ ۲ و ۲۵ آبان ۱۳۳۹ فصلی کی بناء پر جو کارروائی ہو رہی ہے وہ خلاف قانون و اصول معدلت ہے۔ خاندان دعاگو سے دعویدار نہیں ہیں۔ تخمیناً دو صد سال مسلسل تنہا بنام اجداد و مورثان دعاگو اسناد و منتخب منظورۂ انعام سرکار سے صادر ہوئے ہیں اور حال میں بقائمقامی سید شاہ علی عسکری اللہ محمد محمد الحسینی سجادہ مرحوم سالم موضع رانگوڑ پر سائل کی وراثت محکمہ عالیہ سے منظوری ہوئی ہے کسی کی عذرداری تک نہیں ہوئی کامل موضع رانگوڑ پر محکمہ عالی سے قبضہ کرایا گیا ہے۔

(۲) درخواست دعوے میں مستان حسینی کو دادا اور شجرہ میں دادا کا بھائی ظاہر کیا گیا ہے۔ جو صریحاً متعارض ہے۔ دعاگو کے مورث اعلیٰ سید شاہ معین الدین محمد محمد الحسینی صاحب سند (جن کا زمانہ تخمیناً ڈیڑھ سو سال کا ہے)

ان کی شاخ میں دعویدار ہے و نہ منتخب منظورۂ سرکار میں دعویدار یا اون کے مورث کا نام ہے و نہ حصہ جبکہ باپ دادا یا دادا کے بجائے یا اون کے باپ دادا کی وراثت نہ ہوئی تو اب اس قدر زمانہ کے سکوت کے بعد وراثت کی کارروائی ہوسکتی ہے و نہ درخواست دعویدار قابل لحاظ ہے و نیز دعویدار نے نوعیت عطا ظاہر کی ہے اور معاش عطیہ جاگیر ہے یا سلطانی بتلایا گیا ہے بہر حال بحالت موجودہ کسی اعتبار سے دعویٰ قابل پیش رفت نہیں ہے استدعا ہے کہ منظوری نگرانی کارروائی تحت کالعدم اور دعوے مدعی خارج و نامنظور فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر زائد ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکیل صاحب مرافع حاضر۔ مرافعہ علیہ غیر حاضر۔ اوس کے نام سمن تعمیل پایا ہے تعلقدار صاحب ضلع بیدر نے ایک مقدمہ میں اجرائی اشتہار کا حکم صادر فرمایا ہے اوسکی ناراضی سے یہ نگرانی پیش ہے۔

اشتہار کی اجرائی خلاف قانون امر نہیں ہے چونکہ عذر جس فریق کو ہو اجرائی اشتہار کے بعد پیش ہونا چاہیئے اگر اوس کے خلاف کسی امر کا تصفیہ ہو تو اوس کی نسبت چارہ کار ضابطہ اختیار کیا جاسکتا ہے محض اجرائی اشتہار ناجائز نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور ۔ تجویز زیر نگرانی بحال رہے ۔

نگرانی صیغہ عطیات

نشان مسل ۵/۸۹ سنہ ۱۳۴۰ف منفصلہ ۳۰ شہریور سنہ ۱۳۴۰ف

شاہ معین الدین محمد محمد الحسینی نگرانی خواہ بوکالت میر احمد علیخان صاحب و مولوی عبد العزیز خان صاحب وکلا

بنام

فتح بی صاحبہ بنت سید سجاد حسینی طرفثانیہ بوکالت مولوی آغا عسکری حسین صاحب وکیل

اختیار تحصیل سررشتہ عطیات میں نہ ہونا تحقیقات محکمہ مجاز میں ہونے کا لزوم ۔ مقدمہ قابل تحقیقات ہونے کا تصفیہ اولاً کرنے کا لزوم ۔ لزوم تصفیہ قابل تحقیقات ہونے کا ۔ گشتی نشان (۱۰) سنہ ۱۳۳۸ف فقرہ (۴) ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تحصیل کو سررشتہ عطیات میں کوئی اختیار تحقیقات حاصل نہیں ہے ایسی تحقیقات خلاف فقرہ (۴) گشتی نشان (۱۰) بابتہ سنہ ۱۳۳۸ف ہے ۔

(۲) اولاً اس کا تصفیہ ہونا چاہیئے کہ آیا مقدمہ قابل تحقیقات ہے یا نہیں اگر ہے تو محکمہ مجاز سماعت میں اس کی تحقیقات ہوگی ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ فتح بی صاحبہ دختر سید سجاد حسینی نے ضلع میں بتاریخ فروردی سنہ ۱۳۳۸ف درخواست پیش کی کہ جاگیر علاقہ سید شاہ عسکر اللہ محمد محمد الحسینی صاحب سجادہ نشین ہیں ایک سیری سانکوٹ حاصلی سات سو روپیہ پر ان کے حقیقی تایا سید شہباز حسینی مرحوم قابض تھے اور علی السویہ رقم سیری سائلہ کے پرورشی کو سائلہ کے والد سید سجاد حسینی کے حصہ میں سائلہ پاتی تھی ۔ سید شہباز حسینی کو انتقال کرکے تخمیناً چھ سال کا عرصہ گذر گیا سائلہ کو تین فرزند و دختران ہیں بوقت انتقال سید شہباز حسینی میرے فرزندان کمسن و معاش مذکور سنبھالنے کے قابل نہ تھے ۔ اس لئے بربناء فہمائش اپنے حصہ معاش کی نگرانکاری سید شاہ عسکر اللہ محمد محمد الحسینی کے ذمہ کردی کیونکہ اون سے میری قرابت بھی ہے ۔ مگر سنہ ۱۳۳۷ فصلی سے رقم آمدنی سیری کا دینا قطعاً موقوف کردیئے ہیں ۔ لہذا حسب ضابطہ دریافت فرماکر سائلہ کی معاش سائلہ کو ملنے کا تصفیہ فرمایا جائے ۔

ضلع نے اس کے واقعات تحصیل سے دریافت کیا ۔ تحصیل نے بقرار داد تواریخ پیشی فریقین کو طلب کیا مگر بوجہ عدم دستیابی پتہ سکونت درخواست گزار و عدم حاضری وکیل صاحب پیشیاں تبدیل ہوتی

نگرانی بنا برانی تجویز مہادلی التعلقدار صاحب ضلع بیدر شریف ۔

سید شاہ معین الدین محمد محمد الحسینی بنام فتح بی صاحبہ

رہیں - ابھی کوئی رپورٹ تحصیل سے بعد تحقیقات پیش نہ ہونے پائی تھی کہ مسمی سید معین الدین محمد محمد الحسینی سجادہ جاگیر رائکوڑ نے بتاریخ موصولہ ۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۹ ہجری ضلع میں درخواست پیش کی کہ درخواست فتح بی صاحبہ خلاف قانون و ناقابل سماعت ہونے کے علاوہ درخواست مذکورہ سے ثابت ہے کہ جد مدعیہ رائکوڑ کے حصہ دار نہیں تھے اور نہ حصہ داری منظورۂ سرکار ہے اور نہ دفتر سرکار میں جد و پدر و عم مدعیہ کا نام ہے نہ کسی جز معاش پر مدعیہ کا قبضہ ہے نہ منتخبہ میں مدعیہ کے جد و عم و پدر کا داخلہ ہے سیری عطیہ جاگیر ہے یا سلطانی اس کا بھی ذکر نہیں ہے بہر دو صورت اندرون جاگیر سیری کی دریافت علاقہ جاگیر میں ہوگی جو حکم تحقیقات کا تحصیل کے نام دیا گیا ہے وہ قابل غور مکرر ہے بطلب مثل تحصیل امور قانونی کا تصفیہ اجلاس عالی سے صادر فرمایا جائے -

بنابر آن بطلبی مثل تحصیل بقرار داد بیشی فریق ثانی کو اطلاع کرنے کی تجویز صاحب ضلع نے فرمائی اور بتاریخ ۲۹ ذی حجہ سنہ ۱۳۴۹ ہجری اجلاس صاحب ضلع سے یہ تجویز ہوئی -

درخواست گذار معین الدین حسینی صاحب حاضر نہیں ہیں اور نہ اون کی جانب سے کوئی پیروکار حاضر ہیں، فریق ثانی کی جانب سے مولوی محمد بدیع الزمان خان صاحب وکیل حاضر ہیں ان کی بحث سُنی گئی چونکہ تحصیل میں کارروائی تحقیقاتی جاری ہے تو ضلع میں کوئی اور کارروائی مناسب نہیں ہے تحصیل کی رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیئے حکم ہوا کہ کارروائی تحصیل بغرض تکمیل دریافت واپس ہو -

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہہ نگرانی پیش ہوئی ہے - عذرات یہہ ہیں -

عذرات

(۱) درخواست دعویداری ماہ فروردی سنہ ۱۳۳۸ فصلی میں محض ایک معاہدہ نگران کاری معاش کی خلاف ورزی کا بیان کر کے قبضہ نگران کاری سے معاش کے دلا پانے کا دعوی کیا گیا ہے اور درخواست ثانیہ مورخہ ۱۲ خورداد سنہ ۱۳۳۹ فصلی میں ادعائے وراثت سید شہباز حسینی و سید سجاد حسینی کیا گیا ہے یہہ ہر دو دعاوی خلاف قانون و بیضابطہ پیش ہوئے ہیں اور بلحاظ اپنی نوعیت کے کسی طرح سے قابل سماعت و تحقیقات و تجویز صیغۂ مال نہیں ہے - سید شہباز حسینی و سید سجاد حسینی کوئی معاش دار تھے نہ صاحب منتخب نہ صاحب تختہ نہ قابض نہ صاحب سند اور نہ اون کی مبینہ معاش ان کے نام منظورۂ سرکار نہ ان کے مورث کبھی رجوع بہ محکمۂ انعام ہو کر کارروائی کی - ایسی صورت میں ضلع کا

سید شاہ معین الدین محمد محمد الحسینی بنام فتح بی صاحبہ

حکم دریافت و تحقیقات کیلئے بے ضابطہ و بے سر و پا ہے ۔

(۲) جاگیر موضع رانگوڑ میں کوئی حصہ دار نہیں ہے حال میں تقائم مقامی حضرت پیر و مرشد سید شاہ علی عسکر اللہ محمد محمد الحسینی سجادہ مرحوم سالم موضع رانگوڑ پر من دعاگو کی وراثت محکمہ عالیہ سے منظور ہوئی ہے اوس میں کسیکی کوئی عذر داری نہیں ہے سالم موضع رانگوڑ پر سائل کا قبضہ کرایا گیا ہے ۔

(۳) دعویدارہ من دعاگو کی بیوہ نہیں ہے خاندان دعویدارہ و من سائل جدا ہے جواب دعویٰ میں دعویدارہ کے دعوے و حصہ سے قطعاً انکار کیا گیا ہے ۔

(۴) مدعیہ نے نوعیت عطاء و اراضی سیری ظاہر کیا ہے و نہ سیری عطیہ سلطانی ہے یا جاگیر بتلایا ہے جبکہ سیری موقوعہ جاگیر ہے تو صیغۂ عطیات سے کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی ۔

(۵) تحت نے جو کارروائی اس وقت تک جس کو زائد از دو سال ہوتے ہیں فرمائی ہے وہ بے ضابطہ اور دعاگو کو ناحق پریشان کر رہا ہے ۔

(۶) رپورٹ تحصیل مشعر اخراج مقدمہ مندرجۂ مراسلہ تحصیل نشان (۱۵۰۲) مورخہ ۲۱ امرداد ۱۳۳۸ف پر ضلع سے تجویز ہوئی ہے کہ فتح بی صاحبہ کے وکیل احمد علیخان کے مقابلہ میں کارروائی کیجائے نہ تحصیل و ضلع میں انکا وکالت نامہ ہے و نہ اس نام کے کوئی صاحب تحصیل میں حاضر ہوکر پیروی کی۔

استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی کارروائی بحت کالعدم قرار دیکر دعوی مدعیہ خارج فرمایا جائے ۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر زائد ناظم عطیات ۔

تمہید ۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا ۔ وکلاء فریقین حاضر ۔ بحث سماعت ہوئی صاحب ضلع نے تجویز مورخہ ۲۹ ذی حجہ ۱۳۴۹ ہجری میں یہ حکم صادر فرمایا کہ

" جبکہ تحصیل میں کارروائی تحقیقات جاری ہے تو ضلع میں کوئی اور کارروائی مناسب نہیں ہے ۔ تحصیل کی رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیئے حکم ہوا کہ کارروائی تحصیل لغرض تکمیل دریافت واپس "۔

ونیز تحصیل کو مرافعہ عطیات میں کوئی اختیار تحقیقات حاصل نہیں ہے ایسی تحقیقات خلاف فقرہ (۲) گشتی نشان (۱۰) ۱۳۳۸ف افصل ہے ۔ مقدمات عطیات کی تحقیقات صاحب ضلع کو خود کرنا چاہیئے اور جو مقدمات کہ منجانب مرافعہ ضلع میں پیش ہوئے ہیں اولاً اون کا تصفیہ ہونا چاہیئے کہ آیا مقدمہ قابل تحقیقات ہے یا نہیں اگر ہے تو اوس محکمہ میں ہی تحقیقات ہوگی جسکی سماعت کا وہ محکمہ مجاز ہو لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

مرافعہ باب حکومت صیغۂ عطیات

نمبر مثل ۶۱ سنہ ۱۳۳۶ ف
منفصلہ ۳ مہر و ۵ سنہ ۱۳۳۸ ف

شاہ بیر رام راؤ مرافع ....

بنام

شاہ میر جوڑ ما مرافعہ علیہا ....

وراثت و تبنیت کی کارروائی کا ایک ساتھ جاری رہنا۔ متبنیٰ فرزند کے حقوق۔ تبنیت منظورہ نہ ہونے سے کارروائی وراثت نہ رکنا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب وراثت و تبنیت ایک ہی وقت تصفیہ طلب ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں ایک ہی ساتھ فیصلہ کرنے کا طریقہ جاریہ ہے۔

(۲) متبنیٰ فرزند کو حقیقی فرزند کے تمام حقوق حاصل ہیں اور وہی فرائض اون پر عاید ہوتے ہیں۔

(۳) عدالت عطیات میں کارروائی وراثت کے تحت متبنیٰ فرزند کو اس عذر کی بنا پر خارج نہ کرنا چاہیے کہ تبنیت کے متعلق ابھی سرکار کی منظوری حاصل کی جانی ہے۔

واقعات ابتدائی — بذریعہ منتخب سررشتہ انعام نشان (۱۳۱۳) واقع ۲۱ تیر سنہ ۱۲۹۹ فصلی مقطوعہ موضع سری دہر وغیرہ رسوم وغیرہ حاصلی (ا لکے ہے) بطور مدد معاش وینکٹ نرسہوان راؤ ولد کشنا راؤ۔ شیشگر راؤ ولد نرسہوان راؤ۔ و نرسہوان راؤ ولد راما راؤ و راما راؤ ولد لچھمی نرسہوان راؤ کے نام حسب حال بحال کیا گیا۔

شکمی دار نمبر (۲) شیشگر راؤ نے بوجہ لاولدی وینکٹ نرسہوان راؤ صاحب منتخب کے فرزند دوم وینکٹ نرسنگراؤ کو متبنیٰ لیا اور اوس کی منظوری بذریعہ مراسلہ نشان (۱۰۴۸) واقع ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۱۴ فصلی مجریہ محکمہ معتمدی مالگزاری حسب الحکم عالیجناب سر مہاراجہ بہادر مدار المہام سرکار عالی اجرا ہوئی۔

شیشگر راؤ کے انتقال پر کارروائی وراثت وینکٹ نرسنگراؤ متبنیٰ کے نام شروع ہوئی مگر قبل منظوری ۲۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ فصلی کو بلا گذاشت اولاد نرینہ اس کا بھی انتقال ہوا صرف ایک زوجہ

مرافعہ بنا راضی تجویز نواب تقی یار جنگ مرحوم مورخہ ۲۱ خورداد سنہ ۱۳۳۶ ف

شاہ میر رام راؤ بنام شاہ میر چوڑما

چوڑما (مرافعہ علیہا) وارث بھی وینکٹ نرسنگراؤ نے قبل انتقال بوجہ لاولدی کبھی رام راؤ ولد وینکٹ رامیا کو متبنٰی لینے کی درخواست دی اور قبل از منظوری انتقال ہوگیا دفاترتحت میں وراثت و تبنیت کی علحدہ کارروائی شروع ہوئی کارروائی وراثت میں چوڑما (مرافع علیہا) نے ذریعہ اظہار حلفی یہ خواہش کی کہ چونکہ اوس کے شوہر کی خدمت پٹواری گری وغیرہ اون کے نام منظور ہوچکی ہے اس لئے یہہ معاش انعامی بھی اونکے نام اجرا کیجائے اس بروہ تاریخ انتقال شوہر سے قابض ہیں تختہ وراثت اوس کے نام منظور کیا جائے اور رام راؤ کی تبنیت بھی منظور کیجائے کوئی عذردار پیش نہیں ہوا۔ دوم تعلقدار صاحب۔ اول تعلقدار صاحب ورنگل۔ صوبہ دار صاحب ورنگل نے چوڑما کے نام وراثت منظور کرنے کی رائے دی۔ اور کارروائی بذریعہ مراسلہ نشان (۹۸۷) واقع ۲۲ مہر فروردی سنہ ۱۳۲۷ فصلی معتمدی مالگذاری میں وصول ہوئی۔ کارروائی تبنیت میں بھی تحصیل و ضلع سے منظوری کی رائے دی گئی۔

صوبہ دار صاحب ورنگل نے منظوری کی رائے دیتے ہوئے یہہ رائے دی کہ چوڑما کے بعد رام راؤ وراثت کی منظوری کا مستحق ہوگا۔

نواب سعادت جنگ بہادر شریک معتمد صاحب مال نے تجویز کی کہ جواباً لکھا جائے کہ تبنیت کی کارروائی پہلے طے کرائی جائے اور اوس کی منظوری کے بعد تختہ جات وراثت رام راؤ کے نام مرتب کرکے روانہ کیے جائیں بعد قیام محکمہ نظامت عطیات ہر دو تختہ جات کی کارروائی شروع ہوئی اور رام راؤ نے اس دفتر میں تبنیت وراثت دونوں اپنے نام منظور کرنے کی استدعا کی۔

چوڑما نے اظہار کیا کہ اون کے نام وراثت منظور ہو کیونکہ اوطان پٹواری گری کی منظوری اوس کے نام ہوئی ہے عموماً متبنٰی قابض معاش ہو کر والدہ متبنٰی گیرندہ کو محتاج کر دیتا ہے تحقیقات وراثت کے وقت متبنٰی نے اپنے نام منظوری وراثت کے لئے کوئی عذر پیش نہیں کیا اس لئے جملہ حکام تحت نے اوسی کے نام منظوری کی رائے دی ہے اور صوبہ دار صاحب وقت نے اپنی رائے میں صراحتاً لکھدیا ہے کہ بعد وجہ کے بعد متبنٰی منظوری وراثت کا مستحق ہوگا۔

تجویز نظامت عطیات

ناظم صاحب عطیات نواب رحیم یار جنگ بہادر نے ۲۲ امرداد سنہ ۱۳۳۵ فصلی کو تجویز کی کہ "رام راؤ کی تبنیت منظورہ سرکار نہیں ہے ایسی حالت میں بربنائے تبنیت وینکٹ نرسہوان راؤ کی وراثت کا دعوے رام راؤ کا بمقابلہ مساۃ چوڑما جو زوجہ وینکٹ نرسہوان راؤ کے

شاہ میر رام راؤ بنام شاہ میر چوڑ ما

اصولاً غیر صحیح اور قبل از وقت سمجھا جاتا ہے لہذا حکم ہوا کہ چوڑ ما کی وراثت منظور کیجاتی ہے۔ رام راؤ متبنی کی منظوری تبنیت کے لئے علحدہ گذارش حسب ضابطہ مرتب و روانہ صدرات عظمیٰ کر دی جائے"۔ گذارش تبنیت پر تبنیت کی منظوری یکم مہر ۱۳۳۵ فصلی کو حسب رائے حکام تحت جناب نواب ولی الدولہ بہادر صدر اعظم وقت نے صادر فرمائی۔

درخواست تجویز ثانی و حکم تجویز نظامت

متذکرۂ بالا حکم منظوری وراثت بنام چوڑ ما کی ناراضی سے رام راؤ نے درخواست تجویز ثانی نظامت عطیات میں پیش کی عذر یہ تھا کہ جب وہ متبنی ہے تو بمقابل بیوہ مرجح ہے اور ایک ہی وقت ایک ہی تجویز کے ذریعہ اون کے نام تبنیت کی منظوری اور وراثت کی منظوری بیوہ کے نام تخالف باہمی کا حکم رکھتا ہے اور قابل غور مکرر ہے۔

بعد سماعت بحث وکلاء فریقین نواب تقی یار جنگ مرحوم نے ۲۱ خورداد ۱۳۳۶ فصلی کو یہ تجویز کی کہ "ناظم صاحب سابق نے وراثت تجویز ثانی علیہا کی منظور فرمائی جو اون کی اقتداری تھی اوس کے بعد تبنیت کی منظوری غیر اقتداری کی منظوری کے لئے صدر میں تحریک فرمائی جو بالآخر منظور ہوئی۔ تجویز ثانی علیہا کی وراثت منظورہ کی تنسیخ نہیں کرائی گئی نہ مرافعہ پیش ہوا اب درخواست تجویز ثانی پیش ہے وجوہ تجویز ثانی مطابق ضابطہ نہیں ہیں کسی تبنیت کی منظوری سے وارث منظورہ سابقہ کی منظوری کالعدم نہیں ہو جاتی اکثر متبنی اشخاص ماں وغیرہ کو تکلیف ہی دینے لگتے ہیں۔

بہر عنوان ہم کو اس موقع پر اسی قدر دیکھنا ہے کہ ناظم صاحب وقت نے جو تجویز فرمائی ہے اوس کی تجویز ثانی درست ہے یا نہیں۔ وجوہ مرافعہ وجوہ تجویز ثانی نہیں خیال کئے جاسکتے۔ تجویز ثانی علیہا کی وفات کے بعد متبنی ہی وارث ہوگا۔ البتہ متبنی کی پرورش اس جائداد سے وقت منظوری تبنیت سے ہونی چاہیئے اور اتلاف جائداد کا حق تجویز ثانی علیہا کو نہو گا حکم ہوا کہ درخواست تجویز ثانی بعدم وجوہ تجویز ثانی خارج کیجاتی ہے اس نوبت پر مرافعہ کا اگر حق حاصل ہو تو مرافعہ کا تجویز ثانی خواہ مجاز ہوگا"۔

عذرات مرافعہ

تجویز مندرجۂ بالا کی ناراضی سے رام راؤ نے معزز اجلاس مرافعہ عطیات باب حکومت کی سماعت کے لئے درخواست مرافعہ بتاریخ ۲۰ تیر ۱۳۳۶ فصلی داخل کی ہے مرافع کے عذرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) تجویز تحت خلاف قانون و خلاف روئداد ہے۔

شاہ میر رام راؤ
بنام
شاہ میر جوڑ رما

(۲) شیشگیر راؤ کی وراثت بحق مرافع علیہا جو بہو ہوتی ہے از روئے دہرم شاستر کمتیب ڈراویڈا جو فریقین سے متعلق ہے صحیح نہیں ہے۔

(۳) اگر وراثت وینکٹ نرسہواں راؤ کی بھی سمجھی جائے تو بموجودگی مرافع کے جو فرزند متبنی مسلمہ و منظورہ ہے مرافعہ علیہا کو حق وراثت نہیں پہونچ سکتا ہے۔

(۴) جب وینکٹ نرسہوان راؤ کا فرزند و بیوہ دونوں موجود ہوں تو فرزند کو وارث قرار دے کر متوفی کی بیوہ کے نفقہ کا انتظام کیا جانا منشاء دہرم شاستر و عملدرآمد ہے اس کے عوض میں محکمہ نظامت عطیات سے بیوہ کے حق میں وراثت منظور فرما کر بیٹے کو نفقہ دلانے کی تجویز فرمائی ہے جو منشاء شاستر کے برعکس ہے۔

(۵) محکمہ نظامت عطیات کی تجویز اس خیال سے متاثر ہوئی ہے کہ اکثر متبنی اشخاص ماں وغیرہ کو تکلیف بھی دینے لگتے ہیں۔ یہہ تصور کسی مستحق کو محروم وراثت نہیں کر سکتا البتہ ماں وغیرہ کی پرورشی کا اور پر معقول انتظام ہونا چاہیئے تھا۔

(۶) دہرم شاستر کی رُو سے بیٹے اور ماں کے کیا حقوق ہوتے ہیں اور جائداد پدری کا کون مستحق ہوتا ہے اس کا مطلق لحاظ نہیں فرمایا گیا ہے۔

(۷) مرافعہ علیہا جائداد کو بموجودگی بیٹے کے دن بدن تلف کرتی جاتی ہے غیر متعلق اشخاص کو منتقل کر رہی ہے۔ یہہ سب اس ہمت پر کر رہی ہے کہ محکمہ نظامت عطیات نے اوس کو جائداد کی مالکہ (بموجودگی بیٹے کے) بنا دیا ہے۔

(۸) مرافع علیہا کسی طرح مستحق وراثت نہیں ہے وہ صرف نفقہ پانے کی مستحق ہے اگر تبنیت مرافع متنازعہ ہوتی تو البتہ مرافع علیہا کے حق میں وراثت منظور ہونا قرین انصاف ہو سکتا تھا محکمہ نظامت عطیات سے جو کچھہ تجویز ہوئی وہ منافی انصاف ہے۔

(۹) جائداد کو تلف کرنے اور مرافعہ علیہا کو روکنے کا کوئی انتظام محکمہ نظامت عطیات نے نہیں فرمایا ہے صرف تجویز میں حق اتلاف نہ ہونیکا ذکر کرنا کافی نہیں ہے۔ لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ مرافع وارث قرار دیا جائے۔

حکم عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات و عالیجناب ٹی، جے ٹاسکر انسکوائر منتصرم صدر المہام بہادر مال بہادر معز ز ارکان

شاہ میر رام راؤ
بنام
شاہ میر حو بڑا

تمہید ۔ بعدالت تحت میں کارروائی وراثت و تبنیت ایک ہی وقت میں آغاز ہوئی ناظم صاحب عطیات نے وراثت بنام بیوہ منظور کی اور من بعد مرافعہ علیہ کی تبنیت کی منظوری کے لئے صدر میں تحریک کی جب تبنیت کی منظوری دیگئی۔ امر غور طلب صرف یہہ ہے کہ آیا ایسی حالت میں ناظم صاحب عطیات کو وراثت کا تصفیہ کرنا چاہیئے تھا قبل اس کے کہ تبنیت کی کارروائی تکمیل کرتے۔

ہمارا خیال ہے کہ ان کو ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا جب وراثت و تبنیت ایک ہی وقت میں تصفیہ طلب ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں ایک ہی ساتھ فیصلہ کرنے کا جاریہ طریقہ ہے۔

یہہ فرض کرنا بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ متبنیٰ فرزند اپنی متبنیٰ ماں کے متعلق ادن فرائض کو انجام نہ دیگا کہ جس کا وہ شاستراً متکلف ہے وہ کارروائی وراثت سے متعلق ہی نہیں ہے متبنیٰ فرزند کو ایک حقیقی فرزند کے تمام حقوق حاصل ہیں اور وہی فرائض اوس پر عائد ہوتے ہیں۔ عدالت ہائے عطیات میں ان کو اس عذر کی بنا پر خارج نہ کرنا چاہیئے کہ تبنیت کے متعلق ابھی سرکار کی منظوری حاصل کیجاتی ہے۔

پس مرافعہ منظور۔

مرافعہ باب حکومت صیغۂ عطیات

ف ۱۳۳۲
نمبر مثل ۶۹ مرافعہ
منفصلہ ۲۱ ہر
مہر ۱۳۳۲ ف

راجہ واسدیو نایک — مرافع

بنام

رانی لچھما — مرافعہ علیہا

متبنیٰ غیر منظورہ سرکار کے حق میں وراثت ہونا۔ کارروائی وراثت۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ وراثت کی کارروائی میں قابل وثوق شہادت سے کسی ایک فریق کا متوفی کا متبنیٰ ہونا ثابت ہوجائے تو صرف اس وجہ سے کہ تبنیت منظورۂ سرکار نہیں ہے اوس کے حق میں تبنیت رد نہیں ہوسکتی۔

واقعات اس مثل کے یہہ ہیں کہ بذریعہ منتخب نشان (۲۳۱) تعمیل مورخہ ۱۲ ہر خورداد ۱۲۹۷ فصلی جاگیر موضع نگر گسنٹہ بعنوان مدد معاش بنام راجہ کلچپیا نائک مع رقم چاوڑات حسب حال بحال و جاری رکھنے کے حکم سے بحال ہوئی۔ کلچپیا نائک کا انتقال بتاریخ ۲۸ ہر مہر ۱۳۲۷ فصلی ہوگیا۔ رانی لچھما و نگما مرافعہ علیہا بدین بیان کہ وہ متوفی کی زوجگان ہیں متوفی کو سوائے ہمارے کوئی دوسرے وارث نہیں ہیں متوفی نے اپنے مرنیکے

مرافعہ بنا راضی تجویز محکمہ زائد نظامت عطیات نشان ۲۹ واقع ۲۳ ہر فروردی ۱۳۳۲ فصلی۔

واسدیو نایک
بنام
نی کلچیا

تین چار روز قبل رنگپا نائک کی تبنیت کا کاغذ لکھدیئے ہیں اور رسم چوٹھ چاولا بھی کرائے ہیں۔ لہذا پہلے ہمارے نام جاگیر بحال ہوکر ہمارے متبنیٰ لڑکے رنگیا نایک کے نام وراثت منظور ہو۔ واسدیو نایک مرافع نے بدین بیان کہ متوفی نے اوس کو متبنیٰ لیا ہے اور تبنیت نامہ بھی ہوچکا ہے متوفی کے ورثاء میں بجز واسدیو نائک اور دو زوجہ گان متوفی کوئی وارث نہیں ہے لہذا جاگیر خود کے نام بحال کیجائے اور زوجگان متوفی خود کے زیر پرورش رہیں گی۔ بضمن تحقیقات وراثت جاگیر ضبط کرکے زوجگان متوفی کے نام ماہانہ سے سے کا گذارہ مقرر کیا گیا اور تحقیقات وراثت بہ اجرائی اشتہار محکمہ ڈویژن میں عمل میں آئی۔ زوجگان متوفی کیجانب سے (۷) گواہ اور واسدیو نایک عذر دار حال مرافع کیجانب سے (۶) گواہ پیش ہوئے اور تبنیت نامہ بھی داخل ہوا بعد تحقیقات و سماعت بحث وکلاء فریقین صاحب ڈویژن نے حسب ذیل رائے ظاہر فرمائی۔

بحث کے قبل وکیل عذر دار نے گواہ راجہ بٹ سوامی راج کے پیش کرنے سے دست برداری کی درخواست پیش کی اور وکیل و مختار عام دعویداروں نے ایک درخواست پیش کی کہ اس کارروائی میں وہ رنگیا کو متبنیٰ لینے کی کارروائی مخلوط کرنا نہیں چاہتے بلکہ علیحدہ کارروائی کریں گے بیان تصدیقی مختار عام لے کر شامل مثل کیا گیا ہے مثل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کلچیا نایک متوفی کے دو بیوگان اب زندہ ہیں جو جاگیر اپنے نام چاہتی ہیں ان ہر دو مستورات کا راجہ کلچیا نایک کی بیوہ ہونا مسلمہ ہے اور یہ ہر دو جاگیر اپنے نام چاہتے ہیں ان بیوگان کے مقابلہ میں راجہ واسدیو نایک اپنے کو متبنیٰ بتاکر جاگیر اپنے نام کرانا چاہتے ہیں بیوگان کلچیا نائک نے ابتدا میں رنگیا نایک کے متبنیٰ لینے کا ثبوت پیش کرنے کا بیان لکھایا۔ لیکن اب اختتام کارروائی پر اس مسئلہ کو اس کارروائی سے حذف کرنے کی درخواست پیش کی۔ مختار عام نے حلفاً تصدیق کی ان ہر دو بیوگان کو واسدیو نایک کے متبنیٰ لئے جانے کے متعلق انکار ہے اور کہتے ہیں کہ واسدیو نایک کو راجہ کلچیا نایک نے متبنیٰ نہیں لیا بلکہ رنگیا نایک کو متبنیٰ لینے کے ارادہ سے اون کے شوہر کلچی نایک نے جٹ چاول کی رسم خود ادا کی تھی۔ عذر دار واسدیو نایک کی پیش کردہ شہادت سے یہہ بخوبی ثابت ہے کہ راجہ کلچی نایک نے اپنی حیات میں واسدیو نایک کو متبنیٰ لے لیا اور اپنے طریق کے موافق رسم ادا کی کاغذ تبنیت لکھوایا۔

اور کلچی نایک کے مرنے کے بعد متوفی کے سرکار و مال واسدیو نایک کے سر پر رکھا گیا کریا کرم

راجہ واسدیو نایک بنام رانی لچھما

بھی واسدیو نایک سے کرایا گیا اپنے شوہر راجہ کلچی نایک نے واسدیو نایک کو متبنیٰ لیتے وقت اپنی زوجگان کی رضامندی بھی دریافت کروایا اور ان ہر دو بیوگان نے اپنی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اس موثق شہادت کی بنا پر یہہ قیاس لازم ہوتا ہے کہ واسدیو نایک کو راجہ کلچی نایک نے متبنیٰ لیا جو ہمجدی برادرزادہ ہے اس لئے ہم گوتر ہے رنگیا نائک کو متبنیٰ لینے کے متعلق جو شہادت پیش کردہ بیوگان شامل مثل ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ رنگیا نایک کی رسم جٹ اور جاول کلچی نایک نے ادا کر دیا لیکن رسم تبنیت ادا کی نہ متبنیٰ لیا۔ اس جزو کے متعلق اب بیوگان خود دست بردار ہوگئی ہیں۔ پس تبنیت منظور ہوکر راجہ کلچی نایک کے بجائے اون کے متبنیٰ فرزند واسدیو نایک کے نام بشرط پرورش بیوگان جاگیر بحال ہونا چاہیئے۔ منتخب جاگیر موضع نگرگنٹہ راجہ کلچی نایک کے نام حسب حال بحال کی گئی ہے پس آیندہ جاگیر بحال کرنا یا نہ کرنا سرکار کے اختیار میں ہے لیکن خاندان کا نام باقی رکھنے اگر جاگیر بحال کیجائے تو شایان شان ہے۔

گو کلچی نایک نے اپنی زندگی میں متبنیٰ لینے کی سرکار سے منظوری حاصل نہیں کیا تاہم نظیر مندرجہ محبوب النظائر مال بابتہ آبان ۱۳۲۴ فصلی حصہ مرافعہ نمبر (۱۲) صفحہ (۲۳۱) مقدمہ مرافعہ یاپ ریڈی بنام رام ریڈی کے دیکھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود متبنیٰ لینے کے منظوری حاصل نہ کرنے کے تبنیت منظور ہوسکتی ہے واسدیو نایک کو متبنیٰ لینا کامل طور پر روئداد سے ثابت ہے۔

جب یہہ کارروائی محکمۂ اول تعلقداری میں پہونچی تو مولوی سید ضیاء الحسن صاحب مرحوم تعلقدار وقت نے بعد سماعت بحث فریقین وراثت کلچی نایک جاگیردار متوفی بنام واسدیو نایک حسب رائے دوم تعلقدار صاحب ڈویژن مانوی منظور کرنے کی رائے ظاہر فرمائی۔ اس کے بعد نواب سردار نواز جنگ بہادر صوبہ دار وقت صوبہ گلبرگہ شریف نے بعد سماعت مباحث وکلاء فریقین حسب ذیل رائے ظاہر فرمائی۔

راجہ کلچیا نائک جاگیردار نگرگنٹہ فوت ہوگئے ذریعہ مثل نشان (۲۳۱) مورخہ ۱۲۹۷ فصلی بالفاظ حسب حال بحالی ان کے نام جاگیر بحال تھی متوفی لاولد فوت ہوئے اپنے ورثا میں صرف دو زوجگان رانی لچھما و رانی رنگما کو چھوڑا یہہ ہر دو زوجگان دعویدار وراثت ہیں واسدیو نایک نے یہہ عذرداری کی کہ وہ فرزند متبنیٰ ہے اس لئے ان کے نام وراثت منظور کیجائے محکمہ ڈویژن مانوی میں ابتدائی تحقیقات وراثت عمل

راجہ واسدیونائک بنام رانی پچھما

میں آئی ساتھ ہی تبنیت کے وقوع کے نسبت بھی دریافت دوم تعلقدار صاحب ڈپوٹیز مانوی نے کی نتیجہ برآمد ہوا ہے متوفی کے پسماندوں میں صرف دو زوجگان ہیں جو دعویدار وراثت ہوئی ہیں لیکن شہادت پیش کردہ واسدیونایک سے یہہ پایا جاتا ہے کہ راجہ کلچیانایک نے اپنی حیات ہیں واسدیونایک کو متبنیٰ لیا تھا اور یہہ متوفی کے ہم گوترج ہیں منجانب دعویداران (۷) گواہ پیش ہوئے جس میں اہالیان دیہہ موضع نگر گنٹہ بھی شامل ہیں یہہ متفقہ بیان کرتے ہیں کہ واسدیونایک متبنیٰ نہیں لئے گئے بلکہ رنگپیانایک کو جاگیردار متوفی نے متبنیٰ لیا تھا اس کی رسم جٹ دربار واقع دیودرگ میں واقع ہوئی اور جاول کی رسم موضع نائیکل کی دیول میں ادا کی گئی۔ اس کو متبنیٰ لئے جانے کا اعتراف ہر دو بیوگان کو بھی ہے مگر بعد ہر دو زوجگان متوفی ایک قطعہ درخواست مورخہ ۶ بہمن سنہ ۱۳۲۹ فصلی دوم تعلقدار صاحب کے اجلاس پر بذریعہ مختار پیش کی کہ اس ضمن کارروائی وراثت میں اس تبنیت رنگیانایک کو مخلوط کرنا نہیں چاہیتے ہیں علحدہ کارروائی کیجائے گی۔ اس کی تصدیق بذریعہ اظہار حلفی دوم صاحب نے کرلی ہے۔ اس لئے یہہ جز متعلقہ تبنیت رنگپانانگ ختم کردیا گیا اس وجہ سے اب اس سے بحث کی بھی حاجت نہیں رہی۔ البتہ واسدیونانگ کی تبنیت معرض بحث میں ہے منجانب عذردار واسدیونایک (۶) گواہ پیش ہوئے جن پر دعویداروں کو جرح کا بھی موقع دیا گیا ہے ان تمام گواہان کا متفقہ بیان یہہ ہے کہ کلچیانایک جاگیردار نے واسدیو نایک کو متبنیٰ لیا۔ شکر پان تقسیم ہوئے۔

اس کے سوائے کوئی رسم تبنیت ادا نہیں ہوئی بوقت وقوع تبنیت یہہ ہر چھ گواہ کلچیانایک کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہر دو رانیاں بھی موجود تھیں جو پس پردہ تھیں۔ ترل راؤ مجموعہ دار جو ان رانیوں سے بے پردہ تھے بوقت وقوع تبنیت اندر زنانہ کمرہ میں گئے۔ راجہ صاحب کے ارادہ سے ان کو مطلع کیا جنھوں نے رضامندی ظاہر کی۔ اور اس قدر زور سے اظہار رضامندی کیا گیا کہ یہہ گواہان جو راجہ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اپنے کانوں سے سنے واسدیونایک دو پشتی برادرزادہ کلچیانایک کہا جاتا ہے یعنے واسدیونایک کے باپ کا دادا اور کلچیانایک کا دادا ہر دو حقیقی برادر تھے اس روئداد پر کی جاتا ہے کہ تبنیت مکمل ہوئی آیندہ معاش کی بحالی کا دعویٰ ہے ہر دو رانیوں کو اس واقعہ کے وقوع سے بھی انکار ہے اسی وقت تبنیت نامہ حاضرین میں سے مسمی رایپا نے لکھا یہہ کاغذ شامل مثل ہے جس پر ان گواہوں کی شہادت موجود ہے راجہ کلچیانانگ کے انتقال کے بعد ان کے سرکار دا

راجہ واسدیو نایک بنام رانی بہ کھیسما

واسدیو نایک کے سر پر ترایا رکھنا بیان کرتے ہیں جس سے دو سرے گواہاں بھی متفق ہیں اور یہہ بہ ایماء زوجگان متوفی کیا جانا کہا جاتا ہے بعد فوتی کلچیا نایک ہی واسدیو نایک کریا کرم کیا گیا ہے جس وقت کہ تبنیت واقع ہوئی راجہ کلچیا نایک تندرست اچھے خاصے تھے کوئی عارضہ ان کو نہ تھا۔ پانچ ماہ بعد ہفتہ عشرہ کی علالت کے بعد ان کا انتقال ہونا کہا جاتا ہے۔

وکیل صاحب عذرداری کی بحث کا خلاصہ یہہ ہے کہ اس خاندان میں ادائی رسوم تبنیت صرف اس قدر ادا ہوتے ہیں کہ۔ پان شکر تقسیم ہوتی ہے۔ اسکے سوائے کوئی رسم ادا نہیں ہوتی تبنیت وقوع میں آچکی یعنے بپابندی مذہبی رسوم ادا ہوچکے ہیں۔ اس لئے وارث کلچیا نایک ہی دعویدار واسدیو نایک ہے معاش اس کے نام لایق بحالی ہے اور اپنی تائید میں نظائر مندرجہ محبوب النظائر مال ۲۷ سنہ جلد نمبر (۴) حصہ نگرانی مقدمہ الیشونت الیشوناتہہ بنام سرکار عالی و نظیر مندرجہ محبوب النظائر مال ۳۱ سنہ ف جلد نمبر (۱۲) حصہ ابتدائی مقدمہ کاسی ناتہم بنام سرکار عالی پیش کئے گئے جن سے واضح ہے کہ سرکار نے ایسی صورتوں میں بھی تبنیت کی منظوری بعد بھی ایک عرصہ دراز کے بعد دی ہے۔ اور مقدمہ ثانی الذکر میں باخذ نذرانہ تبنیت منظور فرمایا ہے۔ مگر میں ان نظائر کو حالات و واقعات مقدمہ ہذا کے لحاظ سے متعلق نہیں پاتا اس لئے ان ہر دو مقدمہ میں دیگر حصہ داروں کو تبنیت کے وقوع میں آنے سے انکار نہ تھا کوئی عذرداری نہ تھی بلکہ ورثاء مابعد نے اس کا اقرار کیا تھا کہ تبنیت وقوع میں آئی ہے ان وجوہ سے تبنیت پیشگاہ سرکار سے منظور فرمائی گئی۔

(۱) اس مقدمہ میں اول تو ہر دو زوجگان متوفی کو واسدیو نایک کے متبنی لئے جانے سے قطعی انکار ہے۔

(۲) تبنیت نامہ رجسٹری شدہ نہیں۔ ایک سادہ کاغذ پر ہے۔

(۳) بعد فوتی کلچیا نایک فرزند متبنی واسدیو نایک نے رعایا کو ایک نوٹس دی تھی کہ ہر دو رانیوں کے حسب الطلب کسی مذہبی رسم کی ادائی کے وقت نہ جائیں۔ اوس کے جواب میں موضع کی رعایا نے متفقہ جواب پیش کیا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ تم کو کلچیا نایک نے متبنی لیا ہے اور نہ جاگیر دار نے کبھی اس کا تذکرہ ہم سے کیا ہے اسلئے ہم فرزند متبنی تسلیم نہیں کرسکتے۔

(۴) یہہ امر بھی غور طلب ہے کہ پدر واسدیو نایک نے اپنے اظہار میں بیان کیا ہے کہ اس

راجہ واسدیو نایک
بنام
رانی لچھما

واقعہ کے وقت سے قبل جو سہ بھیر میں آیا کبھی بھی راجہ کلچیا نایک نے ان سے اپنے فرزند کو متبنیٰ دینے کے لئے نہیں کہا اور نہ اپنی زوجگان سے اس کا تذکرہ کیا تھا کہ فلان شخص کو متبنیٰ لینا چاہتا ہوں اسی روز سہ بھیر میں بمواجہہ اون چھ اشخاص کے جو بطور گواہ پیش ہوئے ہیں سب امور وقت واحد میں طے کئے گئے اور پان وشکر بھی تقسیم ہوئی اور نہ بھی اس طریقہ پر کہ سوائے ان چھ گواہوں کے کسی موضع کے شخص کو واقعہ کی اطلاع تک نہیں ہوئی اگر پان شکر تقسیم ہوتی تو تمام موضع کے لوگ اس سے واقف ہوتے اور حسب دستور اہالیان دیہہ جاگیر کو اس کی اطلاع ہوتی اور تبنیت کی رسم بھی اپنے گرو سے ادا کرائی جاتی ہے یہہ بھی نہ ہوا ۔

اور خود گواہاں نمبر (۶) عذر دار مظہر ہے کہ تبنیت کے یا مذہبی رسوم دیودرگ ایرل کٹہ والے کرتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا مگر تعجب یہ ہے کہ یہہ رسم تبنیت خلاف رواج خاندان ایک شخص غیر سے ادا کرائی گئی جو اس سے بالکلیہ غیر متعلق تھا ایسی حالت میں تبنیت کا وقوع ہی مشتبہ ہے ۔ پس واسدیو نایک کو چاہیئے کہ اپنی تبنیت کے متعلق عدالتیں رجوع ہوکر صداقت نامہ اولاً حاصل کرے ۔ موجود رویداد اون کی تبنیت کی منظوری کے لئے کافی نہیں ہے نظر برآن باختلاف رائے صاحب ڈویژن ثانوی و صاحب ضلع رائچور میری رائے میں وراثت کلچیا نایک بنام رانی لچھما زوجہ کلان متوفی لائق منظوری ہے رانی زنگما اوس کی مساوی حصہ دار رہے گی ۔

جناب زائد ناظم صاحب عطیات نے بعد سماعت بحث وکلا فریقین رائے صوبہ داری سے اتفاق فرمایا اور وراثت راجہ کلچی نایک متوفی اوس کے زوجہ کلان رانی لچھما کے نام بکمیداری مساوی حصہ زنگما زوجۂ خرد منظور کی گئی ۔

اس کے بعد نباراضی تجویز زائد نظامت عطیات واسدیو نایک نے درخواست تجویز ثانی اجلاس زائد نظامت عطیات پر پیش کیا ۔ زائد نظامت عطیات سے بتاریخ ۲۳ ہر فروردی ۱۳۳۲ف درخواست تجویز ثانی کا حسب ذیل فیصلہ کیا گیا ۔

فریقین اصالتاً وکالتاً بہ ندائے سہ گانہ غیر حاضر ہیں حالانکہ اس وقت ڈہائی بج گئے ہیں ۔ صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نے نہایت شرح وبسط سے اپنی رائے بتاریخ ۱۰ امرداد ۱۳۳۰ف نفس معاملہ تبنیت کے عدم ثبوت کی نسبت ظاہر فرمادی ہے جس سے اتفاق کر کے بنام تجویز ثانی علیہ

راجہ واسدیونایک
بنام
رانی لچھیسما

زوجۂ کلاں رانی لچھما بشکمیداری شکمی حصہ مساوی رنگماز زوجہ خرد راجہ کلچی نایک متوفی وراثت بہ نامنظوری تبنیت تجویز ثانی خواہ منظور کردی گئی ہے اور اسی تجویز کی ناراضی سے یہہ درخواست تجویز ثانی پیش کی گئی ہے۔ حاصل عذر یہہ ہے کہ دیو درگ کے رہنے والے شہود کے بیان سے واقعہ تبنیت ثابت کیا گیا ہے حالانکہ اس واقعہ تبنیت سے ساکنان موضع نگر گنڈہ جاگیر محض اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں اگر واقعہ تبنیت درحقیقت صحیح ہوتا تو اہل جاگیر بدرجۂ اولیٰ اس واقعہ تبنیت سے اپنی واقفیت ظاہر کئے ہوتے خود دستاویز مورخہ ۲۰ ؍ آردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ فصلی ثبوت تبنیت میں پیش کی گئی ہے اگر وہ صحیح ہوتی تو متبنی گیرندہ کلچی نایک متوفی جو بعد تکمیل دستاویز مذکور پانچ مہینے تک زندہ رہا تھا اس تبنیت کی نسبت حصول اجازت کی درخواست وغیرہ محکمہ مجاز میں ضرور پیش کر دیا ہوتا غرض ان جملہ واقعات کے لحاظ سے صوبہ داری گلبرگہ کی رائے سے جو منظور کرلیگئی ہے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ موجہ ظاہر نہیں کی گئی اور نہ اعذار مندرجۂ درخواست تجویز ثانی قابل توجہ پائے جاتے ہیں لہذا درخواست تجویز ثانی نامنظور۔

اسی تجویز کی ناراضی سے منجانب واسدیو نایک محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کی گئی عذرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) تجویز زیر مرافعہ بالکل خلاف قانون وخلاف روئداد مثل ہے۔

(۲) شہادت پیش شدہ سے واقعہ تبنیت میں مرافعہ ثابت ہے۔

(۳) جبکہ شاستراً وقوع تبنیت وثبوت تبنیت کے لئے تبنیت نامہ کا لکھا جانا لازمی نہیں ہے تو اوس کے لئے اسٹامپ ورجسٹری نہ ہونیکا اعتراض صوبہ دار صاحب کا صحیح نہ تھا۔ ایسی تجویز صوبہ دار ؍ سے محکمہ نظامت عطیات سے بصیغۂ ابتدائی وتجویز ثانی جو اتفاق فرمایا ہے وہ خلاف قانون وانصاف ہے۔

(۴) محض فریق ثانی کے انکار تبنیت سے شاستراً وقانوناً ذریعہ تبنیت اور حقوق متبنیٰ پر کوئی مضر اثر نہیں پڑسکتا جبکہ وقوع تبنیت کی شہادت معتبر کے ذریعہ ثابت ہوچکی ہے۔

(۵) واقعہ تبنیت کے خلاف کوئی شہادت تردیدی پیش نہیں ہوئی ہے اور منجانب زوجگان ثبوت وراثت میں جو گواہ پیش ہوئے ہیں وہ من مرافع کی تبنیت سے محض لاعلمی ظاہر کرتے ہیں نیز ایسی شہادت پر صوبہ دار صاحب عدم وقوع تبنیت کا جو قیاس فرمالیا ہے اوس سے محکمہ رائڈ نظامت عطیات نے بھی جو اتفاق

راجہ واسدیونایک
بنام
رانی لچھما

فرمایا ہے بالکل صحیح نہیں ہے۔

(۶) منجانب رعایا موضع نگرگنٹہ کی ایک فرضی درخواست عدم وقوع تبنیت ہے جبکہ تبنیت بمقام دیودرگ واقع ہوئی ہے، تبنیت ناثابت قرار نہیں دیجاسکتی اور نہ یہہ درخواست ثابت ہوئی ہے محض فرضی ہے۔

(۷) وقوع تبنیت قوی شہادت باشندۂ قصبۂ دیودرگ سے (جو مقام ادائی رسوم تبنیت ہے) ثابت ہے نیز یہہ بھی ثابت ہے کہ بعد فوتی کلچی ناگ کریاکرم متوفی کا متبنی مرافع نے ادا کیا اور متبنی کو حسب رواج خاندان وارث جدید کو جس طرح پگڑی متوفی پہنائی جاتی ہے اس طرح متبنی من مرافع کو بھی پہنائی گئی تھی جو فرزندیت کا ثبوت ہے۔

(۸) تحقیقات ورائے ڈویژن متفقہ ضلع سے تبنیت من مرافع صحیح اصول پر ثابت قرار پاچکی ہے نیز بیانات گواہاں پر حاکم قلمبند کنندہ جس اصول پر رائے قائم کرسکتا ہے محکمہ اپیل کو وہ موقع اصولاً نہیں مل سکتا۔

(۹) زنگیا ناگ کی تبنیت شاستراً ناجائز ہے اور خود ہر دو رانیوں نے اجرائی کارروائی تبنیت سے ناراضمندی ظاہر کرچکی ہیں۔

(۱۰) ہرہند و خاندان میں قیاس تبنیت وقوع تبنیت لازمی ہے جو صدر دار صاحب اور محکمہ مرافعہ علیہا نے اس قیاس قانونی پر غور نہیں فرمایا۔

(۱۱) دیگر وجوہ سے بھی فیصلہ زیر مرافعہ صحیح نہیں ہے۔ لہذا

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز زیر مرافعہ منسوخ فرمائی جاکر تجویز ضلع جو متفقہ ڈویژن ہے بحال و برقرار رکھی جاوے۔

حکم عالیجناب رائے مرلیدھر بہادر صدرالمہام بہادر مال و عالیجناب نواب معین الدولہ بہادر صدرالمہام صنعت و حرفت معززارکان

تمہید۔ ابتدائی دریافت کے حاکم ڈویژن افسر اور راول تعلقدار ضلع دونوں پیش کردہ شہادت پر تسلیم کرتے ہیں کہ تبنیت واقع ہوئی اور متبنی اسی خاندان سے ہے تبنیت ادا ہوکر تحریری تبنیت نامہ بھی مرتب ہوا جو پیش ہے شہود یہ بھی تصدیق کرتے ہیں گو رانیوں نے بھی اس تبنیت سے رضامندی ظاہر کی تھی

راجہ واسدیو نایک
بنام
رانی لچھما

غلطی راجہ صاحب نے یہ کی کہ فوراً درخواست منظوری کیلئے پیش نہیں کردی بیمار ہوئے اور پانچ ماہ کے اندر فوت ہوگئے کرنا کرم اسی متبنیٰ نے ادا کرنا بھی شہادت سے ثابت ہے۔ اب اس متبنیٰ کو صلبی پدر کی کوئی جائداد نہیں مل سکتی۔ اگر متبنیٰ باپ کی جائداد سے محروم ہو تو دین کا رہا نہ دنیا کا قرین انصاف یہ ہوگا کہ سرکار منظوری تبنیت دیگر وراثت بنام متبنیٰ صادر ہو اس قطع نظر از تبنیت یہی قوی وارث سمجھا جاسکتا ہے کہ دادا اس کے متبنیٰ اور صلبی پدر کے حقیقی بھائی تھے معلوم ہوتا ہے کہ بیوگان کو اون کے مشیروں نے صلاح دی ہے کہ تبنیت تسلیم کرلیں تو معاش اون کے نام بحال نہ ہوگی بلکہ بنام متبنیٰ بحال ہوگی اس لئے انکار قرین مصلحت سمجھکر انکار کیا ہے آخر اون کی وفات پر بقائے خاندان کے لئے تبنیت ضروری ہوگی پھر جو تبنیت ہو لی ہے اور راحق کی ہے وہی کیوں نہ بحال رہے لہذا۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ہوا اور منظوی تبنیت وراثت بنام متبنیٰ منظوری کے لئے پیشگاہ صدارت عظمیٰ میں باخذ نذرانہ ایک سالہ تحریک کی جائے۔

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۱۰۹/۸۹ سنہ ۱۳۳۹ف
منفصلہ ۱۰ مرآبان سنہ ۱۳۴۰ف

لوکے راؤ راوھا کشن راؤ نگرانی خواہ بوکالت رائے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

نندنو رام راؤ طرف ثانی

فیصلہ دیوانی جو بربناء اقبال ہو اُس کی پابندی۔ اُسی شخص کے مقابلہ مین اقبالی ڈگری حاصل کرنا جسکے نام کاغذات مال مین پٹہ اراضیات نہ ہونا۔ نگرانی مین دست اندازی جبکہ قانونی عذر نہ ہو۔

تجویز ہوئی کہ (۱) اصول جمعبندی کے لحاظ سے یہ تجویز کہ بموجب فیصلہ دیوانی عمل نہین ہوسکتا ہے صحیح ہے کیونکہ فیصلہ دیوانی بربناء اقبال ایسے شخص کے مقابلہ مین ہے جس کا نام کاغذات مال مین درج نہین ہے۔ پہلے اُس شخص کا نام کاغذات مین عمل کرالیا جائے اور بعد کارروائی کی جائے۔

(۲) نگرانی مین جبکہ کوئی قانونی عذر نہ ہو دست اندازی نہین ہوسکتی ہے

نگرانی بنارافی تجویز مسٹر نارائن راؤ صاحب اول تعلقدار ضلع کریم نگر مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۳۹ف

لوکے راؤ راد ھاکشن راؤ
بنام
نندنور رام راؤ

واقعات - مقدمہ ہذا یہہ ہین کہ فصل پی موضع نندنور تعلقہ حضور آباد بابتہ ۱۳۳۷ف پر تحصیلدار صاحب نے یہہ شرح لکھی کہ سروے نمبرات ۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵ موازی ۳۵ ایکر رقمی ۵ کا پٹہ اس وقت کشٹابائی کے نام پر نہین ہے - بلکہ نندنور رام راؤ کے نام ہے ۱۳۳۰ف تک ان نمبرات کا پٹہ کشٹابائی کے نام تھا - آذر ۱۳۳۰ف مین راضی نامہ کی بناء پر نندنور رام راؤ کے نام پٹہ کیا گیا اس کے بعد ڈویژن سے ۱۱ اسفندار ۱۳۳۴ف یہہ تجویز ہوئی کہ راضی نامہ صحیح نہین ہے لہذا راضی نامہ منسوخ اور پٹہ بدستور کشٹابائی کے نام رہے -

عندالمرافعہ ضلع نے تکمیل تحقیقات کا حکم دیا - بنا راضی فیصلہ ضلع صدر نظامت مین مرافعہ ہو کر حکم ضلع بحال رہا - اور ڈویژن مین تاریخ پیشیون پر حاضر نہ ہونے کی وجہ سے مقدمہ داخل دفتر اور سابقہ تجویز ڈویژن کے بموجب عمل کرنے حکم دیا -

اس تحقیقات کے دوران مین کشٹابائی نے اس اراضی کو لوکے راؤ رادھاکشن راؤ (نگرانی خواہ) کے نام منتقل کر دیا - اور بیعنامہ کی تصدیق ہوئی - اور رادھاکشن راؤ نے بر بنای بیعنامہ عدالت سے ڈگری حاصل کر کے قبضہ کر لیا -

اور ڈویژن کی تجویز نشان ۱۷۱ مورخہ ۶ تیر ۱۳۳۶ف مین محکوم ہے کہ کشٹابائی نے رادھاکشن راؤ کے نام منتقل کر دی ہے - اور ان نمبرات کا البقایا ماضیہ ماعہ رادھاکشن راؤ نے داخل کر دی ہے کشٹابائی یا اس کے ورثار کا کوئی حق نہین ہے لوکے راؤ رادھاکشن راؤ کے نام سال آیندہ کی جمعبندی مین حسب ضابطہ پٹہ کر دیا جائے - اس کے بعد تحصیل نے یہہ رائے درج تختہ کیا کہ پٹہ کشٹابائی کے نام نہین ہے - بلکہ نندنور رام راؤ کے نام ہے - ایسی حالت مین جب تک کہ رام راؤ کے نام سے پٹہ خارج کرنے کا حکم نہین ہے عمل پٹہ رادھاکشن راؤ کے نام نہین کیا جا سکتا لہذا ورگس مبادلہ گمی نامنظوری کے لائق ہے -

تحصیل کی اسی رائے پر برکت رائے صاحب ناظم جمعبندی نے یہہ تجویز کیا ہے کہ "ابتدا" کشٹابائی کے نام پٹہ ہونا چاہیئے جب کشٹابائی کے نام پٹہ نہین ہوا تو اس کے طرف سے انتقال کا عمل نہین ہو سکتا - لہذا رائے تحصیل منظور "

بنا راضی تجویز ناظم جمعبندی ضلع مین مرافعہ پیش ہوا تو مرافعہ علیہ سرکار عالی کو کیا گیا -

لوکے راؤ دادھا کشن راؤ
بنام
نندنور رام راؤ

مسٹر نارائن راؤ اول تعلقدار وقت نے یکم بہمن ۱۳۳۹ف کو یہہ فیصلہ فرمایا کہ ان نمبرات کے متعلق دو اشخاص کو حقیت کا دعوی ہے۔ نندنور رام راؤ کو اور دوسرا اُس کی مادر متبنی کشٹا بائی کو اور رادھا کشن راؤ کو بربناء بیعنامہ کشٹا بائی پٹہ داری کا دعوی ہے اور عدالت دیوانی سے ڈگری کی بناء پر قبضہ بھی حاصل کیا ہے جس کی تعمیل مال سے ہونیکا داخلہ موجود ہے لیکن نندنور رام راؤ کو قبضہ سے انکار ہے۔ اور فریق مخالف کو فریق نہ بناکر بمقابلہ سرکار عالی مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ حقیت کی نزاع میں ہمکو پڑنے کی ضرورت نہیں صرف دیکھنا یہہ ہے کہ تجویز نظامت جمعبندی کس حد تک قابل بحالی ہے۔ نظامت جمعبندی کی تجویز میں منتقلی پٹہ سے اس بناء پر انکار کیا گیا ہے کہ منتقلی راضی نامہ کشٹا بائی پر مطلوب تھی مگر کاغذات میں کشٹا بائی کے نام پر پٹہ نہ تھا بلکہ نندنور رام راؤ کے نام پر تھا جو مسلمہ رادھا کشن راؤ ہے۔ لیکن عذر یہہ ہے کہ نندنور رام راؤ کے نام پر پٹہ مال سے بے ضابطہ طور پر قائم ہوا ہے اگر یہہ صحیح ہے کہ اُس کو تجویز پٹہ بنام نندنور رام راؤ کا مرافعہ کرنا چاہیئے تھا۔ تجویز نظامت جمعبندی ناقابل دست اندازی ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور"

بناراضی تجویز ضلع صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا گیا تو مسٹر داراب جی نے ۲۴ امرداد ۱۳۳۹ف کو مرافعہ نامنظور اور تجویز ضلع کو بحال فرمایا۔

محکمہ ہذا میں نگرانی پیش ہوئی ہے۔ جس کے عذرات اہم حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) حکام تحت نے فیصلہ جات ڈویژن مورخہ ۱۱ اسفندار ۱۳۳۴ف و ۱۶ فروردی ۱۳۳۵ف کو ملاحظہ نہ فرمایا جس کی رو سے یہہ امر طے کر دیا گیا ہے کہ نگرانی علیہ فرضی راضی نامہ سماۃ کشٹا بائی نمبر دارہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کاغذات مال میں اراضیات متدعویہ کا پٹہ علی حالیہ کشٹا بائی کے نام قائم رکھا جائے۔

(۲) نگرانی علیہ موضع کا پٹواری ہے۔ باوجود اس کے خلاف فیصلہ جات صادر ہونے کے اُس نے کاغذات میں اگر اپنا ہی نام قائم رکھا ہو تو اس فرضی عمل کا فائدہ اُس کو نہیں دیا جا سکتا۔ فیصلہ جات اور احکام کی تاثیر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ حکام تحت نے فیصلہ جات سابقہ کا کوئی تذکرہ اپنے فیصلجات

دوسکے راؤ او رادھا کشن راؤ
بنام
نندنور رام راؤ

مین نہین کیا ہے۔

۳۰ ب فیصلہ جات ڈویژن کے حوالہ سے ڈویژن افسر نے نمبرات زیر بحث کی بابتہ منجو بقایا زنہادہ نگرانی خواہ سے وصول کر کے جمعبندی مین نگرانی خواہ کا نام شریک کرنے کی منظوری ذریعہ مراسلہ نشان $\frac{۸۷۱}{(۳۱۴)}$ مورخہ ۸ ر تیر ۳۶ف صادر فرمائی۔ اور تحصیل نے بہی نگرانی خواہ کی درخواست پر ذریعہ مراسلہ نشان مورخہ ۱۱ ر مہر ۳۶ف عمل کرنے کا حکم دیا۔ نگرانی علیہ جو پٹواری موضع ہے حکم ڈویژن و تحصیل کی تعمیل نہین کی۔ تو داخل خارج کے عمل سے اس بناء پر انکار صحیح نہین ہو سکتا۔ کہ پٹہ دارہ منتقل کنندہ کا نام کاغذات سرکاری مین نہین ہے۔ استدعاء ہے کہ نگرانی منظور۔ نگرانی خواہ کا نام بجائے کشٹا بائی کے باخراج نام نگرانی علیہ شریک کاغذات کرنے کا حکم فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ تجاویز تحت اصول جمعبندی کے لحاظ سے درست ہین فیصلہ دیوانی بربناء اقبال کشٹا بائی حاصل کیا گیا ہے۔ جب کشٹا بائی کا نام درج کاغذات نہین ہے تو عمل درگ مبادلہ کی اضافہ نہین ہو سکتا ہے۔ چاہیئے کہ پہلے کشٹا بائی کے نام عمل کی کارروائی کیجائے۔ ہم نفس مقدمات جو مختلف ہین اُس کی بحث بصیغہ نگرانی کرنا نہین چاہتے۔ کوئی قانونی سقم دست اندازی کے لئے نہین پایا جاتا ہے۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نمبر ۳۹ ۱۳۳ ف
تا نمبل ۸۴
منفصلہ ۵ ر مہر
سنہ ۱۳۴۰ ف

شیوراج وینکٹ راما مرافعہا بوکالت رائے گل بہادر صاحب و رائے ہری لال صاحب وکلاء

بنام

شیوراج رام راؤ مرافعہ علیہ بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب و مولوی محمد اعظم الدین صاحب وکلاء

تبنیت کی منظوری بے سود ہونا جب کہ تبنیت گیرندہ کی وراثت نامنظور ہو۔ ایسے شخص کی استدعاء منظوری تبنیت جس کے نام وطن کی وراثت نامنظور ہو۔

تجویز ہوئی کہ صدر المہامی سے تبنیت گیرندہ کی وراثت نسبت وطن داری نامنظور ہوئی اور وطن دار تسلیم نہین کیا گیا تو تبنیت کی منظوری بے سود ہے۔

مرافعہ بنا راضی تجویز مسٹر داراب جی باپوجی صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل نشان فیصلہ (۲۹) بابتہ ۱۳۳۹ف

شیوراج وینکٹ راما
بنام
شیوراج رام راؤ

واقعات ۔ مقدمہ ہذا یہہ ہین کہ شیوراج نرسہوان راؤ پٹہ دار پٹواری موضع مرپلی فوت ہوا اور متوفی کو کوئی اولاد ذکور نہین ۔ صرف دو دختران کتخدا ہین ۔ اور ایک زوجہ اور ایک حقیقی برادر ہے ۔ مسماۃ شیوراج وینکٹ راما زوجہ متوفی نے ڈویژن مین یکم آذر ۱۳۳۵ف کو درخواست پیش کی کہ اوس کے شوہر نرسہوان راؤ کو فوت ہوکر (۹) سال کا عرصہ ہوتا ہے بقاء نسل کیلیئے اُس کے شوہر نے فوتی کے قبل متبنیٰ لینے کی تحریری وصیت نامہ لکہا تھا کہ مرنے کے بعد حسب خواہش کوئی متبنیٰ لیا جائے ۔ لہذا اپنے نواسہ کو متبنیٰ لینا چاہتی ہون ۔ منظوری دی جائے وغیرہ

ڈویژن سے حسب ضابطہ اشتہار اجرا ہوا ۔ اندرون مدت شیوراج رام راؤ برادر متوفی نے ۲۲ آذر ۱۳۳۵ف کو درخواست عذرداری پیش کیا کہ بیوہ کو متبنیٰ لینے کی اجازت نہ دیجائے کیون کہ بیوہ صرف نان ونفقہ کی مستحق ہے ۔

مولوی حبیب محمد صاحب ڈویژن افسر نے ۲ بہمن ۱۳۳۸ف کو عذرداری خارج کرکے متبنیٰ لینے کی رائے ظاہر کی ۔

نواب نعیم یار جنگ بہادر اول تعلقدار ضلع ورنگل نے ۲۴ بہمن ۱۳۳۸ف کو منظوری تبنیت کی صادر کی ۔

بناراضی فیصلہ ضلع منجانب شیوراج رام راؤ صوبہ داری مین مرافعہ ۵ خورداد ۱۳۳۸ف کو پیش ہوا تو مسٹر داراب جی صوبہ دار نے یکم دی ۱۳۳۹ف کو یہہ فیصلہ فرمایا کہ محکمہ جات تحصیل و ڈویژن و ضلع وصوبہ داری سے پٹہ وطن کا بنام شیوراج رام راؤ منظور ہوا ہے تو اب منظوری تبنیت کس چیز کے لئے ہے ۔ حکام تحت کو اُس پر غور کرنا بہت ضروری ہے ۔ اگر وفات نرسہوان راؤ پر یہی درخواست متبنیٰ اگر پیش ہوتی تو اُس پر غور ہوتا مگر (۸) سال کے بعد پیش ہونا خالی از علت نہین ہے ۔ لہذا مرافعہ منظور کارروائی تحت منسوخ "

محکمہ ہذا مین بناراضی فیصلہ صوبہ داری مرافعہ دائر ہوا ہے جس کے عذرات اہم ذیل ہین

عذرات

(۱) جب وراثت کی کارروائی کا اثر منظوری تبنیت پر پڑتا ہے تو تا تصفیہ کارروائی تبنیت کو قانوناً ملتوی رکہنا چاہیئے تہا ورنہ بصورت منظوری وراثت مرافع کے حقوق متاثر ہونیکا احتمال ہے ۔

فیوراج وینکٹ رامما۔ بنام شیوراج رام راؤ

(۲) روئداد سے اجازت تبنیت اور نیز وقوع تبنیت بالکل ثابت ہیں اور صوبہ دار صاحب نے اس کے متعلق اپنے فیصلہ میں کوئی مخالف ریمارک نہیں فرمایا ہے تو محض اس بناء پر کہ تبنی اگر غیر وطن دار ہ نہیں ہے نفس تبنیت کی نامنظوری غیر صحیح ہے۔ استدعا ہے کہ مرافعہ منظور فیصلہ صوبہ داری منسوخ فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ لائق وکلائے فریقین حاضر ہیں۔ یہہ کارروائی منظوری تبنیت کی ہے۔ ایسے وطن کی وراثت کا تصفیہ سشتی صدر المہامی سے خلاف تبنیت گیرندہ ہوا ہے۔ ایسی حالت میں آپ مزید بحث وکلاء نہیں کرنا چاہتے ہیں جب وطن ہی نہیں رہا تو تبنیت بے نافع ثابت ہوگی۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نقل فیصلہ مورخہ ۱۳ تیر ۱۳۴۰ف منفصلہ ۱۳ آبان ۱۳۴۰ف

محمد عبدالقادر ولد شیخ بہکن مرافع بوکالت مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب وکیل

بنام

محمد عباس ولد محمد وزیر مرافعہ علیہ بوکالت مولوی سید ابراہیم حسن صاحب وکیل

بحالی معاش "تا بقاء اولاد صلبی" کے معنی حصہ داران اور گذارہ یابان محروم نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ "تا بقاء اولاد صلبی" کے الفاظ سے بحالی معاش ہونے سے حصہ داران وگذارہ یابان محروم نہیں ہو سکتے۔

واقعات۔ یہہ ہیں کہ مسمی محمد عباس ولد محمد وزیر نے بتاریخ ۱۳ مہر ۱۳۳۵ف ضلع میں درخواست دی کہ میرے والد محمد وزیر جو مقطعہ ظفر باغ کے ۱۰ر کے حصہ دار تھے اُن کا انتقال یکم امرداد ۱۳۳۵ف کو ہوا ہے اُن کے ورثاء میں سائل و میری ہمشیر زینب بی و بھانجی محی الدین بی موجود ہیں لہذا وراثت بہ شکمیداری ہمشیر میرے نام منظور فرمائی جائے۔ اور ۱۳ مہر ۱۳۳۵ف کو مسماتان زینب بی و محی الدین بی نے درخواست پیش کی کہ وراثت متوفی بنام محمد عباس بہ شکمیداری خود منظور فرمائی جائے۔

محمد عبدالقادر
بنام
محمد عباس

بنابران اشتہار حضوری عذرداران اجرا و تعمیل پایا جس پر عبدالقادر ولد شیخ بہکن نے ۱۹ ار مہر ۱۳۳۵ ف کو یہہ عذرداری کی کہ متوفی کا کوئی حصہ مقطعہ ظفر بلاغ مین ہے ورنہ ان کا نام منتخب مین شریک ہے۔ بلکہ مین ان کی پرورش کرتا تھا۔ اس لئے ان کی اولاد درخواست پیش کرنے کی مجاز نہین ہے۔ انعام زیر بحث سلسلہ اولاد صلبی نرینہ بنام مدرسائل بحال ہے۔ محمد وزیر متوفی اولاد صلبی کی تعریف مین داخل نہین ہین تو پھر اُن کے بیٹے کیسے مستحق وراثت ہو سکتے ہین۔ جملہ معاش کے محاصل سے ۲ر حق کلانیت وحفاظت انتظام سائل حاصل کر کے بقیہ معاش سے محمد وزیر اُن کے سوا دوسرے قرابت داران کی پرورش کیا کرتا ہے ایسی صورت مین درخواست محمد عباس خلاف شرع شریف وقانون وخلاف منشاء معطی ہے۔ لہذا ان کو عدالت دیوانی کی ہدایت فرمائی جائے۔

اس کے بعد یہہ کارروائی صوبہ داری مین منتقل ہوئی اور منجانب دعویدار وثائق پیش ہوئے۔ جس سے یہہ ظاہر ہے کہ ابتداءً ذریعہ منتخب نشان ۱۴۷ مورخہ ۶ ار اردی بہشت ۱۳۰۱ ف مسمی شیخ بہکن ولد محمد ابراہیم کے نام اراضی موازی عہ بیگہ رقمی مالی عہ بہ نظر گذر اوقات سلسلہ اولاد صلبی نرینہ دواماً بحال ہوئی۔ صاحب منتخب کی فوتی پر وراثت بنام عبدالقادر فرزند متوفی ۱۳۱۳ ف مین محکمہ سرکار سے منظور ہوئی ہے مسمی عبدالقادر (عذردار) بحیثیت دعویدار وفرزند صلبی صاحب منتخب بیان کیا ہے۔ کہ معاش زیر بحث مین محمد وزیر ولد بندہ علی کا نصف حصہ اور صاحب منتخب شیخ بہکن کا لقدر ۲ر اور محمد وزیر عرف بڈہن صاحب ولد محمد ابراہیم کا بقدر ۲ر حصہ ہے۔ اسی بیان کے حوالہ سے محمد وزیر ولد بندہ علی نے اپنا نصف حصہ بحصول منظوری پیشگاہ سرکار شریک منتخب کرالیا ہے۔ دعویدار محمد عباس ولد محمد وزیر عرف بڈہن صاحب اسی تخنہ وراثت منظورہ بنام عبدالقادر (عذردار) سے بحث کرتے ہوئے کہ میرے والد کا حصہ مقبولہ عذردار ہے۔ لہذا میرے والد متوفی محمد وزیر علی عرف بڈہن صاحب کی وراثت بقدر ۲ر رجوع کے نام منظور کرنے کی استدعا کرنے پر بتاریخ ۲ر اسفندار ۱۳۳۰ ف جناب صوبہ دار صاحب نے بصراحت شجرہ خاندان بدخلہ محمد عباس بسماعت مباحث وکلاء حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

محمد عبد القادر
بنام
محمد عباس

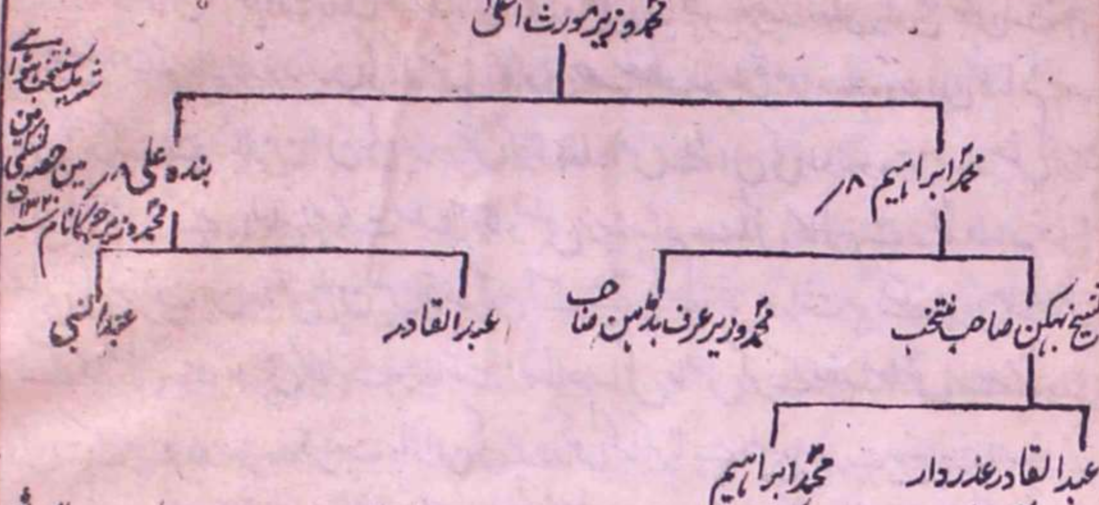

یہہ شجرہ وراثت خواہ کی جانب سے پیش ہوا۔ عذر دار کو تعین حصہ رسی سے انکار ہے مگر برادر شی کرنا ظاہر کیا جاتا ہے۔ صاحب منتخب شیخ بہکن کے نام مدد معاش تا شرط سلسلہ اولاد صلبی نرینہ و دوام بحال ہے۔ شیخ بہکن کے انتقال پر اُن کے فرزند عبد القادر کے نام وراثت منظور ہوئی۔ اُس وقت اُس کے چچا محمد وزیر عرف بڈہن صاحب نے تعین شکمی حصہ کے متعلق کوئی عذر نہیں کیا تحقیقات کے وقت عبد القادر عذر دار نے اپنے چچا کے شرکت شکمی ہونا بیان کیا ہے۔ مگر تختہ وراثت میں کوئی حصہ تعین نہیں ہوا ہے۔ اب محمد وزیر کا انتقال ہونے کی وجہ محمد عباس فرزند محمد وزیر عرف بڈہن صاحب نے وراثت کی درخواست پیش کی۔ جس کے متعلق عبد القادر نے عذر داری کی ہے جب کہ منتخب میں محمد وزیر کے حصہ کے متعلق کوئی صراحت نہیں ہے تو غیر مسلمہ شکمیدار کی وراثت سر رشتہ مال سے نہیں کی جا سکتی۔ اب غور طلب امر یہہ ہے کہ آیا محمد وزیر کے انتقال کے بعد اُس کی وراثت کی کارروائی کیجا سکتی ہے یا نہیں۔ یہہ مسلمہ فریقین ہے کہ تختہ وراثت میں یا منتخب میں محمد وزیر عرف بڈہن صاحب کا حصہ تعین ہوا ہے۔ عبد القادر عذر دار کو اس سے انکار نہیں کہ وہ حصہ بحیثیت صاحب منتخب لطور پرورش دیا کرتا ہے۔ مگر اس سے یہہ مراد نہیں ہے کہ اولاد صلبی نرینہ کو ترک کر کے غیر شخص جس کی شکمیداری مسلمہ سرکار نہیں ہے اُس کی تحقیقات عمل میں لائی جائے اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ عبد القادر نے بضمن وراثت اپنے اظہار میں محمد وزیر عرف بڈہن صاحب کی حصہ داری بیان کیا ہے۔ مگر صرف مجرد اظہار میں حصہ داری بیان ہونے سے حصہ دار مسلمہ سرکار متصور نہیں ہو سکتا۔ محمد وزیر عرف بڈہن صاحب متوفی اگر چاہتا

محمد عبد القادر
بنام
محمد عباس

تو حسب تصفیہ محمد وزیر ولد بندہ علی اپنے حصہ داری کے متعلق سررشتہ مال مین رجوع ہو کر اپنی حصہ داری ثابت
کرا کر درج منتخب کراتا۔ مگر ایسا نہین کیا گیا ہے۔ کلانیت خاندان کے ممبر سے حصہ بطور خانگی باتا رہا ہے۔
تو اُس کے انتقال پر اُس کے فرزند محمد عباس کو کارروائی وراثت محکمہ مال مین کرانے کا حق حاصل نہین
ہے جب تک کہ وہ اپنی حصہ داری مسلمہ سرکار قرار نہ دین لہذا درخواست آغاز کارروائی وراثت
محمد وزیر عرف بڈہن صاحب نامنظور کی جاتی ہے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے محمد عباس نے محکمہ ہذا مین مرافعہ کیا۔ تو محکمہ ہذا سے جو تصفیہ اِس خصوص مین
کیا گیا اُس کا ملخص یہہ ہے۔

"روئداد مثل سے ثابت ہے کہ شیخ بھکن والد مرافعہ علیہ نے نہ صرف محمد وزیر کی مہر کی حصہ داری
تسلیم کی تھی بلکہ اس امر کی بھی تصدیق کی کہ ان کے بھائی ان کے زیر پرورش ہین خود عبد القادر نے
بھی حصہ داری کا اعتراف سنہ ۱۳۱۰ ف مین کیا ہے۔ بضمن معاملہ آبکاری سنہ ۱۳۲۳ ف کی قبولیت مین حصہ داروں
کے اسماء بقید حصص درج ہین۔ بہ اثبات رضامندی اس سے زیادہ مستند مواد کی ضرورت نہین پائی
جاتی۔ اس گشتی نشان ۱۶ سنہ ۱۳۰۱ ف نے ایسی شکمیداری کی منظوری کی شرط عائد نہین کی ہے۔ پس اب مرافع
کو ہدایت دین کہ وہ محکمہ مجاز مین رجوع ہو کر اندراج و اصلاح منتخب کی کارروائی کرین۔ نہ صرف موجب پریشانی
اہل معاملہ ہے بلکہ منافی احکام ہین۔ منجانب طرفثانی یہہ حجت پیدا کی جا رہی ہے کہ معاش بشرط اولاد صلبی نرینہ
بحال ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے محمد عباس مستحق نہین ہے۔ اس اعتراض پر اس نوبت پر غور کرنا قبل از
وقت ہے۔ بضمن دریافت وراثت حاکم مجوز کے اجلاس پر اس کا مناسب تصفیہ ہو گا۔ حکم ہوا کہ مرافعہ منظور
تجویز تحت منسوخ حسب ضابطہ دریافت وراثت عمل مین لائی جا کر باظہار روئداد مثل فیصلہ صادر فرمایا جائے۔"

من بعد باتباع فیصلہ بالا صوبہ داری مین باخذ بیانات دعویدار و عذردار و گواہان وغیرہ جناب صوبہ دار
صاحب نے بہ سماعت مباحث وکلاء فریقین امور تصفیہ طلب یہہ قرار دیکر یعنی محمد عباس کی حصہ داری منظورہ نہین
ہے۔ وراثت کی دریافت نہ ہونی چاہیے۔ و نیز دعویدار اولاد صلبی نرینہ کی تعریف مین داخل نہین ہے۔
امر اول کی نسبت یہہ تجویز کی کہ نظامت سے وراثت کی تحقیقات کرنے کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ امر دوم کی
نسبت وکیل عذردار نے جو نظائر پیش کئے ہین وہ غیر متعلق یا دراہل ہنود سے متعلق قرار دیتے ہوئے تجویز فرمائی
کہ کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ معاش صرف عذردار کی اولاد کو عطا نہین ہوئی تھی۔ اور نہ اس کی

محمد عبدالقادر بنام محمد عباس

ملکسو بہ جائداد ہے۔ اصل مین مسماۃ مدینہ بی کو نواب ظفرالدولہ نے عطا کی تھی۔ سلسلہ بہ سلسلہ صاحب منتخب اور اُس کے اجداد معاش سے فائدہ اُٹھاتے آئے ہین۔ چنانچہ اس خاندان کے شاخ دوم محمد وزیر کی حصہ داری بعد اجرائی منتخب ۱۳۴۱ف مین بمنظوری سرکار قائم ہو چکی ہے۔ محمد وزیر عرف بڈھن صاحب اُس سے قریب کا رشتہ رکھتا ہے۔ یعنے صاحب منتخب کے حقیقی بھائی تھے۔ اس موقع پر ایک باپ کی اولاد مین ایک فرزند مستحق قرار دیا جائے اور دوسرا محروم کر دیا جائے باعث تلخی ہے ایسی صورت مین کہ معاش اجداد کو عطا ہوئی ہے۔ بالغرض گذریس کرنے کیلیے شجرہ سے قرابت کا حال ظاہر ہو سکتا ہے۔ یعنے ایک فرزند اولاد صلبی نرینہ اور دوسرا فرزند محض قرار پائے جو قابل غور ہے۔ لہذا عذرداری ناقابل لحاظ ہے خارج کردیجائے۔ محمد وزیر کی وراثت اُس کے فرزند محمد عباس کے نام بہ نگہداری زینب بی ہمشیرہ محی الدین بی بھاوجی منظور کی جاتی ہے۔"

تجویز بالا کی ناراضی سے بہ عذرات ذیل یہہ مرافعہ پیش ہے۔ اہم عذرات درج ذیل ہین۔

عذرات

(۱) منتخب یاتختہ وراثت مین مرافعہ علیہ کے والد محمد وزیر کا نام ہے نہ حصہ کا تعین ہوا ہے۔ اور نہ حصہ داری مسلمہ سرکار رہے۔

(۲) گشتی نشان ۱۳۰۱/۱۶ف پر جو استدلال کیا گیا ہے وہ غیر صحیح ہے۔

(۳) نظائر پیش شدہ کو اہل ہنود سے متعلق کرکے اُس کی تعمیل مین تامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ نظائر پیش شدہ کا کسی مذہب سے تعلق نہین ہے۔ بلکہ شرائط مندرجہ منتخب کی پابندی کیگئی ہے۔

(۴) مرافعہ علیہ دعویدار صاحب منتخب کا برادرزادہ ہے وہ نہ اولاد صلبی مین داخل ہے اور نہ مستورات کو شریک شکمی کیا جا سکتا ہے۔

بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر زائد ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج یہہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکلائے فریقین حاضر بحث سماعت ہوئی۔ مرافعہ علیہ کا مذہب پرورش شیخ بھکن صاحب منتخب ہونا مسلمہ شیخ بھکن ہے۔ اور اُس کا حصہ دار ہونا مسلمہ عبدالقادر مرافع ہے۔ جناب رائے جگموہن لال صاحب ناظم عطیات وقت نے ذریعہ تجویز مورخہ ۱۹ شہریور ۱۳۳۶ف اس امر کا تصفیہ فرمایا ہے کہ تحت گشتی نشان ۱۳۰۱/۱۶ف ضمن (الف) محمد وزیر کی وراثت کی دریافت سررشتہ

محمد عبدالقادر
بنام
محمد عباس

عطیات میں ہوسکتی ہے۔

مرافع کا یہہ عذر کہ معاش تا البقاء اولاد صُلبی اجرا ہوئی ہے ۔ اس وجہ سے محمد عباس مرافعہ علیہ نبیرہ محمد وزیر مستحق نہیں ہے۔ کسی حالت میں درست نہیں ہوسکتا "تا البقاء اولاد صلبی" کے الفاظ سے بحالی معاش ہوتے ہیں نبیرے حصہ داران وگذارہ یابان محروم نہیں ہوسکتے جناب صوبہ دار صاحب سمت کا فیصلہ درست و ناقابل دست اندازی ہے ۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ زیر اپیل بحال رہے ۔

تجویز ثانی صیغہ عطیات

مورخہ ...
نشان مثل ۲۲/۸۶
منفصلہ ۳۴
... ۱۲ ...

دولت بیگم — تجویز ثانی خواہ بوکالت مولوی قاضی محمد محی الدین علی صاحب و مولوی محمد عبدالسلام صاحب و مولوی محمد ابوالقاسم صاحب کامل وکلاء۔

بنام

خیر النسا بیگم وغیرہ — طرفثانیان

تجویز ثانی ۔ وجوہ تجویز ثانی جدید شہادت دستیاب نہ ہونا ۔ دیگر وجوہ تجویز ثانی ۔

تجویز ہوئی کہ ناظم صاحب نے درخواست کو اس وجہ سے نامنظور فرمایا کہ تنقیح درخواست گذارہ رجوع نہیں ہوئی اس تجویز کی ناراضی سے تجویز ثانی پیش ہے ۔ اس میں کوئی سہو بادی النظری نہیں ہوئی ہے اور نہ کوئی جدید شہادت یا دیگر ایسے وجوہ پیش ہوئے جس کی وجہ سے تجویز ثانی منظور کیجائے لہذا تجویز ثانی نامنظور۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید ۔ آج یہہ مقدمہ پیش ہوا ۔ وکیل صاحب تجویز ثانی خواہ حاضر ۔ فریق ثانی غیر حاضر ۔ بحث سماعت ہوئی واقعات یہہ ہیں کہ پیاری بیگم مبلغ پچاس روپیہ کی جاگیر نورالباقی مرحوم سے گذارہ یاب تھی ۔ جنکے انتقال کے بعد بمنظوری خسروی ذریعہ فرمان مبارک مورخہ ...... یہہ رقم گذارہ ۔ پیاری بیگم مرحومہ کی ایک لڑکی زینب النسا بیگم اور دو دختران نورالنساء بیگم و خیرالنساء بیگم کو بحصہ مساوی دلائی گئی ۔ ایک عرصہ کے بعد دولت بیگم خود کو نبیسی بتلا کے رجوع خواہان حصہ از رقم گذارہ مذکور ہوئی ۔ اجلاس جناب راجہ بہادر مگھوہن لال صاحب

سے درخواست دولت بیگم اس بناء پر نامنظور کیگئی کہ وہ وقت پر رجوع نہیں ہوئی تھی۔ اگر اس تجویز سے تجویز ثانی خواہ ناراض تھی تو اُس کو مرافعہ کا حق حاصل تھا۔ لاکن تجویز مذکور کی متعلق یہہ درخواست تجویز ثانی پیش کیگئی ہے۔ جو اس وقت زیر تصفیہ ہے۔

ہم درخواست تجویز ثانی پر کامل غور کئے۔ عدم ارجاع تجویز ثانی خواہ کے باعث دیگر ورثائے پیاری بیگم کے نام بمنظوری خسروی گذارہ مقررہ تقسیم کردیا گیا ہے۔ اور چونکہ تجویز ثانی خواہ وقت پر رجوع نہیں ہوئی تھی۔ یہہ محروم رہی۔ درخواست مذکور کی نامنظوری اجلاس موصوفہ سے صحیح طریقہ پر کیگئی ہے اس میں کوئی سہو بادی النظری نہیں ہوا ہے۔ اور نہ کوئی جدید شہادت یا دیگر ایسے وجوہ پیش ہوئے جنکی بناء پر تجویز ثانی زیر بحث منظور ہو سکے۔ لہذا کوئی وجہ قانونی منظوری تجویز ثانی کی نہیں پائی جاتی۔

حکم ہوا کہ

درخواست تجویز ثانی نامنظور۔ تجویز زیر بحث بحال رہے۔

جلد بست و یکم دکن لاء رپورٹ حصہ مالگذاری

ختم شد